

پریم سنگھ

بسکوسہ لال کب برہن گجراتی سنسار دوچ اگرہ والی نے

بہری مت بھاگوت دسم اسکند

مراد احمد کشتیازہ احمد ۱۹۴۹ء راجہ راجہ سنگھ

کا دہلی اگرہ کی کھری بولی اور برج بھاگھا شامل کر کے بکھیا تھا اب اسکو سنسار کا

منشی نول کشور صاحب

دو اٹھ فارسی پڑھو ہوئی بھگت جنون کو صحت فطری تلفظ صحیح و بعض جاتل انات سنسار

لالہ سوامی دیال صاحب و اصل جو موافق ترجمہ کیا

اور مکرر بہ صحت و نظر ثانی منشی شیو پرشاد صاحب منیر مطبع فی اہتمام

بار چارم سنہ ۱۹۷۷ء

ابالی مطبع منشی لکھنؤ کی جہد بلین سچی کمال میں سچ و آفرین

فہرست پریم ساگر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹	ادھیائے سولہواں وحسک دیت بدھ کر میں ہیں	۲	اتھتھ کھٹا رنخہ
۳۱	ادھیائے سترہواں کالی ناگ کر ماتھ کے سر میں ہیں	۷	یلا ادھیائے تڑھا بدس
۳۲	ادھیائے آٹھواں دادا اگل کے پاں کی گنگر	۱۰	وٹرا ادھیائے دیو کی داہ اور بالک بدھ کے
۳۳	برن میں	۱۲	برن میں
۳۴	ادھیائے اسیواں پرلپ دیت کے بدھ کر میں ہیں	۱۳	تیسرا ادھیائے گر برہست کے سر میں
۳۵	ادھیائے دسواں دادا اگل جو کے سر میں ہیں	۱۴	چوتھا ادھیائے کرش جم اور کیا گرہن کے
۳۶	ادھیائے اکیسواں رکھا اور سرور کے رن میں ہیں	۱۵	رن میں
۳۷	ادھیائے بائیسواں گوی میں گیت کے برن میں ہیں	۱۶	ادھیائے پانچواں کنسرا و پدرو کے سر میں
۳۸	ادھیائے تیسواں چیر برن کے ہن میں	۱۷	ادھیائے چھٹواں کرشن جنم اور کو کے برن میں
۳۹	ادھیائے چوبیسواں رن میں کی استیروں سے بھوں	۱۸	ادھیائے ساٹواں یوتنا بدھ کے برن میں
۴۰	مانگے کے برن میں	۱۹	ادھیائے آٹھواں سکٹ توڑنے اور ترنا دھت کو
۴۱	ادھیائے پچیسواں گو بر دھن جو کے سر میں ہیں	۲۰	بدھ کے برن میں
۴۲	ادھیائے چھیسواں سرچ کی رچا کے رن میں ہیں	۲۱	ادھیائے نواں مکھ میں بسو درشن کے برن میں
۴۳	ادھیائے ستاویسواں گو بر دھن جو اوشٹا کے کی	۲۲	ادھیائے دسواں دام بدھن کے رن میں
۴۴	رہنسا کے برن میں	۲۳	ادھیائے گیارہواں جلا ارجن موجہ کر میں ہیں
۴۵	ادھیائے آٹھائیسواں اند کے استت کر میں ہیں	۲۴	ادھیائے بارہواں ہتسا اور بکاسر بدھ کے
۴۶	ادھیائے انویسواں برن لوک میں جالے اور کھٹھ	۲۵	رن میں
۴۷	چینے کے رن میں	۲۶	ادھیائے تیرہواں اکھا سر بدھ کے برن میں
۴۸	ادھیائے تیسواں راس لیلہ کے برن میں	۲۷	ادھیائے چودھواں برہما کے کچھ ہرنے اور
۴۹	ادھیائے اکیسواں گوی برہ کے برن میں	۲۸	سر کرشن کے پایا کر نیلے برن میں
۵۰	ادھیائے بیسواں گویوں کی گھس برہ کے رن میں	۲۹	ادھیائے پندرہواں رما کے استت کو نیلے برن میں

صفحہ	مضنون	صفحہ	مضنون
۸۶	اوحیائے ایشیائے اسیان کو پونگو اور ہونجی کا جھنڈا اور سحر گیت سکے برن میں -	۵۳	اوحیائے ایشیائے اسیان کو پی کرشن سہاؤ کر سرن میں
۹۰	اوحیائے اوشیا سوان کو سیا کے شگ جاس کرکیکے برن میں -	۵۵	اوحیائے اوشیا سوان پنج اوحیائے اس لیل کے برن میں -
۹۱	اوحیائے اوشیا سوان اگر درجی کے ہستنا اور جانیکی برن میں -	۵۷	اوحیائے اوشیا سوان بدیا دھر کو تانے اور سنگھ چورنگے مارنے کے برن میں -
۹۴	اوحیائے اوشیا سوان چار سدا کر ہار کے برن میں	۵۸	اوحیائے اوشیا سوان گونی گیت کے برن میں
۹۷	اوحیائے اوشیا سوان سر کرشن بلا کر دوار کا گون کر سرن میں -	۵۹	اوحیائے اوشیا سوان کنس بارو کر سہاؤ کر برن میں
۱۰۱	اوحیائے اوشیا سوان سر کرشن کو کینی کے سدا لیسا بھینے کے برن میں -	۶۲	اوحیائے اوشیا سوان موماسوویت کر مارنے کے برن میں -
۱۰۴	اوحیائے اوشیا سوان رینی ہری کے برن میں -	۶۳	اوحیائے اوشیا سوان اگر در کے برن میں
۱۱۳	اوحیائے اوشیا سوان گونی جیر تر کے سرن میں -	۶۴	اوحیائے اوشیا سوان اگر در کے است کر سرن میں
۱۱۴	اوحیائے اوشیا سوان سمیر ویت کر بد کر کے سرن میں	۶۵	اوحیائے اوشیا سوان سر کرشن کو کر برن میں
۱۲۳	اوحیائے اوشیا سوان جاموئی لو دست بھلا کے برن میں -	۶۷	اوحیائے اوشیا سوان کنس کو سو پر کر برن میں
۱۲۸	اوحیائے اوشیا سوان ست وندا کے جھ کر سرن میں	۷۰	اوحیائے اوشیا سوان کو بلیا میٹر با تھی کے مارنگے برن میں -
۱۳۳	اوحیائے اوشیا سوان سر کرشن کے پچ میا کر برن میں	۷۱	اوحیائے اوشیا سوان کنس کے مارنگو کر سرن میں
۱۳۷	اوحیائے اوشیا سوان سوا کر کر کے برن میں	۷۲	اوحیائے اوشیا سوان سنگھ سواویت کے مارنگے برن میں -
۱۴۵	اوحیائے اوشیا سوان رینی مان لیل کے برن میں	۷۳	اوحیائے اوشیا سوان اوو کو کر برن میں
۱۴۸	اوحیائے اوشیا سوان کر کر کر کے برن میں -		

[illegible]



پیچم گر

ووبا

میں نے بدترین مرد و بدترین بدن بکاش
 بر روی جو باؤھی بستند باقی بدہ باس
 جو گل چمن چروٹ بگت چیت میں ان تہ
 جگہ ناما سرتی شمع بگت اوکٹ دس سوہ

ایک سے بیاسید پور ت سری مدیحا کوٹ کو سم اسکنڈ کی تشا کوٹ شریوچ منصرے دو پرچا بانی میں بدج بجا کا کیا ہو
 پانچھنٹا لاکھ بیہا بیہیوں کے لیے پور میں سما لاج او لاج سکل کن نہ جان بن وان سما مان کا لیس لیل جل گدھ ویرل پر تانی کہ
 راج میں ووبا کوٹ سنڈت کیے رنگ جو کھن پر عہدہ کلاے کلاے پتیا سکل اس کھنے چیت چای و جان پر دنیوں پر کمرن چوٹ کمرن
 کے چیت ہاوت ڈاؤٹ لانی بن ڈو راضی ہوٹ اور سری چیت کن گاہک گین کسہ دایا کسہ بانگل گریست صاحب کی اکیا سہے
 ہنٹا لیس سری لاجی مال کسہ بلہن گجراتی ہنٹا لیس وچ اگر و والی نہا وکسا سارے جاسنی بجا کا چوٹ دنی لکڑی سکل
 کھڑی بولی میں کسہ نہا کسہ سار گرو چا پر سری جت جانگل گریست صاحب کی چاٹے سے دیا اور دیا چھپا لاجی چھپا لکڑی تشا

ہم سہری سہارا حیرت کر یاں یاں ہی شخصی گھر بٹ لاڑو منلو میرا پوان کے راج میں ہی دوسری گن کھاں کھاں کپڑا ہاں
 کھا گان کیتاں جاں اویٹھ لیر تانی کی لگیا سے اور سہری جت یرم جہاں دیا سا کریرا دیا کریرا ڈاکٹر ولیم شہر کھتری کی سہا تیا
 سے اور سہری جت بیٹ یرین لیں ابراہام لاکٹ رنی وقت کے کہنے سے اوی کب سے سہری ۱۹۶۷ میں یوراکر پاٹھہ ٹالاکو پاتھہ پاتھہ
 کے پڑھنے کو بھیوایا۔

اتھ کہ تھا از بھ

مہا مہارت کے امت میں جب سہری گزشتہ اندر دیاں ہوئے تب یا ندو تو موادو کھی ہو ہشتا یور کا راج ہی چھت کو دیکر
 ہمالے گھن گئے اور راج ہی چھت میں جیت کر دھر راج کرنے لگے کچھ دن بھیہ ایک دن رات ہی چھت اکھٹ کو گئے تو وہاں
 دیکھا کہ ایک گائے اور بیل وڑے چلتے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے ہوئے ایک سو درار تا چلا آتا ہے جب وہ پاس پہنچے
 تہا راجستہ ہمارے دکھ بایے جینچلا سکر کہا اے تو کون ہو کر آیا کھاں کرہ ہاں ہاں گائے اور بیل کو حاکم کیا جن
 کو تو نے نو دیا گیا جا اس سے اسکا دھر مہینہ چھ ماہن یا ندو کے کل میں ایسا کیونہ یا دیکا کہ جسکے سامنے کوئی دین کو
 ستا دیکا اتنا کہرا پھنے کھڑک ہاتھ میں لیلوہ دیکر ڈر کر کھڑا ہوا پھر راجہ بے گائے اور بیل کو بھی نکتہ بلا کر پوچھا کہ تم
 کون ہو مجھے بھلا کر کو دیتا ہو کہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے تھے کیسی اتنی سامترہ ہیں جو
 بھتھیں دکھ دے اتنی بات جب سنی تب تو بیل بھجکا بولامارلح یہ یا ب روپ کا لے رل ڈراونی سور
 جو آپ کے سامنے کھڑا ہے سو کھلک ہے ایسے آنے سے میں بھلا کا حاتا ہوں یہ گائے روپ یہ تھی ہے سو بھی ایسے
 وڑے سے بھلاک چلی ہے اور بیل نام ہے دھر چار یا نوں دکھتا ہوں تپ ست دیا اور شوچ ست جگ میں جیر
 جرن میں سہو تھے تریتا میں تولا دوا یر میں مارا اب کھلک میں جا بسوہ رہے اسلیے کل کے بچ میں جل
 نہیں سکتا دھر قی اولی دھر ماوتا مجھ سے بھی اس گلک میں رہا نہیں جاتا کیونکہ سو در راجہ ہو کر اوحکا دھر
 مجھ پر کر نیکے دنکا بوجھ میں نہ سہ سکونگی اس بھ سے میں بھی بھلا گئی ہوں یہ سنتے ہی راجہ نے کہ دھر کر کھلاک
 سے کہا کہ میں تجھے بھی ملتا ہوں وہ تھر تھر راجہ کے جرنوں پر گر گر کر کہتے لگا کہ یر تھی نا یہ اب تو میں
 تمہارے سرن آئے مجھے کہیں رہنے کو ٹھو رتا ہے کیونکہ تین کال اور چار ونگ جو بر جھانے بنائے ہیں سو
 کسی بھانت میڑ رہیں گے آج میں سنتے ہی راجہ ہی چھت نے کھلاک سے کہا کہ تم اتنے ٹھو رہو جھانے
 کی بات بیت یا کے گھر تیا جی رہی اور سو بھل میں بھٹن کھلک نے تو اپنے استھان کو پہنچاں کیا اور راجہ
 دھر گزشتہ میں مکھ لیا پرتھی اپنے روپ میں مل گئی راجہ بھٹن میں نے اپنے دھر راج کرنے لگے

راجہ پریچیت کا شکار کو جانا اور ملنا گلجک منشی جان میں اور میں اپنی سرمر اور گاڑی و پی نہیں کو کہتی تھی



چون پریچیت راجہ پریچیت سے اکھیٹ کو گئے اور کیلئے کیلئے میا سے بھنے سر کے ملت میں تو گلجک رہتا تھا آٹھ
اینا سے یا کر راجہ کو اگیاں کیا ہم جہاں میں کے ملے وہاں آئے جہاں آؤس رکھا میں ہا سے نہیں ہونڈی ہر کا دھماں گا
تیا کر ہے تھو انھیں دیکھتے پچت میں میں کہنے لگا کہ یہ اپنے پ کے گھنڈہ میں مجھ دیکھ آگے ہونڈی ہر ایسی
گھوٹ ٹھکان ایک مڑا سب جو وہاں پڑا تھا اسے دھنک سے اٹھا کر رکھ کے گلجک میں الٹی کر آیا گھٹ اوتار تے ہی
راجہ کو گیاں جہاں تو سوچ کر کہنے لگا کہ چرن میں گلجک کا باس ہے یہ میرے سر پر تھا اسی سے میری ایسی گھوٹ ہوئی جو
مڑا سب رکھ کے گلجک میں ڈال دیا سو میں اب بھی گلجک نے مجھ سے پھل پھل لیا اس مہا یا سے میں کیسے چھوڑ دلا
پر تن دھن میں استری اور راجہ میرے کہوں لگیا سب کچھ نہ جانوں کہ کس چرن میں یہ اور سرم لگایا جو میں نہیں
کو تیا ہے۔

اتھمکتا آریمہ

پیشہ سلسلہ

ساجد ریحمت کا ایکٹ کو جانا اور لوٹس کمی کا ملنا اور نیکی کے لیے میں اس سب کو الٹا کر دیتا ہوں



راجہ پر پچھت تو یہاں اس اتھاہ سوچ جا گرین ڈوب رہی تھی اور جان اٹوس رکھتے وہاں کئی لڑکے کھیلتے ہوئے
 ہالکے مڑا سا پاؤں لگے گھر میں دیکھ کر مینجھے رہے اور گھبرا کر آپس میں کہنے لگے کہ بھائی کوئی اوکلی تیرے ماکے
 کہہ رہے جو آپ بس میں کوشکی نڈی کے تیر رکھوں کے ہالکوں میں کھینتا ہی ایک سستی ہی دوڑا دوڑا وہاں گیا جانا
 سترنگی رکھ کر کون کر ساتھ کھیلتا تھا کما بھائی تم یہاں کھیلتے ہو وہاں اتھاہ سے تپا کے گلے میں کالا ناگ مل رہا
 کوئی بڑبشت ڈال گیا ہر سنتے ہی سترنگی رکھ کے نہیں لال ہوا کئے وانت پیس پیس کرتے تھے کھانینے لگا اور کہہ دو
 کہ کہنے لگا کہ کلباگ میں راتہ دیجے بہن ابھائی دھن کے مہرے اندھے چلے گئے بہن دیکھانی اب میں اوسکو
 چھوڑ شاپ ہی سوچ پاویگا آپ ایسے کہ سترنگی رکھنے کوشکی نڈی کا مل تپا میں لیکر راجہ پر پچھت کو شاپ دیا کہ
 یہی سرب ساتون دن مجھے ہنسنے لگا۔

اس سببانت راجہ کو شاہی دے سائے باپ کے پاس لے گئے سے ساتھ لکلا اور کہنے لگا کہ سچ پتا تم انی وجہ یہ تھا لو
 بن نے اوستہ شاپن یا سہ جسے لکے میں ہر سانپ دلا تھا لیکن سنتے ہی اوس رکھنے مقین ہوویں
 اور گھاراپے گیان سوجی چار کہہ اوستے تیرے کو نے یہ کیا کیا کیوں شاپن راجہ کو دیا اوسکے راج میں تھے ہم
 شکسی کوئی لینس کچھ سچی تھا د وکی ایسا دھرم راج تھا کہ سہیں شکر گھگے ایک سہا تھا تہو اور اگر پسین کچھ دکتے
 اسے پتر تھے پس میں ہم نے کیا ہوا انکی منے مر ہوا سانپ دلا تھا اوستے شاہ کیوں دیا نکہ کو پڑیا شاہ پتہ

کہا کہ یہ ایک کچھ بھاری بن میں نہیں کیا گئے جیسے اور گئی لیا سادھو کو یا بیت تیل سو بھارت سے اب کچھ نہ کہے
اور کی بن لے سب گائے لے اور گئے تچ دے

سنگی کچھ کا بجات غصہ کو شکی ندی کے کنارے چل چاہے میں لیا راجہ بچیت کو سراپ دینا



کہا کہ نو سو سکھ نے ایک جیل کو بلا کے کہا تم جا کے ریت پر بچیت کو بجاؤ و کہ تم کو سر کی رکھنے شاپ دیا ہے بھلا لوگ
تو وہ سکھ یہ نہیں گئے پر وہ بن ساو و صان تو ہو اتنا بچ کر و کا مان جیلا جیلا و بان آیا ہاں راجہ سوچ کر کہ تو بچتا
کہا کہ مارا جتھے سر کی رکھنے شاپ دیا ہے کہ ساتویں دن تھیک ڈوگا اہم اپنا سوچ کر جس سے کہ تم کی بھائی
سے چھوٹو سنہری راجہ پر سنہاسی کھڑا ہو ماتھے جو کہنے گا کہ بچہ رکھنے بڑی کر باکی جو شاپ دیا کیونکہ میں مایا تو
کے اپنا سوچ ساگر میں پڑا تھا سو نکال باہر کیا جب بن کا سکھ باہر آئے راجہ نے اب تو سیرا ل لیا اور بھی کو بچا
راجہ پات دیکر کہا مینا گو و بھیم بن کی بچا کچھ پاور پر ما کو سکھ دیکھو اتنا کہ تے رہو اس جو کیسی رانی سہی اور اس
راجہ کو دیکھتے ہی رانیان بھیر و ان بچہ گر رو رو کہنے لگے مہاراج تمہارا بچہ ہم بلا لے سگین گی اس سے
تمہارے ساتھ جی وین تو بھلا دینے بھلا سناو استری کو اچھت ہے کہ جہین بیت کا دھرم ہے سو کر تو تم
کے راجہ بن جاؤ گے

راجہ بکچھن کے دربار میں اٹو س آٹھ سو تالیس کے جیسا کہ واسطے اطلاع حال سرائے پر منگلی رکھ کر گانا اور سچا کہنا



اتھا کہ من بن کو کم اور ساج کی مایا کچھ نزوی ہو پانا جو گ ساو جھنے کو گنگا کے تیر جا بھیا اسکو جسے ساوہ ہاے ہاے کر
بچتا ہے پھرتا ہے سن کو نہ تراو یہ سجا پا جیتا خون لڑتا کہ راہ پر چھپت سنگی رکھ کے شاید عورت کو لگا تیر پائے
مب پیاں ستبت سجادہ ولج کا تین پر اسرار کہ سوا اثر را دیو جہنم آوا ششاسی ہزار رکھائے اور اس کج بھیا سے پانت
پانت بھیجے گئے ایسا اپنے شاہ سیرا پکا لڑیکا نیک و مرحوم راہ کو سنا لے لے کے کہ تھن میں راہ کی سرور را دیو کچھ پرتی
نہل میں لیے و گریج کچھ سیری شکا دیو بھی آن میونچے اونکے دیکھتے ہی پختہ من تھے سب کے سب اور شکر کھڑے ہوئے
اور راہ پر چھپت بھی اتھا باندہ جو کھڑا ہونتی کر کہنے لگا کر پاندہاں مجھ پر بڑی دیا کی جو اس سے میری تاب لے سدا
لی جب اتنی بات کہی تہ شکا دیو سن بھی گئے تو راہ پر کھوں سے کہنے لگے کہ ہمارا جہنم کد یو جی تو بیاں جی کے بیٹے اور
پراشوی کے پرتے نکود دیکھ تم پرے شے سے نیش ہو کر اوٹھے سو تو اوپر پتہ نہیں لہر کا کارن کو جو میرے من کا نہ بھیج
جائے تب پراشورن بولے کہ ہمارا جہنم پرے شے سے رکھ میں سب گیاں این شک سے چھوٹے ہیں ایسے سب نے شکا
آرمای کیا کہیں اس سس کے کہ کارن ترن میں کیو کہ میرے جہنم لیا ہے تب ہی سے او داسی جو جن باس کو تھن اور را
تیرا بھی کوئی تیراں اودے ہوا جہنم کد یو جی کے پرے سبہ مرحوم سے او تم مرحوم کہنے کہ تیرے تو جہنم سے جہنم ہو کر
یار چوگا کہ جن اس راہ پر چھپت نے سیری شکا دیو کو ڈیڑوٹ کر کہ کہہ مارا جہنم مرحوم بھائی کے کہ اس پت سے کہم کہ

یہ سنا کر سے چھوٹوں گاسات دن میں کیا کرونگا اور مہر ہے آیا کیسے سناگر ہو نکلا پار۔

سری شکد یوجی بولے کہ راجہ تو تھوڑے دن مت سچ نکلت تو ہوتی ہی ایک ہی گھڑی کے دھیان میں کیسے کھڑا ہوگا راجہ کو مار دس لے لیاں بتایا تھا اور اتنے دیر ہی گھڑی میں نکلت یا تو تھی تجھ کو سات دن متہ ہیں جو ایک بت ہو کر و دھیان تو سب سمجھ گئے ایسے ہی لیاں سے کہ کیا ہے دیکھ کسا ہے ماس کہوں کہ تاہر اس میں یہ کاس دس لے لے ہر کھ کے یوچیا کہ مہاراج سبے حرموں سے اور تم کون دھر م ہے سو کیا کہ تو بت شکد یوجی بولے کہ راجہ سب دھر م میں بھی بیٹھو دھر م سڑا ہے قیاسے پرالو میں سری مہاراج کو تہ جہان ہر محبت پہنچا سائے ہں تہاں سب تیر تھہ اور دھر م آتے ہیں تھے ہن میراں کوئی نہیں ہے سھاگو ت کے سمان اس کارن میں مجھے بارگھ اس کند مایہ راں سنا تہاں ہوں جو سیا میں بے نےچھر رٹھایا ہے تو مہاراجا سمیت آئند سے جیت دے ش تب تو راجہ تیر محبت سپر ہے تے اور شکد یوجی نیم سے سنے لگے۔

پونچنا راجہ پچھت کا لنگھا کے کنارے راج تیاگ کے اور نا شکد یوجی کا اور سنا مہاراج کو تہ کا



اور مایہ لاپرواہی جس

پیر سناگر نے سنا کہ راجہ نے کہا میں دیال اب دیکر سری کشن اور تار کی تھانہ کیسے ہوگا کہ ہوا ہے

دو بیٹیاں بیاد دین یہ لے تھیں تین آیا اور او گرین سے بر بھایا ایک دن کوٹ کر لینی پتا سے بولا کہ تم رام نام
کنا چھڑ دو اور مہادیو کا جاپ کرو اسنے کہا میرے تو کرنا دو کہہ ہر تادی بین خواہ میں کو نہ بھی لگاؤ اور حری
کیسے عمو ساگر پار ہو گا یہ سن کنس رسایا اور پاکو کچھ کر سارا راج سے لیا اور مگر میں یہ ڈونڈی پھر دی لگوئی
جب وان تھرم پ اور رام نام آسمن کرنے پارسے ایسا اور حرم پڑھا گو بہن ہر کے بھگت و کہہ مانے لگے
اور حری ات بوجھون مرنے لگی جب کنس سب راجو نکا راج لے چکا تب ایک دن اپنا دل سے راج اند پر چڑھا
تھان منتری نے کہا کہ مہاراج اندر اس بن تپ کیسے نہیں ملتا اب بل کا گرپ نہ کرے دیکھو گرپ نے راو کو بھڑان
کو کیسا کھو دیا جیکے کل میں ایک بھی نہ رہا۔

اتنی کھانا کھانے شکہ یو جی راجہ پر بھجت سے کہنے لگے کہ راجہ جب پر تھی پرات اور حرم ہونے لگات پشی دیکھ باجو
گھڑی گاؤ کا روپ بن ہو گئی دیو لوک کو گئی اور اندر کی بھائی بن جاو تھکا سے اپنی سب پر کوی کہ مہاراج سسارین
اسکرت پاپ کرنے لگے لگوئی ہو حرم تو او شہ کیا اب مجھے گلیا ہو تو نو پر چھوڑا سہل کو بھاؤن تپ اندر پڑھا تو
ساتھ لے بر جھا کے پاس گئے بر جھان سیکو مہادیو کے نکٹ لیگئے مہادیو بھی سن سیکو ساتھ واپس گھوٹان چھوڑ
میں غار میں سو رہے اور نکو سوتے جانکر بر جھارو ورا ندر سب دیوتاؤ نکو ساتھ لکھڑے ہو یا تھو بر جھارو
کرنے لگے مہاراج او حری آگئی مہان کون کہہ سکے تھس سروپ ہو بیدو ویتے نکالے کچھ روپ بن کر چھوڑ
دھارن کیا مارا مار بن چھوڑ کو دانت پر رکھ لیا باون نکو کے راجہ بل کو بھلا پر سر اسم او تار ہو جھیرو نکو مارو تھی
کشب تن کو دی رام تو تار لیا تب مہادیو شٹ راوون کو بدہ کیا اور جب جب تھارے بھگتو نکو دیت وکھتو بین
تب تب آپ او نکئی جیسا کرتے ہیں نا تھاب کنس کے شانے سے برسی ات بیا کل ہو گیا کر کئی ہوا و سکی بیگ سہر
لیجی اٹھو نکو مار ساو نکو سکھ دیکھا ایسے گن گاؤ دیوتاؤن فر کما تپ اکاس بانی ہوئی سو بر جھارو تارو نکو
بھمانے لگے کہ کیو بانی تھی سو تھیل گیا دی ہر کتم سب دیوی دیوتا برج منڈل جاو تھار نگری میں جنم ہو چھو جہار
سروپ و حری بھی او تار لینگے سب دیو کے گھر دیو کی کی کو کہہ میں اور بال لیا کر نند جسد واکو سکھ ونگے اسی پتے
بر جھانے جب بھما کے کما تپ تو سر بن کنرا و رگنہر پست اپنی اپنی استریوں ہیست جنم لے کے برج منڈل میں
اچھو جہری او گرپ کما تپ اور جھارون ہیکر جائیں تھیں جو بر جھاس کہنے گئیں کہ ہم بھی گوی ہو برج میں او تار لے
باس دیو کی مہا کرین انا کہہ کر گئی برج میں آئیں اور گوی کہلا میں جب دیوتا مہارو مری میں آجیکے تپ جہیر
میں ہیکر کر لگو کہ پہلے لیجھن موچن بلر چھو مہا سدیو میرا نام بھرت پرتوین تھس برن اندو ورا ویتا گمنی کا او تار لے

تمھاری موت اسکے تہ کو ہاتھ نہوگی کیونکہ میں نے ایک مات تمھاری ہی کہ دیو کی کو ختمو ایسے ہوں گے تھے میں تمھو لا دوں گا یہ
بچن میں نے تھے دیا ایسی بات جب بسدیو نے کسی تب سچے کے کنس فرما لی اور دیو کی کو چھوڑ کر گھر لگا کہ ہر سدیو کو چھوڑا
بچا کر کیا جو ایسے جاری پاپ مجھے بجا لیا اتنا کہ نہ بالکے و حاتمہ گھر گئے کئے ایک دن تمھارے میں رہتے تھے جب یہ لائبریری کی کہ
مہو تب بسدیو نے کس پڑنے اور تانا ہوا رکھا آگے دھروا دیکھتے ہی کنس نے کہا کہ بسدیو تم ہر سے ست بادی میں رہتے
آج جانا کیونکہ تمہیں مجھے کی شہر کہا نہ ہوئی مہو نیا تیر لا دیا اس سڑو زمین پر کہ کچھ مجھے یہ مالک میں نے دیا تاجر اتنا
سن مالک لے ڈنڈو کہ بسدیو جی تو ابھر گئے تھے اور وی سمنارو میں جی نے حاتمہ کنس سے کہا کہ راجہ تھے یہ کیا کیا جو مالک
اولہا پھیر دیا کیا تمہیں جانتے کہ بابا یوکی سیوا کرنا شکوہ دیوتاؤں نے برج میں آئے جنم لیا ہر اور دیو کی کے اٹھویں
گرہ میں سری کرشن جنم لے سب راجہ سون کو ماسیو م کا بھارا تو مارنگیے انکا کہ نارو سن نے اٹھ لکیر بن کھینچے
گنو این میں جب اٹھو کتنی میں آئیں تب وکر کنس نے لڑکے سمیت بسدیو کو لایا بھیا نارو سن تو یوں بھجایو بھجایو
چلے گئے اور کنس نے بسدیو سے مالک لے مار ڈالا ایسے بے تیر ہوئے تب بسدیو نے آویں اور کنس مار ڈالے ایسی رشتہ
سچ حیمہ مالک مارے تب ساتویں گرہ میں سیس و دیو سری بھگوان نے آنا اس لیا۔

میر حسن کاسنی یہاں ہر شکار پر بھی تو لڑا اور ناز و جی تو تھا اچھا بھلا کہ یہ اوکل رکھک باپ کرے تو سری بنگلہاں تزلزل ہی کر دیتا ہوتا

اویسیا کی پیسرا۔ گر بچہ اسنت کے برنن میں

[illegible]

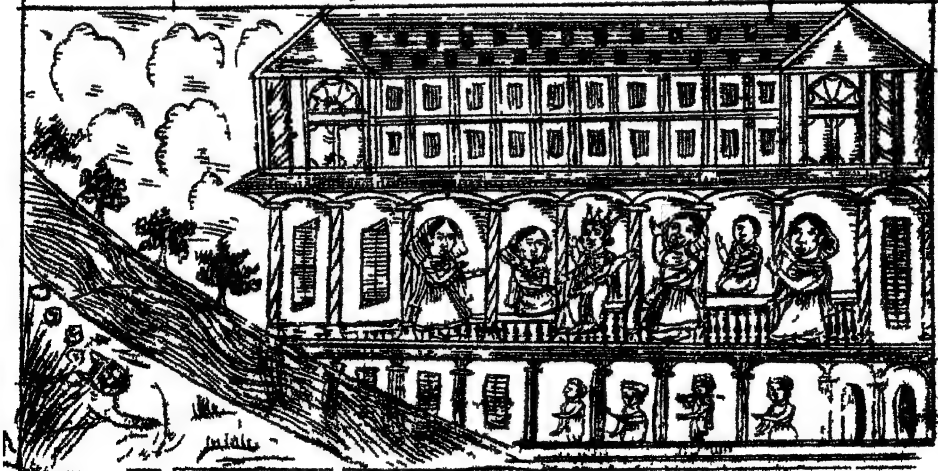
اوس کو جب یوں جو آواز سے ان تھیں سو بھی مدنی سیت تھل تھل کر لگیں میں آئیں جان اب بلوچی کی رسم ستر ندی بہت تھوڑی ہے۔

نٹ کو کسی آوے یہ ایک بھی بل کل نہ ریشے جہان دیکھے تہاں آٹھ پہر پونٹھ گھنٹہ کرشن روپ کا لہی اور
 آوے لے کے جیسے سے سمایت مہرات دن چٹا میں گھوٹے آوہ کھس کی تو یہ دساتھی اور سرسیدو اور دلو کی
 یورے دونوں مہاکش میں سری کرشن ہی کو مناتے تھے کہ اسی پیچ میں بھگوان نے اوکھیں سپن دیا اور
 آنا کہ آنکے من کا سوچ دور کیا کہ ہم میگ ہی ہم لے تمھاری جیتا دور کرے ہین تمہنت یچتا ڈیس سرسیدو
 دیو کی جاگ ریشے تو اتنے میں برہما رو در اندر آدک سل پر ایو یوان اور میں جیوٹا لکھ روپ
 بنی سیدو کے گھنٹن آئے اور ہاتھ جوڑ مید گائے گائے گریو است کرے لکھتس سے اونکو تو کسے نہ دیکھا
 پر مید کی دھن سب نے سستی یہاں چر دیکھ سب رکھو ارے ایچیر ہے اور سیدو دیو کی کو نیچو جوا کہ بھگوان
 میگ ہی ہمارے پیچ پر لگے۔

اوہیما جو تھا کرشن جنیم کو کنیا کرشن کے برن میں

سری شکرجی بولے کہ راجپس سے سری کرشن چند رتھ لینے لکھتس کا ل سب ہی کہے میں ایسا اندھ ہوا کہ
 گوکنا نام کو بھی نہ باہر کہتے گئے بن اوپ بن ہری ہو ہو ٹیولے پھلے ندی مالے سرور بھرتے تن پر بھانت
 بھانت کے کچھی کولین کرنے اور نگنگر گانوں گا دون لکھ گھر سنگھ چار ہونے راہن جبکہ ریس دسوں دسا کی گپال
 ہکنے بادل برج سٹل پر پھرنے دیو تانا جو مالون ہین نیچے آکاس سے بیجول برسائے تیا دھر گدھر پیل
 ٹھول داسے جیسری بجائے گن گائے اور ایک اور اور سی آو اپرا ماح میں تھین کہ

جیوٹا کرشن جی مہاراج کا گول میں پوچھا جسو بوجی



ایسے سے محادوں سے ہی اتنے مندہ مارے ہی محبت سے اس کی راکھ مری کرشن نے نہیں لیا اور سیکھ میں چند کلمہ
 کل میں ہو پتیا سب کا جسے کٹ دھا مٹی بھتی داماو بتن بڑن بڑن بڑن پھرے پھر بھوج روپ سنگھ مگر گندا پدم لپے
 بسدیو دیو کی کو درشن دیا دیکھتے ہی ایسے جہ ہرادرہ دونوں نے لیاں سے پکارا تو اوپر کہہ کو جاناب ہاتھ جوڑ
 منتی کر کے اہا بے شے بھاگ جواب دے دتین یا اور بھرم رن کا بیڑا کیا لٹا کہ پہلی کتا سب سنائی جیسے جیسے
 کنس نے دیکھ دیا تھا تب سے ہی کاشی چپ رہوئے کہ تم اب کسی بات کی جتنا میں من مت کرو کہ میں نے تمہارے
 دیکھ کے ڈر کرنے ہی کو اذکار لیا ہی پڑاں سے مجھے گوئل ہو پنا دوا دل سی برا جسودا کے لڑکی ہوئی ہر سو کنس
 کو لا دوانے جانیکا کلان کتا سون سو منو و پانند جسودا تپ کیو مری سون من لاس دیکھو جاہت
 بال سکھ بہن کچھو دن ہے میر کنس کو راناں لونگا اپنے من میں دھیر سی دھر دھیرے بسدیو دیو کی کو کچھ
 مری کرشن بالک بن روئے گرا اپنی بایا پھیلا دیتی تپ تو بسدیو دیو کی کا لیاں گیا اور جانا کہ ہمارے پڑھیا یہ بھ
 دنل مسرے س یہ پٹھ پٹھ کر اڑنے کو گو دین اوٹھا چھاتی سے لگا لیا اسکا منہ دیکھ دیکھ دو لون بونی
 سانیں جبر سہ لپس اپنے نیکے کہ کسی بیت سے اس لڑکے کو بھگا دیجیے تو کنس پانی کے ہاتھ سے بسدیو
 نوے چوپائی کی بد نہا بن راکھے بین کوئی اکرم لکھا سولی پھل ہوئی تب کہہ دیو کی کو پانند مترو گول
 میں ہے یہ جسودا جہ ہر ہری لڑو دنی تھان تھاری اس مالک کو دوان لیا دیون من بسدیو اٹھا کر
 کہنے لگے کہ اس کن منہ سے کیسے چھوٹ کر اٹھاؤں حواتی بات کی تو سب پڑی ہت کرشی کھل میں پاروں ہند
 کے کناڑا کھل گئے بہرے اچیت بند لپس تھے تب بسدیو نے مری کرشن کو سوپ میں رکھ مری دھیر لپس پٹ
 ہی گول کو پڑتھاں کیا سو رٹھ دیر بر سے دیو پچھے شکر جو گوری سوچت ہیں بسدیو جتنا دیکر رواہ ات
 ندی کے تیکر شریو بسدیو پلانے لگے کچھ تو سنگھ بولتا ہے اور اٹھنے اتھاہ جتنا بہر ہی پڑا کیا کر لپ
 ایسے کہ بگاوان کا دھیان دھر جتنا میں تھے جیوں جیوں آگے جاتے تھے تیوں تیوں ندی تہتی تھی جب
 تاک تک یا تپا تپا تو یہ ت گھبرے لگو میا کل جان مری کرشن نہا پنا پاؤں بیٹا ہو نکار دیا حرن
 چھوٹے ہی جتنا تھا ہوا بسدیو پار ہونند کے پور پہ جاہونچے وہاں کناڑا کھلے بہتیر جس کو دیکھیں
 تو سب سوے پڑے بین دی نے ایسی موہنی دکانی تھی کہ جسودا کو لڑکی ہو نیکی بھی منہ نہ تھی
 بسدیو جی نے کرشن کو تو جسودا کے ڈھک سٹلا دیا اور کیاں کو لے چٹ لپا پتھ لیا ندی او تر کر پھر
 تھان تھی سوچتی تھی دیو کی جانا کہناں دی وہاں کے دسا گئی تھنے ہی دیو کی جہن ہو ہوئی ہر سو

ایک کنسل مارڈوالمے تو بھی کچھ چنپنا سہرا کہیہ کلاس ہٹٹ کے بارے سے پتہ چلا۔
 آتی تھیں ماسے سری سنگ دیوی اجیہ پچت سے کٹ لگے کہ جب ایسا لہر کی گولے آئے یہ کہہ آجیوں کو
 تیوں ٹھہر گئے اور دونوں فریجہ کران پیر لیں کیا ان رواہتی روست کی دتراس پیرس ماناوتہ ہو
 اپنے لینے منتر لے لے سادو مان ہوئے لگے یک چورنہ کا شدرن گے م بھی جیا مارنے سنگیہ دبانے
 اور کتے بھوکے تھی سے ادھیری رات کے پچ پرستے میں ایک رکھو اے لے سمجھو گٹس سے آمانے مانا
 نھا مارا پیری اویھیاے کنسل موجھت ہوگا۔

اویھیاے پانچواں کنسل ویدروگا پرن میں

بالک کا جنم سنتی ہی کنسل ڈوٹا کا نیتا اوٹھ کھڑا ہوا اور کھڑک ہاتھ میں لے کر آیا۔ دو ایک پیروں کو
 میں ڈوبا دھکے لیکر کراہا ہن کے پاس یہ نیا صاحب اس کے ہاتھ سے لڑکی میں لی تب وہ ہاتھ جوڑ لیں
 بھیا یہ دیکھ بھیاں ستا ہن بن کاج کنیاں مار کھوں پایا شہا مات کنسل بولا ہمیں لڑکی بدو
 تجھے جو یا ہیگا اسے سوما بجا مجھے انا کھہ ہر آجیوں ہی یا کہ کہ پیر آکر کے تھیر پکے توں ہی ہاتھ سے
 چھوٹ کنیاں اکاں کو گئی اور یہ کے یہ کہہ نہی کرے کہس یہ پیر سے کیا ہوا یا یہ ہی لیس ہم
 لے چکا اب تو جیتا نہیے گا۔

یہ سن کنسل اچیتاے پچتا دیوان آیا جہاں سدیو دیو کی تھی آت ہی اس کے ہاتھ ماؤ کی ہنہ بات دی
 اور ہاتھ جوڑ کر کہتے لگا کہ میں نے شرا پایا کیا جو بھارے تیراے یہ کہہ کہیہ ہنہ اس ہم میں
 میری گت ہوگی تھارے دیو تا جھوٹے ہو جو بھوں لے کہا کھ کہ دیو کی کے آجیوں گر بھہ میں لری ہوگا سو
 جوا لڑکی ہوئی وہ بھی ہاتھ سے چھوٹ سگر کو گئی اب دیا کر میرا دو کھہ جی میں ت رکھو یو کیا کر کھ
 لکھا کوئی سیٹ نہیں سکتا اس سنا میں آج سے جینا مرنا سن جوگ منکھہ کا تھہ جھوٹا جو گمانی میں
 سوما راحیا سان ہی جلتے ہیں اور اچھا فی تر شتر کرمانتر میں تم سے سادھت باوی ہو جو ہارے
 ہیت ایتے تیرے آے

ایسی کہ جب کنسل بار ہا ہاتھ جوڑنے لگا تب بسدیو جی بوسے کہہ ماراج تم سے کہتے ہوا میں تمھارا کچھ
 دوست نہیں رہا تانے میں ہمارے کرم میں لکھا تھا یوں سن کنسل پرس ہوا ت بہت سے بسدیو دیو کی
 کو اپنے کھ لے آیا بھج جہن کر واسے لگی پھلے بڑے آور بھاد سے دو نو کو بھجرو میں ہو نیچا سے دیا اور شتر کی

نشیت ہو مدجی لے سب گوالون کو تلاء کے کہا کہ مایو پھنے سنا ہے کہ کنس مالک یکر منگو اتا ہر نجایے کوئی
دشت کچھو لگا دے اس سے ادیت ہر کہ سب مل کچھو بھٹ لے طین اور بر سو دی دھ آوین یہ جس ماں س
انوانے گھر سے دودھ دی ماکن اور روئے لای کار یون مین لاد لادنا کے ساتھ ہو کر گوگل سے مل
تھرا آ کر کنس سے بھینٹ کر بھٹ دی کوڑی کوڑی چکا سے دا ہو چکا کر اہی اسی ماشلی جیون ہی جنا
بر پڑے تیوں ہی سا جارتن بسد یوحی آہو یوحی مذجی مل کسل جیم پوچھ کسے لگے کہ تسا سگا ہار استرسار
مین اور کوئی نہیں کیونکہ جب مہن بھاری بیت بھٹی تب گر بھونی روہنی تمھارے یہاں بھیدی اوکے رکھا
ہوا سوتنے پال بڑا کیا ہم تمھارا گس کمان تک بکھا مین اتنا کہ بھریو جیعا کو رام کرشن اور جیو دارانی
اندھ سے مین مذجی تو لے آئی کر پاشے سب بھلے مین اور ہمارے بیوں مول تمھاری مل یوحی بھی کسل سے
ہین کہ جسکے ہوئے تمھارے پس یر تاب سے ہمارے مٹر ہوا یر ایک تمھارے ہی دکھ سے ہم دکھی میں بسد یو کئے
لگے مٹر بہا تا سے کچھ نہ لہاے کہ م کی ریکھا کسی سے مٹی نجائے اس سے سنسار مین آئے دکھ یر پائے کون
بھیتا ہی ایسا گیان منائے کے کنا چو پائی تم گھر ما ہو یک اپنے کہیے کنس اوید رو گھنے مالک دھونڈ
منگا دیخ ہوسے سادہ یر ہا کے بیچ ہتم تو سب یان ملے آئے ہو او کنس کو دوت دھو دھتے بھرتے مین
سناٹے کوئی دشت کو گل مین ہاے او یا دھ میا دی یہ ستے ہی مدجی اگلا کر سکو ساتھ لیے سوچتے تمھارے
گوگل کو چلے۔

ادھیای ساتواں پوٹنا بدھ کے برتن مین

سری شکد یوجی بولے کہ ہر راجہ کنس کا مٹر ہی توانیک راجس ساتھ لیے مارنا بھرتا ہی تھا کہ کنس نے
پوٹنا نام راجسی کو بھی بلایا کہ کما کہ تو جامعہ مینتیون کے جتنے مالک باوے تھے مار یہ من وہ برت ہو دھوت
کر ملی تو اپنے جیون کھنے لگی دو ہا پھے بوت مین مند کے نو تو گوگلا گاؤن پچھل کر مین آن ہو گئی
بن کے جاؤن ۔

یہ کہ سولہ سرنگار بارہ اھو کھن گئی مین کچھ لگائے موہی روپ سا کپٹ کیے کل کا بھول ہاتھ مین لہی مین کے
ایسی ملی کہ جیسے سرنگار کیے لچھی اپنے گنت بے جاتی ہو گوگل مین بونج مہنتی مہنتی نند کے سند بیچ گئی ہی
دیکھ سکے سب موہت ہو بھولی ہی رہیں یہ عاجسو داکو پاس مٹھی اور کشل پوچھ اسبس دی کہ مٹر کانا مٹر چوہ
گوٹ پیرس ایسی بیت بڑھائی لڑکے کو جسودا کے ہاتھ سے لے جیون گو دین رکھ دودھ پلانے لگی تیون سرکرشن

دو نوٹ ہاتھ سے استھن کی مانند لگا دیکھ کر ان میں سے دو دھینے تب تو ان پیا گل ہوئی یوتنا ایکاری کیسا
 حصو نہرا پوت سنگھ بنیں یہی حم دوت حوری مان میں نے سانب یکڑا احواسکے مانہ سے سج جیتی جادگی تو
 بھیر گول گل میں کبھی نہ آوگی یوں کہ بھال گانوں کے باہر آئی یہ کرشن نے نہ جھوڑا میدان اوسے سا بھی لیا وہ
 بچھاڑ کھاسے ایسی گری صبیہ آکاس سے مگر کب ات تبتہ بن روہنی اور سوہ اروتی پتی رہیں امین حمان
 یوتنا دو کوں میں مری بری بھی اور اوکے عیجے سب گانوں اوتھ دھما بادیکھیں نو کرشن اوسکا دودھ
 بھاتی ریڑھ بی رہی ہیں حثیٹ اوتھائے مسیخوم ہر دے سے لگے گھر لے آئی گنڈو کو بلائے جھاڑو
 کراڑ لگی اور پوتنا کے یاس گویں کو ال کھرے ایسے کہ یہ ہر تھے کہ بھائی اسکے گزینکا دھما گاسن ہم ایسے دے
 بہن جو جیانی اب مک دھڑکتی ہو نہ خانے مالک کی کیا گت ہوئی ہوگی اتنے میں تھرا سے مندی آئے تو دیکھتے
 کیا ہیں کہ ایک راجیسی مری پڑی اور سرج ماسیوں کی تھیر گھیرے کھڑی ہو جیو جیو اودھ کیسی ہوئی وہ
 کھنے لگے کہ مہاراج پہلے نوٹ سندھ جی ہد تھمارے گھر بس دیتی گئی اسے دیکھ سب برہمنی بھول بہن
 کرشن کو دودھ بلانے لگی جیسے ہم بہن جانتے کیا گت ہوئی اتنا س مندی تو لے بری کشل بھی جو بالک
 بچا اور یہ کوکل پر نہ گری نہیں تو ایک جیتنا نہ تھا سب اسکے عیجے دے مرنے یوں کہ مندی تو گھلے واں
 پین کرنے لگے اور گوانوں نے بھر سے بھاڑی کڈا رکھا روں سے کاٹ کاٹ پوتنا کے ہاڑ گور تو گرھے کھو
 کھو دگاڑ دیے اور اس جام کھنکا کر بھونک دیا اوسکے طے سے ایک ایسی سنگندہ بھیلی کبے سارے سنار
 کو سنگندہ سے بھر دیا اسی کھٹا سن راجہ بریجیت نے شکد یو جی سے یہ جیہا کہ مہاراج پر راجیسی مالمین ملان
 کی کھانے والی اوسکے سر پر سے سنگندہ کھینے لگی سو کر یا کر گمبوں جے راجہ سری کرشن چندر نے دودھ پی
 اوسے کٹ دی اس کارن سنگندہ نکلی۔

اودھیا اٹھوان سکیت توڑنے اور ترنا ورت کے بدھ کے برہمن میں

مشریکہ یوں بولے دوا جب پنجتر مہین بھئے۔ ریو نکھت سوائے ہیا بدھا ورت سب کرت جسودا مائے
 حب ستائیں دن کے ہر ہر تبت مندی نے سب برہمن اور رجا سیو کو نیو تا بھجید بارے آئے تھیں آڈنکر
 ٹھائے لگے برہمنوں کو تو رت سادان دے دیا کیا اودھیا تو نکو باگے ہرے کھٹ میں بھون کرانے لگے نس
 سے جسودا رانی پرستی تھی مدھی شل کرتی تھی برج باسی منہس نہس کھار تھے گویا گیت گاری تھیں سب
 آندے ایسے مگن تھے کہ سری کرشن کی سرت کسکے بھی نہ تھی اور کرشن ایک بجاری جھکڑے کے نیچے یا نیچے

ایہیت سوتے تھے کہ اسمین بھگتے ہو مانگے یا تو ان کے آگوتے۔ سر، سر رونے لگے اور بلک بلک چاڑاؤ دیکھتے
 اوسے اور سر اڑتا ہوا ایک! جیسے آنکھ کرشن نے اکیلا دیکھا ایسے زون میں کہنے لگا کہ تو کوئی ٹیڑا علی آجیا ہے
 بر آج میں اس سے پوچھتا ہوں کہ تو نے کیا ہوا؟ سکت میں آں مٹھیا۔ سہے، سہے نام سکنا سہے، مہا صاحب
 گھاڑا چمپترائے سے ہلاتا ہے سرے کرشن نے ملنے لگے ایک ایسی لالت ماری کہ وہ نہ گیا اور نہ کڑا ٹوک گیا۔
 مہوگرا تو جیسے ماس، دودھ دہی کے تھے سب بیھوٹے جو رہو چھوڑ اور گورس کی مدد ہی یہ نکلی کاٹھ کے ٹوٹے
 اور جہاں سے چھوٹے کاشیدین سب کو بی کو ال دد آئے آتے ہی جسودا نے کرشن کو اوٹھاسے نہ چوم
 جھانی سے لگا لیا یہ اجرح دیکھ سب اسمین کہنے لگے آج مدہا نے ہی کٹیل کی، ہاں کسج، ہاں کسٹ ہی ٹوٹا کیا
 اتنی کھانا سنا۔ سر شیک پوجی ہوئے ہر صاحب کرشن باج میسے کہ ہونے تب کنس نے ترناورت کو پٹھایا وہ
 گولا ہو کر گل میں آیا نذرانی کرشن کو گود میں لیے انکس میں بھی تہی کرینک یا کاسا ایسے مہاری ہو ہی جسودا
 فرما رہے تھے جو کے گود سے نیچے اتارے اتار میں ایک ایسی آدھی آدھی کی رات ہو گئی اور لگے پڑاؤ کھڑا کر
 کرنے جیسے اڑتے تب بیا کل ہو جسودا ہی سرے کرشن کو اوٹھاسے کہیں بروے نہ اوٹھ جیوں ہی نہ کھڑے ہو
 انکا ہاتھ الگ ہوا تیوں ہی ترناورت آکاس کو لے اور اور میں کہنے لگا کالاج اسے نہ ہی نہ رہو لگا۔
 وہ تو کرشن کو لیے یہ بجا رہا نہ کرنا تھا یہاں جسودا ہی نے جب آگے نہ آیا تب رورور کرشن کرشن کرینکے
 لگی اور کاشیدین سب کو بی گوالا اساتھ ہو دھونڈھنے کو دھانڈھنے میں اٹھل۔ ٹول ٹول
 چلتے تھے تسپر بھی شوکر کھلے اگر گرتے تھے چوپائی، برج بن کو بی دھونڈھنے ڈولین ذات، دھنی ہونڈ
 ولین ڈنڈ سیگھ ڈہن کرین یکارہ شیرین گویا گویا یہ جب سرے کرشن نے نہ جسودا ہی سے سب
 برج باسی ات دوکھت دیکھتے ترناورت کو پھیرے انکس میں لا عسلا پدھر ٹیکا اور سکا جی، یہ سے نکل سکا
 آندھی تھم گئی اوجا لا ہوا سب بھولے پھٹکے گھڑتے دیکھیں تو راجیس انکس میں مہاریا ہو اور سرے کرشن جھاتی
 کمیل ہر بن آتے ہی جسودا نے اوٹھا کر کھٹے سے لگائے لیا اور بہت ساداں پر مہنون کو دیا۔

ادھیاسی نواں مکھن میں لبسو درشن کے برجن میں

سری شیک پوجی ہوئے کہ ہے راجہ ایکمل لبسو دھونڈھنے گزرتے من کو جو برے خوشی اور بہت بیون کے بیوت
 تھے ملا کر کہا کہ تم کو کل بالڑکے کا نام کھاتا وہ وہا گئی روہنی گرجہ سوں پھوٹ پڑتا، کہتی ہو
 کیسا علی کسانا آہ وہ اندھ جی کے تیر ہو لے سو بھی تھے ہلے گئے میں سستے ہی گرگ سن پر بن ہوئے

اور گوگل کے مکٹ جا یہو پچھنے کس سے کسی نے مندی جی سے آکا کہ جد بنیوں کے پر وہت کر گرج من جی آتے
ہین یہ من مندی جی آتہ سے گوال مال سنگ کرھینٹ لے اوٹھ دھائے اور یا ٹبر کے پاوڑے ڈالتے باجے
کاجے سے لے آئے پوجا کر آسن پر بٹھائے ریز نامن لے استری پر کھ باتھ بڑھ کر کھنے لگے مہاراج بڑے بھاک جارج
جو آب نے دیا کر دشن دے گھر پتر کیا تھارے پر تاپ سے دو تیر ہوئے ہین ایک روہنی کے ایک ہمارے
کر یا کر نکنا نام دھر یے گر گس ملے کہ ایسے نام رکھنا اوچت ہین کیونکہ جو یہ بات بھیلی کر گرج من گوگل
میں لڑکوں کے نام دھرنے گئے ہین اور کس سن یاو سے تو وہ یہ جانیکا کہ دیو کی کے تیر کو بسدیو کے نیر کے
میان کوئی پہو بچاے آیا ہے اسی لیے گر گرج پر وہت گیا یہی سمجھ مجھے بکڑ مسکو او ریکا اور پچھانے تم پر بھی کیا
او پا دھ لاوے اس سے تم پھیلا دیکھ من کر پچھ چاب گھوٹن نام دھروا کو تہا بولے گر گرج منی تھنہ سج کا
اتنا کہ گھر کے بیٹے لوجا سے بٹھا یا ب مندی جی سے گر گرج من نے دونوں کے جنم کی تھہ اور سے لگن سا دھ نام تھہ
کہا منونندی بسدیو کی ناری روہنی کے تیر کے تو اتنے نام ہو گئے شکرشن رہو تی ہن بدباو بکریم کا کندی
بھیدن بلد دھول پر اور کرشن روپ جو تھارا لکا ہے او سکے نام تو انٹ ہین یکسی سے بسدیو کے یہاں
جننا اس سے باسدیو نام بھلا اور میرے سچا میں آیا ہے کہ بے دونوں بالک تھارے جارج دن جاون میں
جب جنم ہین تب ساتھ ہی جنم ہین مندی جی تو لے آئے گن کو گر گرج من نے او ترو یا لے دوسرے بدھاتا میں لگی
گت کچھ مانی نہیں جاتی پر میں یہ جانا ہوں کہ کس کو مار بھوم کا بھاراو تار نیگے ایسے کہ گر گرج من جی جاتی
چلے گئے اور بسدیو سے جاسب سا جارج کے آگے دونوں مالک گوگل میں دن دن بڑھنے لگے اور بال لیلان کر
من جیو کو سکھ دینے نیلے پلے صلیکے پنہ ماتھے پر جھوٹی جھوٹی لڑیاں کبھری ہو ہین نایت گنڈیو یا بھر
کھیلے گئے میں ڈالے کھلونے ہاتھوں میں لیے کھیلے آنگن کے جگ گھٹون ہل چل کر گر پڑے اور تو علی علی ہین
کرتے روہنی اور جیو پا چھے لالی پھر اس لیے کہ مت کین لڑکے کسی سے ڈر شو کر کھا کر گرن جب جھوٹے
چھوٹے بھیر دھن اور بھیروں کی جو جھب بکڑ بکڑاؤ پھین اور گر گرج من تب جیو دھ اور رہی ات پیارے اوٹھا
چھاتی سے لگے دو دھ پلاے صحت صحت کے لاڈ لڑا دین -

جب سری کرشن بڑے بچے تو ایک دن گوال مال ساتھ لے ہرج ہین دو دھ ماکھ کی چوڑی کو چھو مانی
سو تھے گھر میں ڈھونڈھے حاسے ڈھویا وے سو دے تو تاسے ڈھنن گھر میں سو تی پاوین ہنکی دھری
دھسکی اوٹھا لا دین ہاں چھیکے پر رکھا دیکھین تھان پیرھے پر پیرھایا ہرے پر اوٹھ کھل دھ

ساتھی کو گھر آکر اس کے اوپر چڑھ کر انا لیں کچھ کھا دیں اور کچھ لڑھا دیں ایسے گویوں کے گھر گھر مت چوری کر اویں۔

ایک دن سب نے نٹا کیا اور گریہ میں مومہن کو آنے دیا جو گھر بھرتی ہوئی جائیں کہ ماگھن وہی جو اویں تو جاسے پکڑ کر کہا کہ چوپائی دین دے آتے تھے نسن بہو اب کہاں جاو گے ماگھن جو رہے یوں کہ جب سب گوی بل گھنیا کو لیے جسودا کے پاس اور مہا دیو پلین تب سری کرشن نے ایسا جھل کیا کہ اس کے لڑکے کا ہاتھ اس سے پکڑ دیا اور آپ دھڑا سے گوال باون کا سنگ لیا وے جلی جلی نندرا نی کے مکٹ آ کر باون یڑ بڑ بولیں کہ جو تم بھاگ دے مانو تو ہم کہیں چھپی کچھ اوبادہ کرشن نے ٹھانی ہر دو ہادو دھ دی ماگھن میں کیے جنین برج مانجھہ ایسی چوری کرت ہیں بھرت سھو اور سا کھمہ جہان کہیں دھڑا دھکا پاتے ہیں تہاں سے نہ حرک اٹھا لاتے ہیں کچھ کھاتے ہیں کچھ لٹاتے ہیں جو کوئی انکے مکھ میں دہی لگا تبا وے اوہ سے اولٹ کر کہتے ہیں کہ تو نے ہی تو لگا یا ہے اس جانت نہت جو ری کرتے تھے آج جینے پکڑ پایا سو شین دکھانے لائیں میں جسودا بولی یہ تم کسکا لڑکا پکڑ لائی کل سے تو گھر سے باہر بھی نہیں نکلا میرا کنو کی خانی ایسا ہی سچ بولتے ہو یسٹن اور اپنا ہی بالک ہاتھ میں دیکھو کجاے رہیں تھان جو اچی نے کرشن کو نکالے کے کہا کہ تیرا تم کس کو یہاں سے لے آؤ چوپائی کے کا نہ کت تیرا سے دست مینا تو ان تینا سے جھوٹی گوی جھوٹو بولیں ہ میرے چھپے لاگی دولین کہیں دوہی بچھرا کیرا دتی میں کھی گھر کی نسل کرتی ہیں مجھے دوارے رکھو اسے اٹھائے اپنے کاج کو جاتی ہیں جھوٹ موٹ آتے سے لگاتی ہیں یوں میں گوی جسکا سے دیکھ دیکھ چلی گئیں آگے ایکہ دل کرشن برابر سکھاؤں کو سنگ لے گھر میں کھیلے تھے کہ جو کا نہ نے مٹی کھائی تو ایک سکھانے جسودا سے جا لگائی وہ کہہ دیکھ میں جھری مارا تھو دعائی ما کو میں بھری آتے دیکھ منہ پوچھہ ڈر کر گھر سے باہر آتے جاتے ہی کہا کیوں نہ تو لے مائی کھائی کرشن درتے کا بیتے لوے باجھے کہنے کہا وہ لوئی تیرے سکھانے میں مومہن نے کوپ کر سکھا میں کہا کیوں رہی تو نے مٹی کیوں کھائی وہ وہ ڈر کر بولا تھیا میں تیری مات کچھ ہیں جانا کیا کہو لگا جو کا نہ کھا کر تلانے لگے تو جسور انے اونہیں جا پکڑا تب کرشن کہنے لگے مینا تو مت رسیاے کہیں منکھ بھی مٹی کھاتے ہیں وہ بولی میں تیری بات نہیں سنتی جو تھیا ہر تو اپنا مکھ دیکھا جو سری کرشن نے مکھ کو لٹا تو اس میں تین لکھ درنت آئی جسودا کو گویاں ہوا تو میں میں کس لگی کہ میں بڑی سوار کھہ ہوں جو تیرا لکی نا تھہ کو اپنا تھہ

ماستی مہون -

اتنی کتا کہہ سری شاکہ یورابہ پر بچیت سے بولے کہ ہے راجہ جہندرانی لے ایسا جانتا ہر نے ابی
 یا اچھی لائی تب موہن کو جسو دایا کر کٹھن لکے لکھ لے الی -

ادھیاری دوران دام بندھن کر ستر میں

ایک دن وہی تھنے کی سیرا حال سوہنہ ندرانی اوجھی اور سب گہ میون کو جگاسے ملایا دوا کے گھر چار پانچ
 لپٹ پٹوں کا اپنی اپنی منہا نرے دی تھے لیکن تھانہ سدھری ایک تراسا کو ساجہ والی اور دوسری رکھ
 چوکی کھچا - اور - ٹی بٹکا خٹائی بٹکی، جھیران، باجوہ، راجہ کرشن، سے یہ ملوئی تھے جس سے ہی
 تھنے کا شہد ایسا نند کے گھر ہو رہا تھا کہ بیسے بیگہ کرتا ہوا تین کرشن جاگے تو رو مارا کٹانے لگے
 اونکا بکارنا کہنے نہ سنا تب آپ ہی - اے نکلت آے اور انکھیں دہرایا خشک خشک تھلا تھلا کرتے
 گئے کہ ماشے کٹی سیر ملایا پرتو مجھے کلیو دین نہ آئی تیرا کاج انک نہیں نہرا تا کہ محل بر سر ٹی جڑوے سے
 نکال دو دونوں ہاتھ ڈال گئے مائیں کاٹ کاٹہ پھینکے انک تھوڑے اور باون ہنگ ہنگ اٹھل کھینچ کھینچ سے
 تب تندرانی گھبرا کر بھینلا وکے بولی ٹیٹا یہ کیا جان نکالی چوپائی اٹھل کھینچ کلیو دونوں ہنگ کرشن کو اب
 میں نہیں لون پچلے کیوں نہیں دیکھو مایہ اب تو میری لے بلا سے نہ ان جسو دے نے بھسلا میا رتو
 تھنہ چوم گو دین اوٹھا لیا اور دودھ مالکس روٹی لیے کہت کھیکہ دیکھ گئے -

اس پر ایک گوی نے کہا کہ تم تو بیان چھی ہو وہاں چلے رہے سب دودھ اوہین گیا یہ تھنے ہی جھٹ کرشن
 کو گو دے اتارا تو تھوڑا ہی اور جا کے دودھ چکایا بیان کا نہ ہی مہی کے سباجن پھوڑ رتی توڑ مالکس چھی
 گوری لے گوال بانوئیں آو ایک انکھل اندھا دھرایا نسپر مایٹھ اور بارواؤ سکھاؤں کو تھلے لگے پسین
 منہس منہس بانٹ بانٹ مالکس کھائے -

اسپین جسو دا دودھ اتارا دیکھے تو انگن اور الان میں دی مہی کی کچھ ہو رہی ہو تو دیکھ بھجھ ہاتھ
 میں چھری کر نکلی اور دھونڈتھی دھونڈتھی وہاں آئی جہاں سری کرشن منڈیلے لکھ پھلاؤ
 رتھے جاتے ہی چھپے جو کر دھرتو سہرا کو دیکھتے ہی سدا رنگ کٹھن کاٹوں کہنے لگا یا میں مینن مانوں کر
 چھوڑ دی تھیں وہیں کہ جسو دہنس کہ ہاتھ سے چھری ڈال اور آندھین گن ہو رہی کر س کٹھن لکھ
 گھٹ لکھ کرشن کو انکھل سے ماندہ کر گئی تب سری کرشن نے دیکھا کہ جسو تھی سے ماندہ ہی چھوڑی

ادھیان گیارھواں جہلا ارجن کو موہر کے زین میں

جس و دانے سارے گھر کی مٹی میں تو بھی مادھے رکھے ندان ماکو دکھ جان اپ ہی بندھائی کر دیے
نندرا لی بازو گویو پاکو گھونے کی سوہ دی پھر گھر کی ٹہل کرنے لگی۔

ادھیان گیارھواں جہلا ارجن کو موچھکر برتن میں

سری شکدیو جی بوسے ہر راجہ سری کرشن جیند کو پورب جنم کی سدھ اتی کہ کبیر کے بیٹوں کو نار دے شاپ
دیہا ہر تھکا اوڈ ہار کیا جاسے یہ سن راجہ پچھت نے شکدیو جی سے پوچھا کہ مہاراج کبیر کو تیر ذکو نار دین تیرے
غائب دیا تھا۔ سو بھائی کر کہو شکدیو جی بولے ذل کو برنام کبیر کے دو بیٹے کیلاس میں رہ رہ سو شیو کی سیوا کر کے
ات دھوان ہوئے ایک دن استریوں ساتھ دے بن ہار کو گئے دہان جاے کر پڈ پنی مٹا قی سونب ناروں
سمیت نکلے ہو گنگا میں نہانے لگے اوکھل میاں دال ایک ایک بھانت کی کھولیں کرتے کاتنے میں تاننا پڑا
لکھتے اور نہیں دیکھتے ہی تو ناروں نے نکل کپڑے پہنے اور دیر متوارے دہان ہی کھڑے رہے اونکی دشاد کھر
تار جی میں کھو لگے کہ اکو دھکا گریپ ہوا ہر اسی سے ماتے ہو کام کرودھ کو سکھ کر انتہ میں نزدھن مکھ
کو آپکا دھنیر بنوتا اور دھوان کو دھرم او دھرم کا پلہ کمان ہر مورکھ جھوٹی دیہہ بر بھولے سینت کو ٹھم
دیکھ کر پھوے اور مادھو جن مکر میں نہاتے سینت پٹ ایک سم ملے اتنا کہ نار دین ذرا دھین شاید
کہ اس یاب سے تم جاگوں میں برتو ہو جب سری کرشن اوٹا لینگے تب بھی کت دینگے ایسے نار دین ذرا دھین
نشا یا تھا تسی سے گوگل میں آروکھ ہوئی اونکا نام جہلا ارجن ہوا۔

اتنی کھتا کہ شکدیو جی بولے کہ مہاراج اسی بات کی سرت کہ سری کرشن اوکھلی کو گھسیٹے دہان لینگے جہان جہلا ارجن
پر تھے چلے ہی دیر دونوں نندو کے پیچ اوکھل کو پیڑا دال ایک ایسا جھٹکا مارا کہ دسے دوسرے سے اوکھل
اور اوٹھن سے دو پکھات سند رنکل پاتھ جوڑ استت کرنے لگے کہ ہر ناتھ تم بن سہ سے پامیوں کی شدھ کون سے
سری کرشن بولے سنو نار دین ذمہ پر برتی کہ باکی جو گوگل میں کت دی اوٹھن کو کر پاتھ تھے مجھے پاپا آب بر
ماگو جو تھارے بن ہو جہلا ارجن کو لے کہ دنیا ناتھ یہ نار جی کی ہی کر پامی جو ایکے چرن پر تار اور دین گھا ارجن
کر پیت لیا جی میں ہلتا ہی دیکھ جو لنگھلی بھکت ہر دھن رچ رہی سن سردی ہنس کر سر پر کش چنر ذرا دھین ہر گیار

ادھیان بارھواں ہتھاسرا اور لکاشر بدھ کر برتن میں

سری شکدیو جن بولے کہ راجہ جب دیر دونوں تکرے تھ اوٹا شبدھن نندرا اتی گھبرا کر دڑی دہان
آئیں جہان سری کرشن کو اوکھل سے باندھو گئیں پھیند اور اوٹھکے چھپے سب گویا گوال ہی آسے جب

لکھو اسے ہو ایسی کر کیلے دوسے لم کرشن کو اونکے سگ کر دیا۔

مارا جانے بتا ستر سچس کا سر کرشن کے ہاتھ تھوڑ



وے جاتے تہنا کے ہر پھرے چرانے لگے اور گوال بالوں میں کھیلے کہ اتنے میں کنسن کا چٹھیا ایکٹ روپ کیے
تہا ستر آیا اسے دیکھتے ہی سب کچھ ٹرے ڈر جہر ہر جگہ تب سری کرشن نے ملہ پوجی کو سین سے بتایا کہ بھائی
یہ کوئی راجس آیا گئے جیون وہ چرتا چرنا لکھاٹ کر کیونکٹ پہونچا تو سری کرشن نے پاؤں پکڑ پھرا کر ایسا
ہیکا کر اوسکا جی گھٹ سے نکل تہا تہا ستر کام ناسن کنسن نے بکاس کو سچا وہ سر نہا بن میں آوی اپی لکھاٹ
لگے جہنا کے تیر برت سمہا بیٹھا اسے دیکھہ ماہے بھے گے گوال بال کرشن سے کہنے لگے کہ ہسیا یہ تو کوئی
راجس بگاس آیا ہر اس کے ہاتھ سے کیسے پھین گے۔ یہ تو ایدھر کرشن سو ایسی کہتے اور ادھر وہ جھین یہ
بیکار تہا تھا کہ آج اسے ہمارے نہ ماؤ لگا اتنے میں جو سری کرشن اوسکے کٹ گئے تو اسنے او منہیں چوچ
سے اوٹھا منہ سو دیا گوال بال یا نکل جو چارہ اور دیکھہ دیکھہ زور دیکھا لگا کر کہنے لگا یہاں تو
بلدھر سری سین پر ہم سو اسے کیا ماسے کہیں گے ایکو ات ڈکھت دیکھہ سری کرشن ایسے تھے ہوئے کہ وہ
کھنہ میں رکھ نہ سکا جیوں اسنے او منہیں لو لگلا تیوں اٹھو لہے اسے جو چوچ پکڑ ٹوٹ یاؤنی تہے دپاسے

بھیر ڈالا اور کچھیرے گھیر سکھاؤنگو ساغھرے ہنستے کھیلنے لگے۔

ادھیای تیرھواں اگھاسر بدھ کے برتن میں

سری شنگہ یوجی بولے کہ سنو مھاراج پراب ہوتے ہی ایک دن سری کرشن بھیرے چراؤں میں کوہلے تھے۔ گوال مال بھی ایسا بنے کھرے چھامک لے لے ہوئے اور بار میں ماسے چھانک دھر کچھیرے چریکو جھوڑ لگے کھرے گیر دے سے جیت جیت سے کے عیل تھیلوں کے گنے بہاؤ ہاؤپن ہین کھیلنے اور نیس کی بھی کی لو کی لول لول بھانت بھانت کے کھیل کر کر مٹھتے گانے لگے۔

اتنے میں کس کا بیٹھایا اگھاسر مام جھیس آیا سوات ڈالنگر مٹھو کھدیا ریشیا اور سب سکھا سمیت سری کرشن بھی کھیلنے کھیلنے دھن بھانکے بھانکے وہ گھات لگائے مٹھے باٹے مٹھا تھا اور دے او سے دیکھ لال بال لگے اہلیسین گنے کہ مھائی یہ تو کوئی مڑا بھاڑ ہو کہ جسکی کندہ راتنی ٹری ہے ایسے کتے کچھیرے دراتے او سیکے یاس بھر کچے تب ایک لڑکا اوسکا کھلا اُسہ دیکھ لولا کہ بھائی یہ تو کوئی ات بھیا وانی گو بھیا سم اسکے بھیت نہ جا دیوگر مھن تو دیکھتے ہی ڈر لگتا ہو کچھیرے تو نام کہ سکھا بولا چلا اسمین جس ملین کرشن سنگ ہوتے ہم کیون ڈرین جو کوئی اُسہ ہو گا تو بکاسر کی ریت سے مارا جائے گا۔

یوں سب سکھا کھرے باتین کرتے تھے کہ اوسنے ایک ایسے ملے سانس کھنچے جو کچھیرے سمیت سنگ لال بال اوڑکے اوسکے کٹھ مین حایرے کھچے بھری تاتی بھایچھہ جو لگی تو بیا کل کچھیرے لگے جلائے او سکھا پکارتے کہ سہ کرشن پیارے سگ سدھ لے مینن تو سب حل مرنے ہین اونکی یکا سنتے ہی آتہ ہو سری کرشن بھی اوسکے کٹھ مین بڑگے اوسنے یرشن ہو یا نہ نہ موند لیا یہاں سری کرشن نے اپنا سر پر اتسا طھایا کہ اوسکا پیٹ پیٹ گیا سب کچھیرے اور گوال بال لکل ٹپے تس مین آندکریو تاؤن نے بھیل اور امت برساتے سبکی تین مھری تب گوال بال سری کرشن سے کہے لگے کہ بھیا اسل نہ کرو لالچ تو تو نے بھالے بھالے مین سب مچکے تھے

ادھیای چودھواں برھما کچھیرے ہر نو اور سر کرشن کو مایا کرنے کے برتن میں

سری شنگہ یوجی بولے کہ ہر راجا ایسے اگھاسر کو مارے سری کرشن جب کچھیرے گھیرے سکھاؤنگو ساغھرے آگے چلے کتنی ایک دور چلے کہ م کی جھانکھ مین کھرے ہو مینی بھیاے سب گوال بالوں کو بٹاے کہ کہ مٹھیا یہ بھلی بھو ہر اسے چھوڑ آگے گمان حاین مٹھو مھین جھاکین کھاین مٹھتے ہی او مھنوں نے

پہلے ساگر
 بچھڑے تو جیسے کوٹاٹک دیے اور آگ ڈٹاٹک ٹرکد مہل کے یات لاسے نیکل دوئے باسے حصار
 سار سہری کرشن کے چار وار ریات کی یات مٹہ گئے اور اپنی اپنی جیسا کہ کھول کھول گئے آسین میں رہوے
 جب یہ دوس ٹیکے تب سہری کرشن حیدر لے سکے بیچ میں کھڑے ہو بیٹھے آپ کو راہ ٹھاسے کھانکی الگیا دی
 وے کھالے گئے تھیں سو کوٹ دھڑے بن مال گرے لکھیا لے تہ بھنگی جیب کیے یینا مہر بیت پت اور
 ہنس ہنس سہری کرشن بھی اپنی جیساٹک سے سکو کھلاتے تھے اور ایک ایک نیواری سے ادٹھا وادٹھا
 چاکھ چاکھ کھٹو میٹھے سیٹھے جڑ پے کا سواد کتے حاتے تھے راوس مٹلی مین ایسے سو مانے لگتے تھے
 کہ جیسے تارون مین چندرمان ٹس سے برہما آدسب دیوتا اپنے اپنے لوانون میں بیٹھے آکاس سے گوال
 منڈلی کا سکھ دیکھ رہے تھے کہ تھیں سے آئے برہما سب کچھڑے جو راڈ گیا اور یہاں گوال مانوں نے کھاتے
 کھاتے جیٹا کر سہری کرشن سے کہا کہ ہتیا ہم تو تہجتائی سے بیٹھے کھائے رہے ہین بحاسیہ کہ بچھڑے
 کمان نکلے ہونگے چوپائی تب گوالن سے کہت کھائی ہم سب جیوت رہو بھائی جن کوئی اونٹے
 کورے او سیر سیکے کچھڑے لاؤں گھیر

ایسی کہتھی ایک دورن مین حاسے جب جانا کہ یہاں سے بچھڑے برہما ہر لیگیا تب سہری کرشن دیے
 ہی اور بنا لے یہاں آئے دیکھیں تو گوال بالون کو بھی اوٹھا لے لیگے ہین بھرا وٹھون ڈوے
 مہی جیسے تھے تیسے ہی سائے اور سا بھجھ ہولی حاکر سکو سا تھ لے برنڈا بن آئے گوال بال اپنے گھر
 گئے پر کیسے یہ بھید جانا کہ یہ ہمارے ٹاک اور بچھڑے ہین برن اور دن دن مایا بھرتی جلی —

اتنی کھٹا مٹا سے سہری شکد یوجی بولے کہ مہاراج ومان برہما گوال بال کچھڑون کو لیجاسے ایک پریت
 کنڈرا مین بھراو کے مٹہ برتھ کی سلا دھڑھول گیا اور یہاں سہری کرشن چندرنت نی فی لیا کہتے تھے
 اسین ایک برس بیت گیا تب رھا کو سدھ ہوئی تب مین مین کہنے لگا کہ میرا تو ایک پل بھی ہیز
 ہوا یہ نہ کا ایک برس ہو گیا اس سے چل دیکھا جاسے کہ برج مین گوال بال کچھڑون مین کیا
 گت بھی یہ بچا راوٹھکر ومان آیا جہاں کنڈرا مین سکو موند گیا مٹا سلا اوٹھا کر دیکھے توڑ کے
 او بچھڑے گھوڑا مین سوئے پڑے ہین ومان سے جل ہدرا مین آئے ٹاک او بچھڑے
 سب کے سب جیون کے تیون دیکھ اجنبے ہو کہنے لگا کیسے گوال بچھڑے آئے کیسے کرشن او بچا
 اتنا کہ بھرن راہ دیکھتے یا تھے مین وہ ومان سے دیکھا آوے تھے سچ یہاں سہری کرشن چندرنت

ایسی مایا کری کہ جتنے گوال بان بچھڑے تھے سب پتر بھوج ہو گئے اور ایک ایک کے آگے برہما روڈ اندر
 ہاتھ جوڑے کھڑے ہیں چوپائی دیکھہ برج چتر سہ یوہ بھولیو گیان دھیان سب گہو + جن کی بیان
 دی جو کھٹی بھٹی بھگت پوجا بن دھبی + اور ڈر کر بن ہونڈ لگا تھڑ تھڑ کا بنے جب سری کرشن چندر
 جانا کر رحمت بیا کل بہت سبکا انس ہر لیا اور آپ لکھے ہی رگئے ایسے کہ جیسے جن جن بادل ایک ہوا

ادھیاء پندرھواں برہما کو استن کر نیکو برن من

سری شکد یو جی بولے کہ ہر راجہ سری کرشن نے ایسی مایا او نہالی جب برہما کو اپنی شریا کیان
 ہوا تو دھیان کر سبگو ان کے پاس آت گزرا کر یادوں پر پتی کر مانتھ مادھ کھڑا ہو گئے لگا کر سونا تھ
 تھنے سری کی پا کری جو میرا گرب دور کیا اسی حرا مدھا ہو رہا تھا ایسی بڑا کسکی ہو جو بن دیا تھاری تھاری
 چتر دنگو جانے تھاری مایا نے سبکو موہا ہر ایسا کون ہے جو تھسے موہے تم سب کے گتا ہو تھاری روم
 روم میں مجھے برہما بھیکہ پڑے ہیں میں کتنی نہیں ہوں دین وال ایسا کر لیا دھما کچھ سیرا ڈوں میں تین لپٹے
 انامن سری کرشن چندر مسکراتو جب برہما لے سب گوال بان بچھڑے سونے کے سوتے لادیکے اور
 بخت ہو استن کر انو استھان کو گئے جیسی منڈلی کے غلی تپسی ہی بن گئی برن من تپا سو کینے سونا جین
 گوال بالوں کی نیند گئی تیوں کرشن ہمیشہ گھیر لائے تب تن ہو لیکے بولے کہ جیسا تو تو بچھڑے میگ والیا
 ہم ہم جن کرنے بھی نہ پا ئی ہو پانی سنت میں نہیں کہت ہماری - ہو کو خیتا جی ہماری دانک شری
 اک کھوڑی یاسے + اب کھڑو بھوڑے آے + ایسے آپس میں تباہ بھڑے سب ہنتر کھیلنے لگے کھڑو

ادھیاء سوٹھواں وھپنکیت کو بدھ کے برن من

سری شکد جی بولے کہ ہمارا جب سری کرشن آٹھ برس کے ہوئے تب لکھن ماہ خون نے جسودا
 سو کا کہ تپ میں گا جی راؤں جاو لگا تو باہا ہی بھما کر مجھے گوال بالوں کو ساتھ کر دے ٹھتے ہی جسودا
 نے نند جی سولدا خون نے سچھہ مورت تھڑا گوال بالوں کو دلا کا تک سدی خستیں کو رام کرشن
 سو کھڑک یو جا جی بنی کر گوالوں سو کا کہ بھامیو آج سو گوہ جی راؤں اپو ساتھ رام کرشن کو بھی لیا کو
 یرانکے پاس ہی رہیو بن میں لکھے نہ چھوڑو ایسے کہ جیسا کہ دے کرشن بطرام کو دی کا تلک کر سب کو
 بدایا ہو مگن ہو گوال بالوں میت گو دین لیے بن میں ہو نیچے شان بن کی چھب دیکھ کرشن بلبلو

لما نچھ کو گھوڑے اور جو میل لائے تھے سو سارے برنہ ابن میں مٹو اسے سکو ہذا کر آپ سوتے میھر جھوڑے
 تر کے اوتھے ہی کرشن سب گوال مالوں کو ملاے کلینو کر گائیں ابن کو گئے اور گنو و چرنے میرا تے کالی وہ
 جا بوجھو مین گوالوں لگا یوں کو جنہا مین بانی بلایا اور آپ بھی بیا جوبل پڑا ویرا دھے تو گالیوں سمیت
 ہارے بکھیرے سب لوٹ گئے کرشن جی نے سکو امرت کے دریت سے دیکھا اور جلا دیا۔

ادھیما ستر حوان کالی ناگ کو ناخننے کے برن میں

شک دیو جی بول کر مہاراج ایسے سکی چھا کر کرشن گوال مالوں کو ساتھ لے گیند کھیلنے لگے اور جہاں کالی
 تھان چا کر کون تک جنہا کا جل اس کے کب سے کھولتا تھا کوئی پست بھی وہاں ماسکتا تھا جو بھول کر جاتا تو
 لپٹ سے جھلس نہ مین گریہ اور اوس تر کوئی پیہ بھی نہ اوتھا ایک اناسی کہ سب بٹیر تھا سوئی تھا راجا
 لے بوجھا مہاراج وہ کہ سب کیسے بیا مین بولے کسی سے امرت جو پنج مین لیے گرا اوس ٹیر پائے تھا تھاکے
 نہ سے ایک بوند گرا تھا اس سے وہ روکھ بیا۔

اتنی کھانسی سری شک دیو جی ذرا بڑے کھا کہ مہاراج کرشن حیدر کالی کا مارتا جی مین تھان گیند کھیلنے
 کھیلنے کہ سب پر جا چھ اور جیون بچہ سے سکھائے گیند جلا یا تو جنہا مین گرا وے کے ساتھ کرشن بھی کو دے
 انکے کو دے کا شہر شکوہ لگا بکھیرا لگنے اور اگن سم بھیکا مارا کر کہنے کہ یہ ایسا کون ہو جو اب تک وہ مین جتیا ہو
 کہیں ایسے پرچھ تو مین مینار تھ کہ ٹوٹ پڑا کہ کوئی بڑا پیش کچی آیا ہو جو اب تک جل مین آہستہ ہونڈا ہو
 یوں کہ وہ ایک سو سو چنوں سے بچھ اوگلتا تھا اور کرشن پر پرتے بھرتے تھے نس سے سکھا رو رہا تھا
 بیا رپا رپا کرتے تھے گائیں منہ باجو جا رو اور ابھی ہونکتی پھرتی تھیں گوال بیا رپا کرتے تھے کہ بیا
 بلک ہی نکل آکر نہیں تم بن گھر جا کر کیا اوترونگے ز تو یہاں یوں دھکت ہو کہ رہے اس مین کہنے برنہ ابن
 مین ماسٹا کہ کرشن کالی وہ مین کو دیر سے یوں بوہی صبو دا اور زند گوبی کو بسمیت روتے تھے اوٹھو جا
 اور کبے سب گرنے پڑے کالی وہ مین آتے تھان کرشن کو نہ دیکھا بیا کل ہونڈا مانی درانی کرنے جلی بانی
 مین بکھو یوں زچ ہی جا پڑا اور گوال ان نہ بچی کو تھلے ایسے کہ رہے تھے چوپائی اچھا نہ تھا مین بانی آنے
 تھوں دھن ادھک ستائے بہت کشل آسرن ز پڑی اب کیوں وہ انکس ہری کہ اتے مین
 پیچھے سے بلدیو جی بھی وہاں آئے اور سب برج مال کو سجا کر بولے کہ ابھیں آونگے کرشن اناسی سم
 کا سہہ کہ لاتے ہو اداسی چوپائی۔ آج ساتھ آو مین نا مین مین ہونگے وہ مین ۲

اتنی تھکا کہ سری شکدیہ جی مارا جو بھجوت سے کہنے لگے کہ مہاراج ابدھ تو بلراہ جی سبکو لون اس بھر دسا
وہ تھیں اور اردوہ کرشن جی کراؤنگے پاس گئے تو وہ انکے سارے سر سے لپٹ گیا س کرشن اے بڑے
مہیکہ کو اوسے جیوہ تھے ہی بن اما بھیجیوں جیوں وہ بھی کمار ماراں پرین جیلا نا خاتہ یوں تیوں پڑاؤ کو
سیا تھے مہان بیت باسیر کرات و کھت جان کرشن اودھ ریکا ایک اوجک
اتھنا سری کرشن جی کاکالی ناگ کو دریا جی چمن میں اور ناگ نوکاست لہجہ بھارت



اویکے سپر بلایے دو و ہا من لوک کو: جبکہ بھاری پھٹے مرارہ پین پھن پناجت پھٹے بلجے پک
بت تارہ بت تو مارے ہوجو کہ کالی مرنے لگا اور پین چپک ایک اوسے سہجن کھل دین تن سے لوہو کی
بھارت چاہے بکھ اور ناگ گریہ گیا تب امان نے من میں مانا کاؤ پڑکھو او مار لیا بیند اتنی کس میں
مہویرے کچھ کچھ یہ بھیجیوں کی تیج تبیل ہو رہا بت ناگ تینی آئے ہاتھ جوڑ سرنائے بتی کر کرشن ہندر
سے کھو لگی سدلج اپنے بھلا کیا جو اس دکھ دانی آت اہمانی کا گرب دور کیا اب اسکے بھاگ جائے
جو تھارا ورشن پایا جن جرنوں کو برجا آوسید دیوتا جب تپ کر دواتے ہیں سوئی پد کالی کے سبھی

پہلی سیر

آتا کہ میری پوتی کہ ہمارا جہیز پورا کر اسے جیوتی دیکھے نہیں تو اس کے ساتھ میل بھی بدھ کر کیوں نہ سوامی میں استری کو مرنا ہی سلاہ اور سچا لے کر تو اس کا بھی کچھ نہ بتائیں یہ جات سو بھادو کہ ڈو دھڑا کے کھڑے آئی مات ناگ تہی سے سن سری کرشن اور سپر سادو تریرتہ یہ نام کرنا تھہ جڑ کالی بولانا تھہ میل پادو جیسا کہ کہیں لے اباں آپ پر سین بلیا میں اہم جات سر سب مجھے آسا کہاں گیاں جو تھے پہا قون سری کرشن بولے علا جہ ہوا سو ہوا پر اس تھہ بہان نہ یہ کو کٹ سیت وک دیپ میں جا بسو یہ سن ڈو تے کانپے کالی نے کہا کہ کر پلسد مردان جاوگا یر سمجھے گریکھا مایکا اوسکے جوتہ میں بہان ہماگ آیا ہون کرشن بولے اب تو نہ بچ چلا جا جاوے بد کہ کچھ ستر پر دیکھ تھہ کونی نہ بولی ایسی کہہ ہی کرشن جنہ نے اوسی کے گزرو بلای کالی کر سن کا بھٹا جات کالی نے دھوپ دیپ نیپید سیت پد سے دیو جا کہ سیت ہی بھینٹ کرشن کے آگے دھرا تھہ جو سیتی گریا ہوا کہا چو پانی جا گئے ہی ناچے سو ماتھا ایس ریت را کھیو ماتھا دیون کہ نہ ڈوٹ کر کالی تو کو شپ سیت رنگ دیپ کو گیا اور کرشن چندراں سے امرے۔

ادھیانے اچھا رواج اہل ان کی پان کر نیے برن میں

آئی کھاس راو پیچیت ڈشکد یو سے پوچھا کہ ہر ہمارا جہیز وک دیپ تو بھلا ٹھور تھا کالی وہاں سے کیوں آیا اور کس پر جمنائیں باہ مجھے سمجھا کر کیوں میری من کا سہ یہ جاے شکد یو بولے ہر ہمارا جہیز سیت میں ہر کا باہن گزرت رہتا ہاں ہاؤن ہر قس و ہاؤن ہرے بڑے سپون نے ہار مان اوسے ایک سہ پ نرت دیا گیا ایک رو کھتہ ہرے آو جوہ آو یہ ایک ما جاوے ایک دن کنڈو ناکی کا تیر کالی ناچے کچھ کا گھنڈ کر گزرت پچھ کھائے گیا اتھو میں وہاں گزرت گیا دیولوں میں جہہ ہوا اندان ہار مان کالی پان میں کتنے لگا کہ اب سکر ہا تھہ سے کیسے بھون اور کہاں جاوے تا کہ سوچا کہ ہر ہا میں نہ جمنائے تیر جا بسون لو بھون کیونکہ یہ دھرا نہین جا سکتا ایسے سچا رکالی دیہی گیا۔

پھر ہر ہا پچھت ڈشکد یو سے پوچھا کہ ہمارا جہیز وہاں کیوں نہین جا سکتا ہما سو بھید کہو شکد یو جی پو کہ را کجی سے جن کے تھ سو بھہر کہ نہ پٹھتہ پ کرتے تھ نہان گزرت جاے ایک پھلی مایکھا جی تھ سکھو کر وہہ کر دسے یہ شاپ دیا کہ تو داس ٹھور جہیز آو گیا تو متیان نہ پھیا اس کارن وہ وہاں نہ جا سکتا تھا اوجپ سے کالی وہاں گیا تھ سے اوس استھان کا کالی وہ نام ہوا

اتنی کتھا سے سری شکد یو جی بولے کہ ہر راہ جب سری کرشن جیدر نکلتے تب مد جسو واسے آمد کرمت سا
وان پن کیا پتر کا لکھ دیکھ نینو کو شکھ دیا اور سب برج باسیوں کڑی مین جی آیا اس جی سا بکھ ہوئی تو
آپس مین کتے لکے کاب دن بھر کے بارے تھکے بھوکھے یا سے گھر کران حائیکے رات کی رات یہیں کاٹن
بھور ہوتے برندا بن جلیں گے یہ کہ سب سورج چو پانی ارعی رات آسے بگئی ۶ کاری آمد جی ہاڑی
بھٹی ۶ داوا لگن لگی جیو اور بات جسدہ سری بر جیدر دھور ۶ اگ لگتی ہی سب چریک یرے اور گھر اکراؤڑ
دیکھ دیکھ ہاتھ پسا پسا لگے بکارنے کہ ہر کرشن ہر کرشن اس لگن سے یک سیا کو نین تو یہ جین جین سکو
جلایے جسم کرتی ہر جہ نہ جسو واسبت برج باسیوں لے ایسی پکاری سب سری کرشن جیدر نے اونھنے ہی
وہ آگ بل مین پی سکے سکی چٹا دور کی بھور ہوتے ہی سب برندا بن آہ گھر گھر آندہ منگل ہوئے بد جھے۔

ادھیما اور میسوان پر لبتیت کو بدھ کے برزن مین

اتنی کتھا کہ شکد یو جی بولے کہ ملاح اب مین رت رن کرنا ہوں کہ جیسے سری کرشن جیدر نے تب مین بلایا کری سو
چھوٹو پتھر گکم رت آئی نس ڈالے ہی سب سار کا شکھ لے لیا اور ورنی اکاس کو تیا سے لگن سم کیا
پر کرشن کے برتاب سے برندا بن مین سدالنف ہی رہ جمان گھنے گھون کے سر جھون پر مین لعلنا مین
رنگ رنگ کے ٹھول ٹھولے ہوئے تن پر بھینروں کے ٹھنڈے ٹھنڈے گونج رہے آمو نکی ڈالیوں کو پرل
لنگ رہی ٹھنڈی ٹھنڈی چھا ہوں مین مور بلج رہے سنگدہ لیے بیٹی بیٹی یون پر ہی اور مین کے ایک
اور جینا نیاری ہی سو جھاوے رہی تھی تان کرشن بلرام گائین چھوڑ سب سکھا سمیت آپس مین الوٹھے
۶ ٹھوٹھیل کھیل رہے تھے کاتنے مین کنس کا پٹھایا گوال کاروپ بنا سے پر لبت نام راجس آیا اسے دیکھتے ہی
کرشن جیدر نے بلرام جی سے سپن مین کہا چو پانی اپنی سکھا مین بل پر ۶ کیٹ روپ یہ کس سریر
یا کے بدھ کو کروا دیا پے ۶ گوال روپ مارو نہیں جائے ۶ جب یہ لکھے روپ آپو ۶ تب تم باواہ
چھن ہوا اتنی مات بلدیو جی کو جہاے کرشن جی نے پر لبت کو مہس کر پاس بلایا ہاتھ بکڑ کے کسا
چو پانی سب سے نیکو بیکہ تھارو ۶ بھلو کیٹ بن تر ہارو ۶

یون گرو سے ساتھ لے آئے گوال ل بانٹ لیا اور دادھے بلرام جی کو دے دیے دو لڑکوں کو چڑھای
لے پھل ٹھولوں کا نام پوچھنے اور تبا لے اسمین تبا تے تبا تے کرشن ہارے ملدیو جیتے تب کرشن
کے اور واسے ملدیو کے ساتھ نیکو کا ندھے پر چڑھائے پچھلے تان پر لبت بلرام جی کو سکے تانگے لڑھکا

اور بن بن حاسے ای دیہہ برہمانی قس سے اوس کالے کالے بیڑا سے راجھس پر پلہ دیو جی ایسے سو بھایان
 سے عیسے سیام گھتا بر چنہ ران اور کڈل کی دیکھ بلی کی سی چمک اور سیامنیہ سا برتا تھا اتنی کتھا کہہ
 سکے دیو نے راجہ کی بھکت سے کہا کہ مہاراج جیوں کیلایا سے وہ مہاراجی کو مارے کو ہوا تیوں ہی اونھوں نے
 مارے گھوڑوں کے او سے مار گرا با۔

ادھیا مہیسا و اگرن موچن کر برن میں

تک دیو جی نے راجہ جب پر لب کو ایک چلے مہاراجہ سے سکھا دن بیت ان لے گھسیام اور جو گوال
 مال بن بن کاسے زارے سے دے بھی اسے مارا سن گائیں جھوڑا و دھر دیکھو گئے تب تک اور مہاراجین جرتی
 پرتی تو ابھہ کاسے ہر کل موچ بن بن مٹھ گئیں وہاں سے آئے دونوں بھائی دیکھیں تو یہاں ایک بھی
 گے ہیں چوپائی سچ بن گئیں مٹھ گئے گوال + مٹھو لے پھر بن موچ بن تال + روکھن چنہ پیر
 بر بن لے لے مارے مٹھو لے پھر بن + اسن کسی سکھانے ہاتھ جوڑ کر کشن سے کہا کہ مہاراج گائیں سب
 موچ بن مٹھ گئیں گے جیسے گوال بال نیارے دھونڈتے جھٹکتے پھرتے ہیں اتنی مات کے سنتے ہی کشن
 لے کہ سب بر چرہ اونچے سر سے خوشی سمائی تو سب گوال ال اور سب گائیں موچ بن کو کھا کر ایسی آن
 میں تھے سادون بھا دون کی مدی تک ترنگ کو چیر کر بن ملے اس ج میں دیکھتے کہا بن کہ بن ہا
 سے دھر ملنا چلا آنا ہویہ دیکھ گوال بال دیکھا ات گھبر لے بھگے کہ کپڑے کہ ہر کشن
 کشن اس کن سے بیگ بجا یو نہیں لوا بھی بیکے سب چن بھر بن جل مرتے ہیں کشن لو لے تم سب اپنی
 آنکھیں موند جب اونھوں نے بن موند سے تب کشن جی نے بل بھر بن آگن کھجے اور ایک بابا
 کری کہ گوالون ہیست سب کیوں کو بھاڈیر بن میں لے آؤ اور کہا کہ اب آنکھیں کھول دھوپائی
 گوال کھول درگ کت نہاری + کہاں گئی وہ آگن نہاری + کہا لے پھر بن بھاڈیر + ہوت + پھر
 یہ بل بر + ایسی کہ گائیں لے سب بل کشن بلرام کے ساتھ برن بن آؤ اور سمجھوں نے انہی اپنے گھر
 کہا کہ آج بلرام نے پر لب نام راجھس کو مارا اور موچ بن بن آگ لگی بھی موچ بھی ہر کے پرتاپ سے
 بچھ گئی۔

اسی کتھا سنائے سری شلک دیو جی نے کہا کہ ہر راجہ گوال ہاون کے گھم سے یہ مات سن سب برن باسی
 دیکھنے تو گئے یہ اونھوں نے کشن چرتہ کا کچھ بھید نہ پایا۔

ادھیام اکیسواں پر کچھا اور سردت کے برتن میں

سری شکد یوں لو کے کڑی مہاراج گیکھم کی زنت ایتھ دیکھ کر یہ یا دس پر چڑھ کر تھیں کے نشتر کھنچ کر
 جھوٹا کیا دیا یہی عار واد سے دل مائل سا تھا لے کر لٹکا کر چڑھا یا اس سے کہیں جو کھڑا تھا سوتی دھو لیا تھا
 تھا اور رنگ لگ گیا تھا سو گھر کی تھی سوئی سو سریر اوت تھی ملے برج کالی کی دیک تیستر کی سی جگہ تھی نکلون
 کی یا تھوڑے چھوڑے محاسن چھڑائے رہی تھیں اور اور اور کھنڈیوں کی بجات جس کھاتے تھے اور بڑے سے
 بودند و کی جھری مالوں کی سی جھری تھی اس دھوم دھام سے یا دس کو آتے دیکھ کر کھمبہ تھوڑا ہنسی کر
 بھاگا تب میگھ پیا نے برس کے یقینی کو شکھ دیا اوسے جو آتھ مینے ت کے کوگ میں شوک کیا تاکہ کھوگ
 پیر لای گشتیشل ہوئی اور گھوڑا اوہین سے اٹھا کر بھاگ کر روکھے سو بھی بھیل بھول لے گیا کو بھیت دے
 دے پر نام کر کے لگے اور کل کل مرند بن کی کھوم ایسی بھاوئی ملتی تھی کہ جیسے ستر لگا کیے کا سی اور جہاں تھانہ سری
 مالے ضرور دھرے ہوئے تھن پر ستر سترس سو بھاوے رہے اونچے اونچے روکھو کی والیاں دھوم دھن اوہین کہا
 چا گیا کہوت کے پٹھے کو لاپل کر رہے تھے اور ٹھکان ٹھکان سو کھمبہ چڑھے پے گوبی گوال خوں یوں برقعہ لٹھول
 اونچے اونچے سروں پر ملارین گاتے تھے اونکے لکٹ جاے ماسے سری کرشن ملزم جی مال میلا کر کراد کھک
 سکھ کھاتے تھے اس اندے سے برکھارت تھی تب سری کرشن گوال مالوں سے کہنے لگے کہ تھیا اب نو سرورت
 سکھائی آئی چو پائی نسکو سکھ بھاری اب جا بنو ہوا سکھہ دروپ پچا بنو ہنس بھتہ زویل اس
 مانو زگن پر بھہر کر کاش بھاراس چر بر جو گیدہ بھٹے سروتن چکر سینہ ہانپے اپنے کا بن دھانے بھو پ
 چڑھے تک نہیں پرانے

ادھیایا مہیساوان گوبیہن گیت کے برتن میں

سری شکریہ بوجی بوسے کہ ہر مہاراج اتنی بات کہ سہری کرشن جندیہ کو ال بال ساتوے پیدا کرنے کے اور
 جب تک کرشن بن بن دھین جبرائیل تب تک سب گویا حکیم بن نہیں ہر کا جس کا دین ایک دن سری کرشن
 نے بن بن میں کائی تو بنی کی دھن ساری رنج ناری بکری اور شہ دھائن اور ایک مشور ملکہ بات بن
 زمینیں تہاں آسپین کہنے لگیں کہ ہاری چون پھل تب ہرنگی کرشن کے دھن پا دیکھے آسپین تو
 کا بن بن گاہیں کے ساتھ تاجیے گانے پھرتے ہیں ساتھ سے لید کر آئیے تب ہر بن کرشن لنگے ہون
 سہ ایک گویا بولی چوپائی سنو کسی وہ بن بجائی مہا بنش ہنس دیکھو اور کائی آسپین ایک گویا

گت پر جو دن بھر کرشن کے منہ لگی رہتی ہو اور ادھر امرت پانی آنند رکھ گھن ہی کا جتنی ہو کر کیا ہم سے بھی یہ پیاری
 دونوں دن لیے رہتے ہیں بہاری چوپانی میرے آگے کی نہ گڑھی + اب بھی سوت بدن میری جھٹی + جب
 سری کرشن پیتا میرے بوجھ اسے بچانے میں تب سر میں کترا اور گدھرب اپنی اپنی استیلوں کو ساتھ
 لے لوانوں پر بیٹھ بیٹھ ہر کھ کھٹنے کو لے میں اور سر موہت ہو جواں کے تھال جھڑے رہ جاتے ہیں ایسا
 لے کر کیا پکھا جو سب اسکے آدھین ہوئے ہیں اتنی بات سن ایک گوی نے اوتر دیا گو پہلے تو اسنے مانس
 کے پس میں اوج ہر کا اسمرن کیا میرے گھا مہیت جل اور لیا پھر لوک لوک ہو دیہہ ملاے ملاے دھوان
 بیا - چوپانی اس سے پرتے ہیں کیسا + سدھ ہوئی پایا بیل ایسا + پس کوئی سرخ ناری بولی
 آجکہ میں کیوں نہ سچی برج ناتھ جو لندن ہر کے رہتی ہو ساتھ -
 اتنی اٹھا سناے سری شکد یوجی راجہ پوجت سے کہنے لگے کہ مہاراج جب تک سری کرشن + میں جڑے
 بن سے آویں تب تک نت گوبی ہر گن گاؤں -

ادھیان تپتہ میں رہیں گے میں ہیں

شکد پر سن بولے کہ سرورت کے جاتے ہی مہیوت رت اتی اور ات جا رہا بالا پر ڈنگا تس کال مرج بال میں
 کہنے لگیں کہ سو سبلی اکس کے اٹھان سے خم جیم کے یا تک جاتے ہیں اور میں کی اس یورنی ہو یہ پہنے پر اچین
 لوگوں کے کھٹے سے سنا ہو یہ بات سن کے میں میں الی کر اکس منا بنے تو نہر سند یہ کرشن پر پاپے
 ایسے پکارا جو ہو تم ہی اوٹھ لیستہ بھوکھن پر سب بر سالال جہان مانے آئیں اٹھان کر سورج کو اڑنے
 جل سے سڑے مائی کی گود بنائے چندن اجنت پھول پھل دھوپ دیپ بنید آگے دھڑک جا کر ناتھ جوڑ
 گو کو منے کہ یو لین کہہ دی ہم تم سے بار بار یہی بڑگتی ہیں کرشن ہمارے پتہ میں اس پر سے
 گوبی - ت نلاؤں دن بھر رت کہ سا بھجہ کو دہی بجات کھا بھوم بر سو دین اسلے کہ مہارے رت کا
 پھل سیکھ لے -

ایک دن سب پر جب لالہ اٹھان کو اوگھٹ گھاٹ گین اور دامن جاے چیرا و تار نہر برد خرن ہونہر
 پیٹھ گین ہر کے گن گاؤں کا جل کر پڑا کرنے نہی سے کرشن میں جی بٹ کی چھانڈ میں بیٹھے دھن جراتے
 تھے وہ بھی اٹے گانے کا شبد سن چپ چا پ چلے آئے اور لگے جھپ جھپ کر دیکھنے + پھر دیکھ کر کچھ اونکے
 جی میں آئی تو سب لہر پورے کہ سب پر چاڑھو اور گھڑی ہاندہ آگے و ساری اتھہ بن گوبی جو دیکھیں

شہید چہرہ لیلیٰ کی



تو کہ رے پر چہرہ نہیں تب کسب ہرے کر چار و اور گھین کیجئے اور اسپین کہئے کہ ابھی تو یہاں ایک چہرہ ہی
 نہیں آئی تب کون ہر لگیا مافی اس بیچ ایک گوی نے دیکھا کہ سر پہ گتہ ہاتھ میں گتہ کسیرنگ دیے
 بٹال بیٹے تیار ہر سنے کپڑوں کی گھڑی باندھے نمونہ سادے سری کرشن بکھڑے چہرے چھپے ہوئے
 بیٹھے ہیں وہ دیکھتے ہی ہکاری سکمی وہ دیکھو ہا وہ پت چور چور کد سب پر پوٹے لیے برا جتے ہیں یہیں
 سن اور سب سکھان کرشن کو دیکھو باری باری میں چمید ہاتھ جڑ سونے نئی کر یا کھاسے بولیں جو پانی
 دین دیال ہرن دکھ پارسے دیکھئے مہرین چہرہ سارے ایسے تن کے کین کھانی دیوں نہر دیوں
 فندہ دہاتی دیکھ ایک گراہر آوے تو تم اپنے ستر پاؤں تب برج مالار سا کر بولیں کہ یہ تم جلی سکھ سکھ
 ہو جو کہ کہتے ہو کہنگے ہو باہر آوے ہمیں جو ہم اپنے چہرہ بند سے جاکے کین تو وہ تھیں جو جہد کر گھین
 اور جہد جہو سے جاکے کین تو وہ بھی گھنے سکھ جلی سہانت سے سکھادین جہد لگی ہیں کسکی کان
 جہنے ہی سب پچان۔

ان بات کے سننے ہی سری کرشن نے کردہ کہ کیا کہ اب چہرہ میں پاؤں کی جیب اوکھو لاؤ گین تو نہیں

یہ سن کر درگزیان بولیں کہ وید پال ہمارے سدھ کے لویا پت کے رکھیا تو آپ بہن کہہ کر لاؤ گی
تمہارے ہی بہت نیم ایکسٹریس مناتے ہیں تب سری کرشن بولے کہ جو تم میں لگاؤ میرے لیے اگن مناتی ہو
تو لاج اور کپت تیج اپو میرا کر لے جو تب سری کرشن چنڈرے ایسے کہا تب سب گویا اسیں سوچ بچار کر
کئے لگین کہ جو جو ہیں کہتے ہیں جونی کرین کیونکہ کیر ہمارے تن کی سب جانتے ہیں انصلا ج کیا یوں تو ہمیں
شمان کرشن کی بات ان ہاتھ سے کچ دیر جیسا کہ سب برج بالا نے سونھل سر ترور و تنکھہ ٹٹ برجا کھڑی
ہوئیں تب کرشن ہنس کے بولے کہ اب تم ہاتھ جوڑا گئے تو میں بستر ونگا گویا یوں جو پانی کا ہے کپٹ
کرت نند لالا ہم سو دسی بھولی برج بالا پری ٹھکوری سدھ وہی گئی ایسی تم ہر بلا تھی، من
سنبھار کے کرین لاج اب تم کچھ کر دو برج راج +

اتنی بات کہ جب گویوں نے ہاتھ جوڑے تب سری کرشن چنڈرے اپنے بستر سے اٹکے پاس آ کر کہا کہ تم انہیں میں کچھ اس کا
بال متا، وہ میں نے تو میں سیکو دی ہو کیونکہ کل بہن من دیتا ہا پاس ہو جو کوئی تنکا بوجھ میں نہا ہو اس کا سٹھرا
ہا جاتا ہے قصا کے من کی گل دیکھتے ہیں نے یہی کہہ کر کہ اپنے گھر جاؤ کہہ دیکھ میں نے مے میرے ساتھ پاس کچھ
سری شکر جو من بولے کہ مہاراج انا بچن سن پش ہو سنتو کہہ کر گویا تو اپنے گھر گئیں اور سری کرشن
منی بے میں آ کر کوپ گاؤ گوال بالو کو تنکھہ لے آگے چلے اس سے چارو اور سگن بن دیکھ دیکھ برہمچون کی زانی
کرنے لگے کہ دیکھو بڑے سنا میں آ رہا ہے اور کہتا دیکھ سہ لوگوں کو سکھ دیتے ہیں مکت میں ایسے ہی پرکا دیوہ
کا آنا محل ہی یوں کہا آگے بڑھ جتنا نکٹ پر جا پہونچے۔

ادھیان چوبیسواں باب میں کی استر نو سو چوبیس لکھ کر کے برن میں

شکر دیو جی بولے کہ جب کرشن جننا پہونچ روکھ ملے لاشی ٹیک طرے ہوئے تب سب گوال بال کھان
نے اتو ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج بہن اس سے بڑی جو تنکھہ لگی ہو جو کچھ چھال لائے تھے سو کائی پر پہونچو
نگہی کرشن بولے دیکھو وہ جو دھوان دیکھائی دیتا ہے ستھیر کنس کے ڈرے جب کہ اب کہتے ہیں کل
پاس جا ہا لانا مے فٹوٹ کر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو دو سے سو من ایسے دین ہو ہانگیو میسے بھکاری
آوہین ہو ہانگتا ہے یہ بات سب گوال چلے چلے وہاں گئے جہاں ہتھ پڑے جب کہ دیر تھے جاتے ہی انہوں نے
برنام کر نٹ آدھیا سے کہہ دئے کہ کہا کہ مہاراج اکیو وندوٹ کہہا ہے ہاتھ کرشن چنڈرے نے یہ کہہ کر
ہو کہ ہکوات سکھ لگی ہو کچھ کہہ کر کہہو جن بھی دے اتنی بات گوالوں کے گھر سے سن تھیر کر دھ کر کچھ

جی گھر سا گرتی صوم کی ہو رہی تھی نہان سری کرشن نے آواز سے پوچھا کہ جی آج گھر گھر کچھ ان ٹھکانی کچھ ہوئی ہو
 ہر سو کیا ہے اسکا سمجھتے سمجھا کر کو جو میرے من کی دیدھا جاے جسو داہوئی کر شیکا مجھے اس سے مات کئے کا سا پکا
 نہیں تم اپنے تپا سے جاؤ پوجو دیکھو اس کے کہیں گے یہ سن نہ داویہ مذکے پاس آخر سری کرشن نے کہا کہ تپا آج
 کس روٹا کے پوچھنے کی ایسی دھوم دھام ہے کہ جبکے لیے گھر گھر کچھ ان ٹھکانی ہو رہی ہے وہ کیسے بھکت ملک کے
 داناہین اونکا نام اور گن کو جو میرے من کا سندھیدھ کاے مذمہ روئے کہ تیرے بھید تو نے ابک نہیں سمجھا کہ سیکھ
 کے بت جو میں سُرپت مکی پو جاے جنگی کر پاسے سنساہین روہ سیدھو ملتی ہے اور ترن حل اتن ہوتا ہر بن اویہ
 بن پھولتے بھلتے میں اون سے سب جیہ جنت لیش کچھ آندہ میں رہتی ہیں یہ اندر یو جاکی ریت ہمارے بیان پر کھوں کے
 آگے سے جلی اتنی ہر کچھ تلخ ہی نہیں نکلی نہ جی سے اتنی مات س سری کرشن چندر روئے کہ ہر تپا جو ہار جیہ برون
 نے جانے ان کاے اندر کی یو کا کی تو کی برابر تم جان لو جہہ کر دھرم کا توجہ جوڑا ڈھٹ ماٹ کیوں چلتے ہوا مذکے
 مان سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ وہ بھکت مکت کا دانا نہیں اور اس سے کہیں روہ سدھریا ہی ہے تھو کو اتنے کسی
 دیا ہر ان ایک مات یہ ہر کتیب ملک کرنے سے دیوتاؤں نے اپنا راجہ بناے اندر اسن دیکھا ہر اس سے کچھ برتر
 سیدھ ہو سکتا سنو جب آسروں سے برابر بارتا ہر تب سھاگ کے کہیں حاجی پکا رہے دن کا تھا ہر ایسے کا کر کو کیوں
 مانو اپنا دھرم کیسے نہیں پوجا تو اندر کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا جو کرم میں لکھا ہر سوئی ہوتا ہر سکھ سب سھا ہی ہر دھ
 یو بھی دھرم کرم سے ملتے ہیں اور آٹھ ماس جو سورج جل سوکھتا ہر سوئی چار مہینے برساتا ہر نسی سے برقی میں
 اتن جل ہوتا ہر اور برہما ہر جو چار و سرن نائے میں کر کہ میں جھتری تیس سو درتکے پیچھے بھی کرم لگا دیا ہر کہ
 براہمن تو سید پدیا میرے چھتری سبکی چھا کرے پس کیتی نیج اور سو دوران تینوں کی سیوا میں رہے۔

نپا ہم میں میں گائین برہمن اس سے گوکل ہوا اتنی سے نام گوپ یو گیا مہا راہی کرم ہر کہ کیتی سج کرین او گولہ بن
 کی سیوا میں برہمن بید کی اگیا ہر کہ ابھی کل بیت نہ جھوڑیہ جو لوگ اپنا دھرم سچ اور کا دھرم جالتے ہیں سو
 ایسے ہیں کہ کل بدھو ہر پر کھ سے پریت کرے اس سے اب اندر کی یو جا جھوڑیہ اور بن پریت کی یو جا ہر
 کیونکہ ہمیں باسی ہیں ہمارے راجہ کی میں جنگے راج میں ہم سکھ سے رہتے ہیں تھن جھوڑا اور کی یو جا ہمیں
 اوچت نہیں اس سے اب سب کیوان ان ٹھکانی ٹھکانی اور گوبر دھن کی یو جا کرو۔

اتنی بات سنتے ہی ندا اویہ سدا اویہ کھرومان کچھ حمان برے گھسے گوپ اتھا ہی پر پیسے تھے
 انھوں نے جاتے ہی سب سری کرشن کی کئی باتیں اوجھیں سٹائیں دے سٹے ہی بوئے کہ کرشن ج

کس طرح بالک جال اوسکی مات مست ٹالو کھلا تھی بیکار کو اندر کول ہر اور ہم کسلے اوسے ماتے ہیں جو پالنا ہے
اوسکی تو بوجہ ہی بھلائی چھو پانی نہ کہ ماسرپ سوں کا حایہ میں بن ستر گرا جا ایسے کہ پھر سب گوالیہ
نے کہا دو پا بھلو تو کاٹے کیونکہ سگری دیوہ گوبر دھس پر بت سرتا کی کیسے سیوچہ یہ کچن تھے ہی نزدیکی
نے میں ہو گا دن میں ڈھنڈھو را پھیر دیا کہ کل ہم سارے برج باسی چلکر گوبر دھن کی بوجہ کر گئے جس کے
گھیر میں اندر پوجا کے لیے بکہ ان بھٹائی ہی ہر سوسب لے بھو رہی گوبر دھن پر حایہ یہ مات سن سکل سرج باسی
دوسرے دن بھوہر کے ترے کے ہی اوشٹا نشان دھیان کر سب سا گری جھالوں براتوں بھالوں کو نو دن
ہندون جردون میں بھیر بھیر گائیوں ہسگیوں میں رکھوای رکھوای کر گوبر دھن کو چلے تسی سے منداویہ مندا
بھی کو ٹمب سمیت ساما لی سکے ساتھ ہو گئے اور مابے گاہے سے چلے سب مل گوبر دھس ہو گئے۔

وہاں حایہ پر بت کر چار واؤر جہاز بہار جل جھک گھیسو ربا برتلیہی کدو کھڑے امرتی تھینی پڑے برتھی
کھا جے گوتھ مٹھری سیرا پور تھی کچوری آدکوان اور بھانت بھانت کے بھوہن بن جس رکھ دیکھو اتے کہ
جسے پر بت چپ گیا اور او برتھوٹوں کی ملا بھلری رنگ سرنگ کے بائیں تان دیو۔

تس سے کی سو بھارتی نہیں جاتی گرا لیا سادون گلتا تھا کیسے کیسے کبڑے بھاسے مکھ سکھ نہ ستر
کہا ہوتب مندرجی نے پروہت مانے سب گوال بالونکو ساتھ لے روری اچھت لیشپ جرتھای دھوپ
دیب منبد کرمان سپاری دھنا دھریہ کے مدھ سے پوجا کی تب سری کرشن نے کہا کہ اب تم سدھ من
سگر راج کا دھیان کرو تو وے آے درشن دی بھوہن کریں۔

سری کرشن سے یوں سن مندرجہ دھیت سب گوبی گوبی کر چوڑن موندو دھیاں لگای کھڑے ہوئے
تس کال منڈال اوو حرات موٹی بھاری دوسری دھرم دھڑے بڑے ہاتھ پاؤں کر کل بن جند رکھو
ہو کٹ دھریہ مال کرے پت لبس اور تن جرت ابھو کھن بھیرے منہ لبارے چپ چاب پر بت کے بیچ تر
لکے اور اوہر آپ ہی ابھوہر کو دیکھ سب سے لیکار کے کتے لگے کہ دیکھو گرا ح نے برکت ہو دی درشن دیا سکی
تسے ہی لگا کے کری ترائیا کچن سنا سری کرشن نے گرا ح کو دندوٹ کی اونکی دیکھی دیکھا سب گوبی گوب
برہما کر آپس میں کتے لگے کہ اس بھانت اندر نے کب درشن دیا تھا ہم سرتھا اوسکی پوجا کیا کیسے اور نہ حاس کہ بھوہن
نے ایسے پرتیکہ دیو تاکو جھوٹ کیوں نہ کر مانا تھا یا ت بھی نہیں ماتی ہوں سب ہر کھو کہ سری کرشن بولے اب دیکھ کیا ہو
بھوہن لے ہو کھلا دو انکا کچن تھے ہی گوبی گوب کٹ دی بھوہن بھال براتوں میں بھوہر اوٹھا اوٹھا گوبر دھس گوبر دھس

ہاتھ بڑھائے برتھائے لے لے بوجھ کر نے نکلن مٹنی سا گری تندہیت سب برتھ ماسی لے گئے تھے
سوکھائے سب وہ مورت پر برتھ میں ہائی اس صانت اور بخت لیلہ کر سری کرشن سکون، تھ لے برتھ کی
بیکر مان دعو دوسرے دل گو بر دھن سر کھیلنے کھیلنے برنڈا بن تو نس کال گھر گھر اندر سگل جوں گئے اور
گوال بال سب گھر گھر کو رنگ رنگ کی جو برین ہنسا اور گئے میں گھر گھر گھنٹا بندھنید سے ہی خیل ہو تھے۔

ادھیا چھیسو ان راج کی رچھیا کے برنڈا بن

اتنی کھانسا سے سری شکد یون بولے دو پاشریت کی پوجا بھی کریت کی سیو، اتنی اندھین کو پ کر سبے
بلا سے دیو، جب سار دیو تا اندر کر پاس گھر جب وہاں سے بولنے لگا کہ تم مجھے بھیجا کر کہ وہ کل برنڈا بن پوجا
کسی خسی اس بیچ نہا جی آخر ہو بچے تو اندھ سے کھنے لگے کہ سو مہاراج چھیسو کوئی مانسا پر ایک برنڈا بنی
تے کیونکہ نہ کے ایک بیٹا پوجا کر لکھا کہ سب کتے میں اوستے تمھاری پوجا سب کس سب پر پت پوجا یا مشر
ہی اندر کر دو دھک دیو لا کہ برنڈا بن باسیو نہ کر دھن بڑھائے ماسی سے اوچھین ات گرب ہوا پوجا پائی چپ تپ جگ
بجوان میرو، کال در در بولا یونیرو، مانکھ کرشن دیو کر مائن، دتا کی باتیں سانچین جاتین، وہ بالک
سور کھ اگیاں دیو بادی را کھے بھان، اب اوکلی کر سبے پھر ہوں، پشو کھو دل کھو ہوں کر ہوں +
کیسے بک جھک جھنڈا کر کر سریت نے میگہ پت کو بلا سے بھیجا وہ شہر ہی در تا کا پتا ہاتھ جڑ نہ کھکھ کھڑا ہوا
دیکھتے ہی اندر تیار کر لیا کہ تمام بھی سب اپنا باطل ساتھ لے جاؤ اور گو بر دھن پر برتھ میت برنڈا کو برنڈا
بھاؤ ایسا کہ گین گو بر دھن کا چھو اور برتھ جاسیو نہ کا نام نہ ہے۔

اتنی اگیا پائے میگہ پت ڈنڈو کر راجہ اندھ سے برا ہوا اور اسنے اپنے ہاتھان پر آئے بڑے بڑے کھو کھو ملا
کے کہ کما کے مہاراج کی اگیا کر کہ تمام بھی جاے برنڈا کو برنڈا کے بھاؤ دیکھ میں سب میگہ پت پوجا کر دیا
لے لے میگہ پت کے ساتھ ہو لیا اوستے اتنی ہی برنڈا کو گھیر لیا اور گھٹ کر گچ پڑی پڑی تو ندون
سے لگا سیگھ مل ہو سلا دھار پر ساونے اور اونگلی سے گھر گھٹا دے۔

اتنی کھانسا کر سری شکد یون نے راجہ پوجت سے کہ کہ مہاراجی جیانی جی جی تو سے گھن گھن گھٹا اکھنڈ
مل برنڈا لگی تب نہ جھو مہیت سب گوالی گوالی کھنڈے بھاگتے خمر خمر کا پتے سری کرشن کے پاس
جاے پکاری کر کرشن میں مہاراج کے جل سے کیسے چنگے تب تو ترنڈا کی پوجا سب پت پوجا ایسا
ادھیا چھیسو ان راج کے چھیا کہ میں اتنی بات شہر ہوا سکھیا تر

دیکھ کر کترن حیدر رونے لگا تو ہم اپنی جہت میں کسی بات کی حیثیت کر دگر راج اسی آگے تھاری رجا کرتے ہیں یوں کہ
گوبر دھن کو تیج سون تاج اگن تم کیا اور نائیں ہاتھ کی چنگو نیان پرا دھکاے لیا اوس کال سب برج ماسی

گوبر دھن لیل



ایسے دھوٹون سمیت آا دسکے نیچے کھڑے ہوئے اور کترن حیدر کو دیکھ دیکھ ابرج کر اسیمن کہنے لگے جوانی
سہ کو ڈاؤ پیر کھو اتاری ۶ دیون ہون کو دیو ماری ۶ سہن مانگہ کیسا بھائی ۶ انگری پر کیوں گر ٹھٹھرتی ۶
اتنی لٹھا کہ شک دیون راج پچھت سے کہنے لگے کما دھر تو میگہ تپ اپنا دل لیے کر دھر کر کر سوسلا دھکا
جل برسنا تھا اورادھر پرت پر کر کے تو سے لی بوند چھناک ہو جاتا تھا یہ سا جارسن اندر بھی کوپ کر آپ
چڑھ آیا اور گھاتا راسی سمات سات دن برسنا پر برج میں ہر رات سے ایک بوند بھی نہ پڑا جب سب
مل چک گیا جب میگہوں نے آہم تھہر کہ کن پڑا تھہر چھا مٹا پرے کا جل تھا سب کا سب بڑھکا اب کیکھ کرین
ہون ہی اندر نہ تپ اپنر گیان دھان سے کپا کہ دھیر کھہ نے اوتا لیا اینین تو کس میں اتنی سامر تھہر تھی جلا
گرد حاصل کو برج کی رچا کر ایسے سوچ سمجھ بھپتا سے بھپتاے میگہوں سمیت اٹھ پڑا استھان کو گیا اور
باول نکل پر گاش ہوا تب سب برج باسیون نے بہن ہو کر کترن سے کہہ کہ ساراج اب گراؤ تاج حیر پر چکھ
جا تا رہا یہ برین سستے ہی کترن حیدر نے پرت جمان کا تھا رکھ لیا۔

ادھیائو ستائیسواں گوبرجن ٹھانیکی سنسکرت میں

شکد یوجی بولے کہ جب ہرگز کرے اونار دھرتی سب بڑے بڑے گوب تو اس اومت پر تر کو دیکھ یوں کہ ہر
تھر کہ جسکی شکنت نے آج اس مہا پرے سے برج منڈل کو کیا یا تیسے ہم نہ سس کسیہ کر کین گے ہاں کسی سے نہ مذسودا
نے عاتپ کیا تھا اسی سے بھگوان نے آگے گھر من لیا ہر اور گوال ہالے آئے کرشن کے گلے مل بوجھنے لگے
کہ بھیا تو نے اس کو مل کر اتھہ کیسے ایسے بھاری پر پت کا بوجھ نہجالا اور نہ جھوڑا کرنا کر تھر کو گلے لگا کر ہاتھ
دباں اونگی چٹکے کتنے گئی کہ سات دن گر ہاتھ پر رکھا ہاتھ دکھتا پر کا اور گوبی جھوڑا کے پاس سے پھیلی
سب کرشن کی لیلدا کتنے گین چو پائی یہ جو بالک پوت تھارہ چو چو بوسے برج کو رکھو اور وہ انودیت
اسر شگھارے ہکمان کمان برج جن داو بارے چھپسی کھو گر کر رکھہ رائی دسوی سونی مات ہوت ہائی

ادھیائو ستائیسواں اندر کرکھیکے برجن میں

شکد یوجن بولے کہ مہاراج بھوڑ ہوتے ہی سب گایون اور گوال بانوں کو تنگ کرنا پڑی اپنی جھاک لے کرشن
بلایمیں بجاتے مدھر مدھر سرگاتے جو دھین چارون بن کو چلے تو راج اندر سکل دی تا دن کو سافہ لیے
کار دھین کو آگے کیے ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر گلوک سے چلا چل بندان بن آکر بن کی باٹ روک کھڑا ہوا جب
کرشن جیندا دوسے دوسے دکھائی دیے تب گج سے اوتر کرنگے بانوں گلے میں کیر اڈالے تھر تھر کا پتیا ۶
سری کرشن کے چرنون پر گرا اور چپتا چپتا چرور وکنے لگا کہ ہر برج ہاتھ مجھیر دیا کر وچو پائی
میں باجمان گرب ات کیہ را حین اس میں سن دیا ہومن مکر سنپت سکھنا پو بیید نہ کیجھو تھاراجانا ہر
سکے انیش جا اور دوسرو کو جگدیش پر چلے وہ آد بر دانی ہتھری دی سب بلانی ہمت تیا تم نگم نوسی ہست
نت کلا سینی داسی ہچکے ہیت لیت اوتا راہ تب تب ہرت بھوم کو سارا جھوڑ کر دسب چوک ہاری چاہا ہانی
سور کہ یوں بھاری ہرجب ایسے دین ہواست نہی تب کرشن چھوڑ دیاں ہو پو پھیکا بھتہ تو کا م دھین کے
ساتھ آہا اس سے تیرا پلا دھیا کیا پر اب گرب مت کیجھو کیو ملک گرب کہنے سے گھبرا ہا ہا اور کت شرجتی ہے

اوس سے اہان ہوتا ہے ۔

اتنی بات کرشن سمجھ گئے سننے ہی اندر خفا و غم کے بیج کیلے ہوجے پو باکی اور گربند نام دھرم چٹا مٹ لے
یر کران کرکی تس سے گز مرپ بھات بھات کر بجے جاکے کرشن کی پیش کانٹے لگے اور نہوتا اپنے بانوں
میں پیچھے آگاس سے پھوں برساو نے اوس کال جیسا سے ہرکا مانو کرشن نے پھر من لیا جب بوجھ سے نہت ہو

طاقت جوڑ اندر کھڑا ہو تب کرشن نے اگیا دی کاب تم کام دین سمیت اپنے گھر جا آگیا یا تے ہی کار حسین اور
ادر بجا وہ دندوت کر اندر لوک کو گئے اور کرشن چندر کو جو رے سانچہ کے سے اپنے سب گوال مالون کو لیے
برندان آؤ انھوں نے اپنے اپنے گھر چلے گئے کہ کالج پھنے ہر برتاب سے اندر کا درشن بن گیا۔
اتنی کتنا سارے شک یو جی نے راجہ پر بحیثیت سے کہا کہ ہر راجہ یہ جو گوند کٹھا میں نے تھے سنائی اسکے سنے اور شاف
سے سنار میں اترتھ دھر کام موجدہ چار ویدارتھ ملتے ہیں۔

۲۴ ادھیماؤ تو بیسواں برہن لوک میں جائز اور یکٹیہہ چنوکے برہن میں

شکہ یوحی ہوئے کہ مہاراج ایک دن نندجی شہسبحم الیکاشی برت کیا دن تو اشنان دھیان مجھن لیا واما پاپین
کاٹا اور رات جاگن میں بتائی جیب خچہ گھڑی رات رہی اور وادوسی ہستی تب اوٹھ کے دیکھ شہسبحم کرکھو رہا
حانہ دھوئی نگاہ چھا ہوا سی سہجسانان چلتے شے بھیجے کسی ایک گوال بال بھی ہو لیے تیر پر جاے پر نام کرکھو
اوتانہ جی جو برن میں جیسے تو برن کے سیوک جرجل کی جوں دیتے تھے کہ کوئی رات کو نہانے نہ باجے اوٹھن فر
جائے کہ کما کو مہاراج کوئی اس سے جہنا میں نہاے رہا ہی نہیں کیا گیا ہوا قی ہی برن ہوا لاکا و سے ابھی بکڑاؤ
ایک یا تے ہی سیوک پھر واپس آئے جہان نندجی اشنان کرمل میں کھڑے جب کہتے تھے کہ تیر ہی اجاٹک ٹانگ پائشال
نندجی کہ برن کے پاس لنگ تپ نندجی کے ساتھ جگوال گئے تھے اوٹھن نے آ کر کشن سے کما کو مہاراج نندجی
کو برن کے گن جہنا تیر سے یکڑ برن لوک کو لیکے اتنی بات کہ سنتے ہی سہری گونہ کدہ دھکر اوٹھو دھالے اور
یل بھیرن برن کے پاس ماہو پونچے وہاں میں دیکھتے ہی اوٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ جڑ پتی کر بولا چوہا می پھیل
جہم بے آج ہمارو دیا پو جھو پٹ درس تھارو مایکھ دوش در سب میرو دند تپا یہ کارن گھیرو مٹکو سیکے تپا
بکھالے ہتھ سے تپا میں ہم مانے +

راکھ نہاٹے دیکھ کر ان جان کر یک لگے بھلا اسی سے میں نے ورثہ لے لیا اب وہاں کچھ میرا دو کچھ جیت میں لیا
ایسے سات وینا کر بیت ہی بھیت لاسے متلا دو کر شش لگے کچھ دھرم نامتہ جو سزا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
بھیت لے پتا کے ساتھ وہاں سے چل سر ملے ان کے لاکھ دیکھتے ہی سہا برج ہاں آئے ملے قس سے پرشہ
پرشہ گو پون ملے نہ ملے سے بھیر چھا کہ تھے برن کے سیوں کہاں لکھتے تھے نا جی بولے کہ سنو جیوں وری کچھ
نہاں سے بکڑ ہرن کے پاس لکھتے جوں ہی یہاں سے کر شش بیو نیے اوٹھیں دیکھتے ہی وہ سنگسار کے لاکھ
بانوں پر گرنی کر گئے لاکھ لاکھ میرا پادھو چھا کچھ مجھے کن جانے وہ ورثہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ

اتنی بات نند جی کے کھمبے سے نکتے ہی گوب سب آپس میں کہنے لگے کہ بھائی بیٹے تو یہ بھی جانا تھا سب سری کرشن
نے گوبر دھن کھمبہ چھارن کر برج کی رچا کرنی تھی کہ نند دھمکے گھر آدھ پر کھمبے سے اے اتنا لیا ہے۔

ایسے آپس میں کھمبے پر گویوں نے ہاتھ جوڑ کر کرشن سے کہا کہ مہاراج آپ نے بہن بہت دن بھر پایا براب
سب تھا مہاراج یہ پایا تمہیں جگت کے کتا ڈکھ ہوتا ہو تو روکی ناتھ دیا کہ اب ہمیں کیونٹہ دیکھا ہے آنا جین جن
سری کرشن نے جن بھٹن بکیتھ برج اونھین برج ہی میں دکھایا دیکھتے ہی برج باسیوں کو گیان
ہوا تو کہ چور سر چھچکا کر بولے کہ ماتھہ تھاری ممان ایرہہ ہم دھین کہہ سکتے پر کاپکی کر پاتے آج بیٹے جان
کو تھم نارین جو بھوہم کا بھارا اتارنے کو سنسا میں جنم لے آئے ہو شکد یو جی بولے کہ سالن جب برج باسیوں
نے اتنی بات کہی تب میں کرشن چندر نے بیکو موہت کر جو بیکھ کی بچا جی تھی سو اوٹھا لے اور اسی مایا
بھیلا دی تو سب گویوں نے سنا سا حانا اور نند جی نے بھی مایا کے بس ہو کر کرشن کو اپنا نیر ہی کر مانا۔

ادھیائے تیسواں راس لیلیا کے برتن میں

اتنی کھانسا سے سری شکد یو جی بولے و و ہا جیہ ہر گوبن بہت لکھو راس پاس ااب برج اہیاے
کہوں جیوہر جبر کاس مہجب سری کرشن جی نے چیرہ سری تھی تب گویو نکو نیہن دبا تھا کہ ہم کا تک
میں نے ہن تھارے ساتھ راس کر گیکے تھیں سے گوی راس کی اس کیسے من میں اور اس رہن اور ت اوٹھ
کا تک پاس ہی کو نایا کرین اونکے مناتے مناتے شکد دانی سرورت آئی۔

چو پائی لا گوب تے کانگ ماس ہنگام سیت برکھا کو ناس چنرل جل سرور جبر ہی پھو لکھج ہو
ڈو ڈو ہی ہیکل جکر کنٹ کار منی چو لین دیکھہ چد جانی جلی ملن کل کو مھلا نے چوچ مہر جان کو تے
ایسے کہ سری شکد یو جی پھو لے کہ پر تھی ناتھہ اکیدن سری کرشن چندر کانگ پو نو کلی رات کو کل گھر سے
باہر آئے دیکھیں تو نرل کاس من تاری چھک رہے ہیں اور چاندنی دسو دسا میں پھیل ہی ہے ستیل
شکد دہرت مذگت پون بہر ہی چ اور ایک اور سکھن بن کی چپ اوھک ہی سو بھا دے رہی ہے
ایسا سامان دیکھتے ہی اونکے من میں آیا کہ ہنہ گویوں کو نیچن دیا ہے کہ سرورت میں تمہارے ساتھ راس
کر گیکے سو پو لکھا چاہیہ یہ کارن میں جاے کرشن نے مانسری بانی بیسی کی دھن شستہ ہی سب سچ جاری
برج کی ماری کا ماترہ ہوے ات گھلیرین ندان کو شب کی مایا چوہر کل کان چھک گرہ کا ج تچ ہر تر کا وانا
لیٹا شکا کر اوٹھ دھاتین ایک گوی جوائی ت کے پاس سے اوٹھ چلی تو اوٹھ کے بت نے باٹ میں ہا پو کا

اوپر پھر کر گھر لے آیا حالے، مایتب نو وہ ہر کا دھیان کر دین چھوڑ سب سے پہلے جاے ملی اوسکے چپ کی برت
وہ کچھ کرشن چندر نے ثرت کمت گت دی۔

انہی کتھاس سرے شکر دیو جی سے راجہ برکھت نے یوچھا کہ کیا مانجھ گوبی نے سری کرشن جی کو ایسے جان کر
ہنیں مانا کیوں کیوں کی ماسنا کر بھیجا وہ کمت کیسے ہوئی سو سمجھا کہ کو جو میرے من کا سند یہ جاوے سری کرشن
بولے دھرم اتو راجو جن کرشن کی ممان جانے بھی گن گاتے مین دے بھی نہ رتہ یہ بھگت کمت پاتے
ہیں جیسے کوئی بن جانے امرت پیر گا وہ بھی امر ہو جائیگا اور جو جان کر یہ گا اوسے بھی وہی گن ہو گا یہ
سب جانتے مین کہ پدارتھ کا گن بھل بن ہو رہا نہیں ایسے ہر جہن کا برتاب ہے کہ کوئی کسی بھاؤ
سے بچ کمت ہو گی و و با جب ملا جیا پاتلک سری زلیکو کا مہ من کا جے ناچے برتھا ساچے راجے رام
اور سو جسنے جیسے بھاو سے کرشن کو مانکے کمت بائی سو کتا ہوں کہند جسود انے تو پتر کر سمجھا
گو بیوں نے پت کر یو کا کس نے سچو کر سمجھا گوالا ہوں نے مٹر کر جیا بانڈوں نے برتیم کر جانا سسپال نے
ستر کر مانا حد بیسوں نے انیا کر بٹھانا اور جوگی جتی جنوں نے البشر کر دھیا یا پرات مین کمت پدارتھ
سب ہی نے یا با یو ایک گوپی برکھو کا دھیان کر کے سری تو کیا اچرت ہو ایسے راجہ برکھت نے
سری شکر دیو جی سے کہا کہ پارسہ میرے من کا سند یہ گیا اب کر یا کر گئے کتھا کیسے سری شکر دیو جی بولے
کہ مہاراج جس کال سب کو یہاں لے جاؤ جہنڈے لیے سری کرشن چندر بھگت او جا گریو پ کے ساگر سے
دھاکے دیسے ملے جیسے چو اسے کی ندیاں مل کر بدر کو جاے ملین اوس سے کی سو بھا ہبار لیل کی
کچھ سری نہیں جاتی کہ سب سر لگا کر سہ ٹھور بھیکھ دھرے ایسے من بھاو نے سند ر سہا و نے لگتے تھے
کہ راجا سری ہر جیب دیکھنے ہی چھا نہیں تب سو من اونکی جیہ کمسل یوچھو رو کھو ہو بولے کہ کورات
سے بھوت بریت کی بریا بھیجا تو فی ماٹ کاٹ اولے یائے ستر راجو کمن سینے ات گھراشن کو شپ کی ملایا ج
اس مہا مین میں تم کیسے انیچن ایسا سا مہر لہنا ناری کو اوجت نہیں استری کو کھا ہی کہ کانرکت کو دیکھتی کرو پ
کو دھی کا نا اندھا بولا لنگر آؤ دلہری کیسا ہی پت ہو ہر اسے اوسکی سیوا کرتی چوگ ہے اسی مین اوسکا
کلیاں ہر اور بھگت مین بڑی ہر کلوتی پت رتا کا دھرم ہر کیت کو جہن بھرتہ چھوڑے اور جو استری پ
پر کھ کو چھوڑے پر کھ کے پاس جاتی ہے سو چن چن کر پانی پیر ایسے کہ کرشن پھر بولے کہ سو تھجے آے
کس مین نزل چاندنی ہاؤ جہن تیر کے سو بھا کیسے اس کے چاہے من بھلا۔ کہنت کی سیوا کر ایسے میں بھالا

سب بھانت بھلاہو آنا بچن سری کرشن کے گم سے سنتے ہی سب گوبی ایک مار تو اچیت ہوا یا سوج ساگر میں مچیں جیسے چوپائی نیچے جتے اوسا سین لہن بھدیکھ تے بھوکھو دت بھین بھو یوں درگ سے چھوٹے مل دھارا دھ نا کوڑے موتی ہارا چندان دکھ سے گھبرائے رور و کنتے لگین کہ تم ہر گھٹیک ہو پیلے ہو نہیج جائے ایا نک ہارا گہان دھیان من دھن ہر لیا اب نزوی ہو کیت کرکھو رکن کرل لیا جاتو یوں شاخ پھر پورین دو ہا لوگ کو تم گھرت تھے تھی لوک کی لاج میں انا تھ کوو نہین راکھ سرن برج ادا اور جو جن تھارے بر لون میں رتھ میں سو دھن من لاج بڑی نہین جاتے اونکے تو تھیں ہو جھم گھم کہ ہے یران روپ بھگوت چوپائی کر میں کہا جائے ہم گریہ نہ کرے ران تھارے نہہ انتی مات کے سنتے ہی سری کرشن چندر نے سرکار کو پیونکو لنگ بولا کہا جو تم راجی ہوا اس رنگ تو کھیلو اس عار سنگ پیکر بن گوبی دکھ تھج بھنٹیا سے جار و اور گھر آئیں اور ہر گھڑ گھڑ نہ کھ لو جن چھل کرنے لگین ورو پائٹھا طے سچ جو سیام گھن یہ چھب کا سن کیل بھ منو نیل گرتے تین او کیچے کھن بیل چاگے سری کرشن جی نے اپنی مایا کو لیا کیا کہ ہم راس کرنگے اوسکے لیے تو اچھا استھان ریح اور بیان کھڑی رہو جو جو جس لبٹ کی آگیا کرے سو سولاو بچو تب اوسنے ستے ہی جہنا تیر جاے ایک کھن کا منڈلا کار بڑا چو ترانا سے موتی ہرے چر اوسکے چار وادلو ہست کیلے کے کھنٹے لگے تین من مندوا بھانت بھانت کے بچھو لوتے لانا دھرا سری کرشن چندر سے کہا دے سنتے ہی بر بن ہو سب بر ہار یون کو سا تھ بے جہنا تیر کو چا وہاں جاے دیکھیں تو چندر منڈل سے راس منڈل کے چو ترے کی چک جو گنی سو بھا دے رہی ہے اوسکے چار وادلو رتھ جاند فی سی پیل رہی ہے یوں سنگھت ستیل بیٹھی بیٹھی چل رہی ہے اور ایک اور سنگھن بن کی ہیرانی اوجھالی رات میں اوجھک چھبے رہی ہے۔

اس سے کو دیکھتے ہی سب گوبی مگن ہوا اسی استھان کے نلٹ مان سرور نام جو ایک تال تھا اسکے تیر جاے سن ماتھ شھرے بتر اچھو کھن چھب کھکھ ہونگھار کر اچھب جائے میں کھا وج آدو سربانڈھ کے آئیں اور برہم مذاتقی ہوا سوچ سکون تھج نہی کرشن کے ساتھ دل لگدین جانے لگتے ناچنے اوس سے سری گوہر گوبین کی منڈل کے سچ ایسے سہا دلے گئے تھے جیسے تارا منڈل میں چندر مان۔

اشی کھاکھ سری سنگھ چھو بولے کہ سو تھارا ج جب گوبیوں نے گیان ہدیک جھوٹا راس میں ہر کو کھو پت کر مانا اور اپنے تھوہن جاتا تب کرشن ہر چرٹے میں ہارا چوپائی اب ملو ان اپنے میں جانیوہ

سیت کیتھو سم من مین آئینو پھینکین اگیان لاج تھ دیو پھلین بکڑین کنت سپید چکیان دھیان ملے
سہرا پھو جھانڈ جادون ان گرب برٹھا یو پھ دیکھون مجھ بن بھیجے نہیں کیا کرتی ہیں اور کیسے ترہتی ہیں
ایسے چار سہری رادھکا کو ساتھ لے سری کرشن چند راتر دھیان ہوئے

ادھیام اکتھسوان کوئی برہ کے برہ ہیں

شک دیو جن بولے کہ مہاراج ایک ایک سری کرشن چندر کو نہ دیکھتے ہی گوپیوں کی آنکھوں کے آگے اندھ بن گئے

تلاش کرنا گوپیوں کا صحرا میں



اور ات دکھیا پائے ایسی اکھا میں کہ جیسے من کھوڑ سرب کھیرا تاچ ایمین ایک گوپی کہنے لگی دو ہا کو سکی
مہین کمان گئے مہین جھیکا سے ہنس سے گریبان دھرے ہوئے اور لاسے جا بھی تو ہمارے سنگ ملے لے اس
بلاس کر رہ تھے اتنے ہی میں کمان گئے تم میں سے کہنے مانتے نہ دیکھا یہ مین من بر جہاری برہ کی ماری پٹ
او اس عو ہا سے ہا کے کر یولین دو ہا کمان جا میں کسی کریں کا سو کین لیکار مین کت کچھ نہیں جانر
کیونکر میں مر رہا ایسے کہ ہر ماتی ہو سب گوپی چارو اور پھوٹھو گن گائے گائے روئے روئے لگین
پکارنے چو پائی ہو کیون جھانڈیو برہیا تھ ہر سیرس دیا نہارے ساتھ جب وہاں نہا یا تھ انکے
جائے آپس میں بولیں کہ سکی یہاں تو ہم کسی کو نہیں دیکھتے کس سے پوچھیں کہ ہر گنگیوں میں ایک

تیوں ہاتھ میاں سے کٹھن رہ گئیں ایسے کی جیسے کٹھن سے مان کر کے دامنی پٹھری ہو کے حیدر سے حیدر کا جس
 میٹھے رہ گئی ہو اور گور، س کے جوٹ جھوٹے ریخی پر یون چھب دے ہی تھی کہ بانو سندھن کی عورت کٹھن ہی
 نیوں کو بل کی دھاریہ ہی ہر اور سباس کے بسج مکھ کے پاس بھنڈو آئے آئے بیٹھے تھے اور جنس بھی اور نگر سکتی
 نہی اور باہر سے کرین بن رہو کے مارو اس بھانہ رو رہی تھی اکیلی کو جبکہ رونے کی دھن بن رہو تے تھے
 پیش کیجی اور رہ پائی اور پول کہ بہو تھی چوپائی باہا ناٹھہ بر مہنٹ کاری ہلکان گئے عورت ہنڈہ باری چوں
 سرن داسی مین تیری چکر یا سندھ لہجے بند میری اتنے میں سب گولی مہی دھوڑ جتی دھوڑ جتی او کے پاس
 پہنچیں اور او کے گلے مل سھون نے ایسا سکھ مانا کیسے کوئی مہا دھن نکھوے او حادھن یا نے سکھ مانے
 ملن سب گولی بھی اون سے ات دھکت جان ساتھ لے مہا بن مین مہنچین اور جان تک اودھیا لا دیکھا اتھان تک
 گویوں نے بن مین کرشن چندر کو دھوڑ جا ب سگھن بن کے اندھیرے من راہ پائی تب دے دیان
 سے بھر کر دھیرج دھرنے کی آس کر جہا کے اوس تیرے بیٹھیں جان کرشن چندر نے او حک سکھہ دیا تھا۔

اودھیا مہنڈیوں کو پہن کے کٹھن رہ کر ہیں

سری شکدیو جی بولے کہ مہاراج سب کوئی جہنا تیر پر مہیہ بریم دانی ہو ہر کے چتر اور کن گانے لگین کہ
 بریم ہم جب سے برج مین آرتب سے نئے نئے سکھہ بیان آ کر چھائے لچھی سے تھارے چرن کے اس کیا ہے
 اچل لکے ماس ہم گولی مین داسی نھاری سدھ لہجے دبا کر ہاری جب سے سندھ سافوئی سلوئی مور ہو بہری
 تب سے مہنچین مین بن مول کی چیری تھلہری مین بانوں نے تھے مین مہ ہارے سو ہارے لکھے بن مہا
 جاتے مین جیو ہارے اب کر یا کھیج کر کٹھوریک مین ادرن دھجی جو تھمچین ہار ہی تھا تو بکھا ہر آگ اور بل کر
 کیلے بیا تھمچین مرنے کیوں نہ دیا تم کیوں سودا ست نہیں مہنچین بر مہارود اندر آدیتی کر سب لائی مین
 سنسار کی رچھا کے لیے ہر بران ناٹھہ مہن ایک ادرج ٹرا ہے کہ جوائیوں ہی کو ہارو گے تو رکھواری کسکی
 کرو گے بریم تم انتر جامی ہوے ہارے دکھ ہرن کی آس کیوں نہیں بوری کرتے کیا ملاؤن دینور ناٹھہ
 ہر ہارے جب تھلہری سندھ سکھان پار بھری جتوں اور بھوؤن کی مرد زنیوں کی شک گردو کی لٹاک اور
 ماتوں کی جبک ہارے جمین آتی ہے تب کیا کیا نہ دکھ باقی مین اور جس ہتھم گوتھ چاون جاتے تھے مین مین
 تھس سے تھارے چرن کو مل کا دھیاں کرنے سے بن کے کھار کائے اگے تھے ہارے مین جو رکے گئے
 سانجھ کو پھرتے تھے تھس پہنچی چارچہ چارچہ جاتے تھے جب سنکھہ مہیہ سندھ مہن مہنچین۔

تب ایسے ہی میں بچا کرتی تھیں کہ برہما کوئی تیرا مو کھڑی ہو چوٹک بنا بی میں ہمارے انگک رکھنے میں باوجہ
 ڈالنے کو اتنی کٹھا کٹھا لکھ لکھ یو جی بولے کہ مہاراج اسی ریت سے سب گونی برہم کی ماری کرشن چندر کے گن باور
 چہ ترانیک انیک پرنگا سے گائے گائے ہاری تسمہ پھر ہر آئے ہمارے تب تو پٹ نراس ہوٹنے کی اس۔ کرشن کے
 بھوسا چوڑا کت ادھیائیں تاسا جیت ہو گر کر ایسے روے پکارین کر سنگا چہا چہ رکھت بچے بھاری۔

ادھیائیں تیسواں گونی کرشن سمبا د کے برہن میں

شکد یو جی بولے کہ مہاراج جب سری کرشن انتر مانی نے جانا کہ اب یہی گویاں مجھ بنا جیتی نہ میں کی چھپے
 تب تن ہی میں پرگٹ بچے نندن دیون ہوں ہر شہے بند کر چھپے ہیر کے ریت دیو میں ہا آئے ہر دیکھے جیسے
 اوٹھیں دیون جیت چہران برے حون مرنگ میں اندر سے یکے اچیت چہن دیکھے میں سبکو یا گل یون سیو چانو
 من منہ بھونک سے دس کے گیو ہر پیکری پر یہ جان ہو نچے اے کے ہا امر بلین سہج لیے سب جیام کے دو ہا
 متوکل نس میں میں ایسے ہی بر جبال ہو کنگل ب چھپ دیکھے کے نیوٹے من ایشال ہا اتنی کتھا کہ سریشک دیو
 جی بولے کہ مہاراج کرشن چندر آئے کد کد کو دیکھتے ہی سب گویاں ایک ایک کی برہم ساگر سے نکل آئے پاس جا
 ایسی ہی ہو میں کہ جیسے کوئی اتھا ہمد میں ڈوب تھا وہ پاسے پرسن ہو اور چار واور سے تسمیر کر کھڑی
 ہو میں جب سری کرشن ادھین سا خد لیے وہاں آئے جہاں پہلے راس ہلاس کیا تھا ہا نے ہی ایک گونی نے
 اپنی اوٹھنی ہوتا سری کرشن کے بیٹھنے کو بچا دی جو ہون دے او سپر پٹھے تیون کی ایک گونی کر دھ کر لہین
 کہ مہاراج تم بڑے کیشی پر ایاسن دھن لے جانتے ہو پر کسی کا گن کچھ نہیں مانتے انا کہ آپسین کتے لگین دو ہا
 گن چھاندے او گن لیے سہ کپٹ من بھاسی ہر دیکھو سکھی چہا کے تاسون کتا سہاے چہ یو میں ایک سکھی او میں
 سے بولی کہ سکھی تم الگی رہو ہا چو کہ کچھ سو بھانین باقی دیکھو میں کرشن ہی سون کہتی ہوں یون کہ او سننے
 سری کرشن ہو مسکا کر یو چا کہ مہاراج ایک بن کو گن مان لے اور دوسرا کو گن کا یدلا دے تسمیر کوں کھنڈے
 او گن کرے جو تھا کیے کیے گن کوں میں نہ دھری ان چار وین کوں بھلا ہی پھر کوں تبا یہ تم سمجھا کر جسے کو
 سری کرشن چندر بولے کہ تم سب جت دھن ہو بھلا اور برہن بچا کر کتا ہوں او تم نو دھو جہن کیے کرے جیسے
 تبا پتہ کتا ہوا اور کی پرکھنے کے کچھ نہیں سہا ہے میں کہ ہریت کو دو دھ دیتی ہر اور گن کیا گن
 ہا نے تے ستر جانتے سہا ہے ہا گن کی کتھا کہ تے انا کہ آپسین کتے لگین دو ہا
 دیکھنے لگین تب تو سری کرشن چندر کہہ کر لہے کہ میں ان چار گن میں نہیں او تم ہا نے ستر جانتے

میں رہا ہوں۔

میں اس مسئلہ کا اور گرفتاری دیوتوں کی



ادبیاتی چونیسیوان پنج ادبیاتی اس لیلیا کے برنن مین

[illegible]

انگن سب دیے چیرد مہیرین سنگ ہر لیے مہیج گوبی نچ نند کشور چمکھن گھٹاوا من جمو آپر پھنیا م کرشن
گوری بر جبالا چا نو لنگ نیل من مالہ ہماراج ایسی ریت سے کھڑے ہو۔ گوبی اور کرشن انیک یرکار کے باچون
کے ستر لائے ملے کھن کھن راک الپ الپ بجائے جانے لگے تو شکھی جو کھی رشی گوری دو گن تیگن کی
تائین اوچین لے لے بول تباے تباے لگین ناچنے اور آندین ایسی گن ہوئیں کہ اونکو تن من کی بھی سدھ نہ تھی
کین اونکا انبل اوٹھا جاتا تھا کین انکا کھسلا یدھ موتیوں کے مارٹوٹ ٹوٹا کرتے تھے اور ادھر
بنالو سنیکو بوند ماتھے پر موتیوں کی رشی سے چمکتے تھے اور گوپیوں کے گورے گورے کھڑے برالگین یون
کھجری تھیں کہ جیسے امرت کے گوبھی سے سولے اور کرچا نڈ کو جالگے ہو دیں بنی گوجیک کبھی کوئی گوبی
کی مرلی کے ساتھ مل کر جیل میں گاتی تھی کھی کوئی اپنی تان الگ ہی لیجاتی تھی اور جو کوئی بنی کے ساتھ
مل اوسکی تان چوکتی یوں لگے سے نکلتی تھی تب ہر ایسے بھول رہو تھو کہ یوں ہلکے پن میں پناہ چھاواں دیکھ بھول ہی
اسی پرکار سے گائے گائے ناچ ناچ انیک انیک بھانت کے ہاویا دکا کچھ کرک سکھ لیتے دیتے تھے اور ہر
سٹھن شہر چھ بریجہ کھٹھ لگا کر گائے ستر بھوکھن نجھا وکر رہے تھے اوس کال برہما وورڈر آو کسب
ویوتا اور گندھرب اپنی اپنی استریوں سے تباہ تو نہیں بیٹھے راس سدھلی کا سکھ دیکھ دیکھ آندے سے بھول راتے
تھے اور اونکی استریان وہ سکھ لکھ ہنس کر من کہتی تھیں کہ جو جنم لے بدھ میں جاتیں تو ہم بھی ہر کے ساتھ
راس یلاس کرتیں اور اگنیوں کا الباسا سہا بندھا تھا کہ جیسے من کے پون بانی بھی نہ بھتا تھا اور تارا مٹل
سیت چنڈر مان شکت ہو کر نوں سے امرت برساتا تھا اسین رات ایسی بڑھی کہ چھ مینے میت لگے اور کسی
نے نہا تھیں سے اوس رات کا نام ہر رات ہوا۔

اتنی کھٹھ سنا سے رشتہ شکد بوجی بولے کہ بریتی ناتھ راس لہا کرتے کرتے جو کچھ سری کرشن چنڈر کے
من میں فرنگ آئی تو گوپیوں کو لیکھ جہنا تیر پر جائے نیر میں پیچہ بل کر پرا کر ہر سرم سٹھ بے باہر آئے سکی نہو تھو
چوری کر لے کر اب یار گھڑی رات رہی ہے تم اپنے اپنے کھڑے ماؤ اناچن من لو واس ہو گوپیوں نے کہا کہ
اچکے چرن کل جمو لکھیے کھڑے جاتیں ہمارا لالچی من تو کما مانتا ہی نہیں کرشن چنڈر بولے کہ سنو جیسے جوگی جن
میرا دھیان دھرتے ہیں تیسے تم بھی دھیان کھیو من تھارے پاس جہاں رہو گی رہو گا اتنی بات کے ستم ہی
سنو کہ کسب بابا ہوا اپنے اپنے کھٹھن اور بریجہ اونیک کھڑا لون من سے کہنے غانا کو فریاں نہ تھیں۔
اتنی کھٹھاسن شکد یوں سے سراجہ پچھت نے پچھتاہ ویدیاں یو مجھے سمجھا کر کہو کہ کرشن چنڈر تو اسکو

ماریر تھی کا بھارا ڈمارنے اور ساوہ سنتوں کو سنگھ دے دھر کو کا پتھہر ملانے کے لیے اوارے آئے تھے
 اوخون نے برائی استریوں کے ساتھ راس بلاس کیوں کیا یہ تو ایک سنگھ کرم ہے جو پانی استری سے بھگ
 کرے جو پانی میں باجو بیحد نہ بانو جھا کھ کر پیش را جو جبکے سرے ہاتھ جات چٹن و نت یا دن چرکٹ
 جیسے آگن مانجھ کچھ پٹے چسو ڈاگن ہوئے کے جہے چسا مرتھی کیا نہیں کرتے کیونکہ دے کو کر کے کرم
 کی ہان کرتے ہیں جیسے شجومی نے کبھ لیا اور کھاکے کتھ کو سبھو کھن دیا اور کالے ساپ کا کیا مار کون جانے
 اونکا میو مار دے تو اپنے لیے کچھ بھی نہیں کرتے جو کوئی اونکا بھن اسمرن کر رہا لگتا ہے تیسایا دسا و تیز
 اونکی تویریت ہے کہ سب سے بڑے ورشٹ آتے ہیں اور دھیان کر دیکھیے تو سب ہی سے الگ جاتے ہیں جیسے
 بل میں کل کایات اور گوپیوں کی اونیت تو میں پہلے تھیں شنا چکا ہوں کدیو اور دیو کی استریاں ہرکادیں
 یس کر نکاوہ برح میں جنم لے آئی ہیں اور اسی بھانت سری راو حکا بھی برما سے بریائے سری کرشن چندر
 کی سیدا کر نکو جنم لے آئیں اور پٹھو کی سیدو میں ہن اتنی کتھا کہ سری شکر دیو جی بولے مہاراج کہا ہے کہ ہر کے
 جیتر تریاں لیجیے پراؤنکے کر نہیں میں نہ دیکھیے جو کوئی گویا تھہ کا میں گاتا ہے سونہ بھی اتل برہم بدیا اہر
 اور جیسا پل پڑتا ہے اور تھہ جیتر تھہ نہا نہ میں تیسایا پھل ملتا ہے سری کرشن جس گانے میں۔

ادھیائ تیسواں بدیا دھر کو تارنے اور سنگھ چور کو مارنے کا بیان میں

سری شکر دیو جن کتھ لکے کراہ جیسے سری کرشن نے بدیا دھر کو تارنا اور سنگھ چور کو مارا سو کتھا کہتا ہوں تم
 جی لکے سنو کہ ایک دن مندرجی نے سب کوپ گوالوں کو بلائے کہ کاکھایو جب کرشن کا جنم ہوا تھا جب
 میں نے کل دیو ابھاکا کی یہ اٹھاکا تھی کہ جہن کرشن بارہ برس کا ہو کا سندن نگر سمیت باجے گا جو سچا کر
 یو جا کر دن کا سودن اوسکی کر یا سے آج دیکھا اب پلکرو چاکیا چاہیے آنا بھن مندرجی کے کتھ سے سنئے ہیں سب
 کوپ گوال اور تھہ دھائے اور جھٹ پٹ ہی اپنے اپنے گھرن سے پو جاکی ساگر نی لے آئے تب تو مندرجی پوچھا
 اور دو دھر دیو ما کھن بھنگیوں ہر رکھو لے سب کو غم سمیت اونکے ساتھ ہو لیے اور چلے چلے ابھاکے مندر
 سو نچے وہاں جاے سر سقی مندرجی میں نہاے مندرجی نے برہمت بڑاے سب کو ساتھ لے دیو کے مندر میں
 جاے شاستری بدھ سے پو جاکی دھر پڑا تھہ چر جائے کو ٹیکے تھے سوا گھے دھر پر کرمان کر تھہ جوڑ کر لکھا کہ
 مانا اچکی کر باسے کرشن بارہ برس کا ہوا۔ ایسے کہ دندوٹ کر مندر کے باہر آئے سسرور میں چروا لے میں
 اہر چوہو تو سب برہما شین سمیت مندرجی جیتر تھہ پرت کر وہاں ہی رہا دھر کو سونے تھے کہ ایک ابھکر نے آئے

نہنگایاؤں پکڑا اور لگا لگنے تب تو وسے دیکھتے ہی جسے کہا ہے گدھے کے لنگے پکار کر گزرتے ہیں گزشتہ
 سنگ مندھو لے نہیں تو بے تکلیف جاتا اور انکا شدہ شہنہ ہی سب پر جیسا اسنری پر گدھے تھیں یہ ایک نند جی کے
 لکت جاتا اور ادا لکر دیکھیں یہ ایکسا بگ اور انکا پاؤں پکڑے شہزادے میں سری کرشن جند جی نے پوچھ
 سیکے دیکھتے ہی جیون اوسکی پیٹھ میں جرن لگا بانہن ہی ۱۰۰ ہاؤن جیو شہزادے پر گدھے ہو پر نام کرنا عہ جو لکھڑا
 ہوا تب سری کرشن نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور کس باب سے اجڑا ہوا تھا وہ سر جھکے بیتی کر بول لاک
 اعتراف جی تم سب جانتے ہو میں سو دشمن نام پڑیا دھر ہوں سر تو زمین رہتا تھا اور اپنے روپ گن کے آگے
 گریب سے لسیکو کیجہ نہ گنتا تھا۔

ایک بان میں بیٹھ بیٹھ کر نکلا تو جہاں انکر اکڑ کر بیٹھے تپ کرتے تھے تیکے اوپر ہی ہونٹو پیر آیا گیا اونھوں نے بان
 کی پرچھا میں جو دیکھا تو لو پر دیکھ کر دو دھڑکے شاپ دیا کہ ہر ابھانی تو ابھر سا پ ہو۔
 اتنا بچاؤ لکے کچھ سے نکلا کہ میں ابھر ہو چکی گرائس سے رکھنے کا تھا کہ تیری لکت سری کرشن جند کے ہاتھ
 ہو گی اسی لیے میں نے نہ راتے ہی کے جرن ان پکڑے تھے کہ آپ اتوں کے مجھے لکت کریں سو کر پانا تھا پ نے آخر
 مجھ پر پا کر لکت دی ایسے کھدیر یاد دھرتو پر کرمان کر رہے آگیا لے بدام جو بان پر چڑھ کر سر لوک لگیا اور پر پر پر پر
 سب پر جیسا یونگا و ارج ہو اہو ہوتے ہی دیسی کا دشمن کر سب بل ہر نڈا پر آئے اتنی کھانسا سے سر نہ لکھ دیں
 بولے کہ بڑی ناخصل لکھن ہاؤن کو گویا گوپیون سیت چاندنی رات بن میں آتے سے کھارے رہتے تھے کہ اتنے
 میں گیارہ کا سوک سنگھ چڑھ نام چھپے سیکس میں من اور کن بلوان تھا سو انکا دیکھے تو ایک اور سب کو بیان
 آتے کر ہی ہیں اور ایک اور کرشن بلدیو گن ہوسا نہ کا رہے ہیں کچھ اسکے جیہیں جو آیا تو سب پر خاریون
 کو گدھیر آگے دھرتے چلائے سے بھی کھا کر پکارین برج یام رجا کر و کرشن بلزم۔

اتنا بچاؤ لکے گدھے سے نکلتے ہی دونوں سجانی روکھو کھارے تھو نہیں لے یون دھڑکے کہ نا تو گج مانتے
 اور نہ لکھ دھائے اور وہاں جاے گوپیون سے کہ لکھ تم سے بہت دھڑکے ہم انکو کال کے سامان آن ہو چکے دیکھتے
 ہی چھپے بیٹے مان گوپیون کو چھوڑ کر ان لے بھاگا اوس کال قتلال جی نے بلدیو کو تو گوپیون کے پاس چھوڑا
 کھڑا پ جاے اوسکو چھوڑ کر بھارا اور تر جیہاں تھا کہ ان کا سر کات من سے بلزم می کو دیا۔

اور جیہاں چہیم سنگ کوئی گیت نہ کر سکتا

تھک دیو میں بولے کہ راجہ جنگ ہر بن میں دھن پلویں تھک سب پر چہیم سنگ کی تندرانی کے پاس انکو چھوڑ کر

کو حیدر سہیلو ان کس نامہ کو سناؤ کہ میری طرف سے

جس گادین جو لیلہ اکثر و چند ربن بین کرین سو گویاں گھر بیٹھے اور بین چو پانی سنو سکھی مات پر بنیں
 بیت کچھن باد تین چین چہت سنگ دی تھکی مان دگن بیٹھے ہین مچھ ہن ٹھان چکرتے بر بین چوری
 سودر ہی پھل بن تن کی سندھو ہری نو بھین ایک کھن بر و ماری ہاگر من سکھ تھی ات ماری ہاگوت ہر آند
 اوٹلا جو ہونہ پنچاوت پاں کیولا چہ سنگ مرگی تکی من میں چہ جہنا بھری گھر شرتان دھین چہ سوہت
 بادو رھا ما کرین چہانو چہتر کشن ^{انہو} اور ویرن چاب ہر سکھن گنج کو دھانے دین سب بنی بٹ ترا گئے چہ
 گائین یا مجھے دولت بیٹھے چہ گھری مل پادون کئے چہ سانچہ بھری باب لوٹے ہری چہ راجت گئے بین و من کی
 اتی کنھا سائے سر ہی شکد پوجی نے راجہ پوجت سے کہا کہ مہاراج اسی ریت سے نت گویاں دن بھر ہر کنگن گادین
 اور سانچہ بھے گئے حاکم کشن چند آئند کند سے مل سکھ مان لے اوہن بادوش سے جسود اونی بھی ٹیر کارج
 منڈت کو بار سے پونچھ کنڈ گائے سکھ مانو

ادھیامی غنیمتیں ان کسٹرنار و کسمبیا و کبرینین

شکد یوحی بولے کہ مہاراج ایک دن کرشن چندر بلرام سانچو کے حسین چراگے بن سے گھر کو آئے تھے
اتنے میں ایک کٹر بڑا بیل بن آئے گا یونین ملا جو پانی نہ اگاس اود ہی دھرے چ پیچہ کڑی ہاتھوں
کڑی ہڈے سنگ پیچہ پن دوا و کھڑے چرکت نین ات ہی رس بھرے ہو جو دھڑے دکارت پھرے
رورہ بھوئل کو بر کرے پھر کے کندہ ہلا دے کان پیچھے دیو سب جو بڑیاں چ گھر سوں کھو دے نہ می
کرارے چ پربت اولٹ پیچہ سولن ڈارے چ سکو نراس بھیوندہ کالا چ کاین لوگ ہالی دگلا لا چ پتھی
سینس تھرری چ تریہ اور دھین گھر جو پیرے چ او سے دیکھتے ہی سب گائیں توجہ مردہ پھیل گئیں
اور چیا سی دوڑ دہاٹے جہاں کچے پیچہ کرشن بلرام چلا تے تھے برنام کر کہا کہ مساج آگے ایک بڑا بیل
کھڑا اوس سے ہین بچا اتنی بات کے سنتے ہی انتر جامی سری کرشن چندر بولے کہ تم کچھ بہت دودھ
بیل کارو پ بن آیا ہے بیج ہسے جاتا ہر اپنی بیج اٹا کنگے جاے او سے دیکھ بولے مری گدا و پانے پاس
کپتھن دھاری تو اور کس کو کیوں دڑتا ہے میری گٹ کس لیے نین اتا ہر جو پیری شکد کا گنا ونا پڑو
مرگ کا پیر نین دھا ونا دیکھ نہ ہی ہوں کلہ وپ گو نہ پیچھے ہتھوں کو مار کے کیا ہر کندہ

[illegible]

گھسیٹا کر اٹھا او دونوں سیگنوں میں باؤسنے ہر کو دبا یا تب تو سری کرشن جی نے صی بھرتی سے نکل
 جھٹ یا لون بریا لون دے او سکے سیگ یکڑیوں مڑوڑا کہ صیہے کوئی بھیگیے کیڑے کو کچڑے سے ود بھیاڑ
 کہا و گراہ راو سکا جی نکل گیا تس سے سب دیوتا اپنا ہے بوا لون میں بیٹھا آندے سے بھول برسانے لگے اور
 گوپی گوپ کرشن جس گانے اس یج راو حکا جی نے آہر سے کہا کہ مہاراج برکنہ روپ چوتھے مارا اسکا باب
 ہوا اس سے اب تیر تھہرہاے آتو تب کیسکو ہاتھ لگاواتی بات کے گھنٹے ہی بر بھو لوے کہ سب تیر تھوں کو میں
 برج ہی میں بلایا لیٹا ہوں یوں کہ گو بردھن کے نکٹ جاو دو گھرے کند ٹھڈا تے تبیں سب تیر تھہرہ
 دھڑا تے اور اپنا اپنا نام کہہ کر مل فارڈ ریٹے تب کرشن جی راو نہیں اسٹان کہ باہر آہت سے کوٹوال و
 اور بہین جیولے سے ہر ہرے اولو سی دن سے دے کر کرشن کنڈ اور راو کا کنڈ کے نامہ سہ سہو
 یہ پرہنگ سناے شکد یوں یوں کے مہاراج لکھن نار دین جی کنس باے کے یاسا لے اور اسکا کوپ برنگ
 کے لیے جی بلام اور سیام کے پیدا ہونے اور مایا کے آنے اور کرشن کے جائیکا بھید سمجھا کر کہ تب کنس کہ دو
 کو کہ بولا نارو جی تم سچ کہتے ہو و پاتھم دیو تم آئے کے میں پرچیت ہڑھاے جیوں شگ کچھو دیکھاے
 کے سہس لے بھیج جاے انا کہ بسد یو کو بلاے پکڑا بندھا اور تلوار میرا تھہر کو اکلا کر بولا چو یا فی مارا
 کیتی تو مجھے بھلا سادو جانا میں تجھے دیا بندھ کر کرشن چھاے دی ہی میں دیکھا فی آئے میں میں کچھو
 کو کچھو اور آج اوس مارو پی بھہر تھو و متر سگا سیوک تھکا جی کر کے کپٹ سویا پی بھاری دو و پکھٹھا
 من یکھہ مارو کپٹ کے ہیت واپ کاج پرور و ہیا تا سو بھلا جو بریت ایسے یکھہ یکھہ کرشن نارو جی
 سے کہنے لگا کہ مہاراج کچھہ سکھن کا بھید مجھے بتایا ہوا لڑکا اور کہنا کولا دیکھا باجسے کہا کہ ادھورا گیا سوئی
 جاے کو کل میں بلدیو بھیا انا کہ کرو دھو کر اوٹھ جاے جیوں جا پا کہ بسد یو کو ماروں تیوں نارو جی نے
 ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اج بسد یو کو تو تو کہہ آج او ج میں کرشن بلدیو آوین سو کر کاج ایسے سمجھاے یو مجھاے
 جب نارو جی چلے گئے تب کنس نے بسد یو دیو کی کو تو ایک کو ٹھری میں تھو ندو یا اوڑا پ ڈرکھاے گھبراے
 کیشی ہا م را جیس کو بلاے کے کنا چو یا فی مہا ملی تو ساتھی میرا ہڑا جھو سا مجھ کو تیرا چاکیا را تو میر
 میں جاو رام کرشن بہت مجھے دکھا انا میں کیشی لڑکیا بیا ہو دھڑوٹ کہہ نہاں کو گیا اور
 کنس نے نکل تو نکل جاو تو ریشے پو ما پیرا دھنٹے شری تھے سیکو کجا بجا جب دے آئے تب او ج میں بھا
 کہنے لگا کہ میرا پیرا اس آئے کھایا ہوا تم اپنے میں سوئے پیرا کہہ میرے میں کا شون جو کہ کھایا ہوا نکلا

نار دھن آں پھونچے پر نام کر کھڑے ہو میں کھائے ہر لدا کا کے بولے کر کر پانا منہ تھاری لیللا اہم ہار
اتنی کس میں سا رتھ جو آگے جرتو کو کھانے برتھاری دیاسے میں اتنا مانتا ہوں کہ آپ جگتو کو سکھ
وے کے اچھا دیا دھو ملی بھجائی بنت اور دھنٹ آسرو کی مارنیکے ہیٹ مارا بارو مارے سنسا جن برکٹ ہو
سکھوم کا بھلا دوتارتے ہو۔

انسان جن سنتے ہی بر بھو نے نار دھن کو توبہ کیا دے مٹھوٹ کر سیدھا رے اور آپ سب گوال مال سکھا میں کو
ساتھ لے کر کے تلے مٹھہ بیلے تو کسی کو سنسری بردھان کسکھو مینا پت تھے اب راما ہراج ریت سے مکمل
کھیلنے لگے اور بھیجے آگے بھولا۔

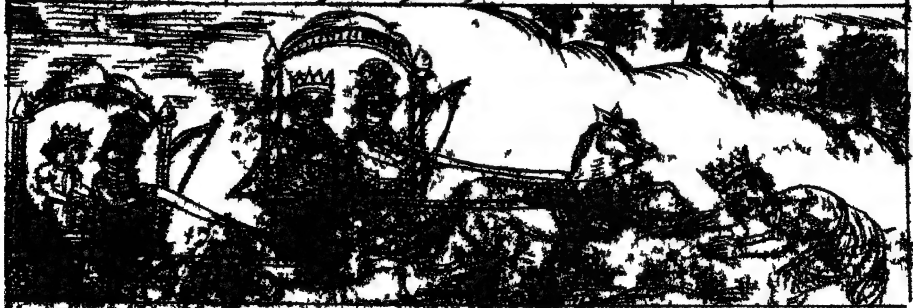
اونی کھتا کہ شکد یوں بولے کہ برقی نانتھ وو مار کویشی سھو ہن سنسری کس یی بات ۶ چو ما سھو ہن
کھت و جھکٹ کھت گات چو پانی کر کندن میو ما سھری ۶ تیری کھن کیت بھلی ۶ ہتھارام کے پون کو
یوت ۶ تیوں ہی میر تو جھوٹ ۶ بسدیو کے یوت تریت لاو ۶ آج کاج میر کر گاد ۶ یٹن با تھ جو
سوامی لاکھ مال ۶ ہو سکیگا سکر ونگا آج سہری دیہہ ہی آپ ہی کے کاج جو جی کے لوبھی ہن نہیں
سوامی کے کھتھہ تھے اتنی ہر لاج سیوک اور اسسری کو تو اسی میں جس اور دھرم ہے جو سوامی کے ہن
یران دے ایسے کہ سہری کرشن بلدیو کے مارنے پر بیڑا اوٹھاے کس کوینا مکر میو ما سھو ہن کو لیا
دیاں سیو جا جان ہر گوال بالو کے ساتھ آگے بھولا کھیل ہے تھے حاتے ہی دودھے جھوٹے ہانتھ
سوسری کرشن چندرے کہ کھارا ج مھے بھی ہے ساتھ کھلاو تب ہر ناسے اپنے پاس یو لاکھ لپچی
تو کھیل تھکی ہنس مت رکھ جو تراس مانے سو کھیل مارے سنگ کھیل یوں تھ وہ ہن ہو ہن کھیل
نار دھن ہی کھیل تھایا ہے سہری کرشن چندرے مسکر کر گیا کہ بت اچھا تو ہن بھرا اور گوال بال شمیری
سنے ہی بھل تو ما سھو ہن با جو دگر گوال بال سب بن ہن بھیری ہن مل کر کھیلے گئے۔

تو ہن نے وہ آسرا لیا ایک کو اوٹھاے لیا ہے اور پرچ کے گوجا میں رکھو اسکے او بھلا ۶ ہر تو نہ کے جلاو جو
تو کھیل تھکی ہنس مت رکھ جو تراس مانے سو کھیل مارے سنگ کھیل یوں تھ وہ ہن ہو ہن کھیل
نار دھن ہی کھیل تھایا ہے سہری کرشن چندرے مسکر کر گیا کہ بت اچھا تو ہن بھرا اور گوال بال شمیری
سنے ہی بھل تو ما سھو ہن با جو دگر گوال بال سب بن ہن بھیری ہن مل کر کھیلے گئے۔

بسیک کو اگر ورجی بول چو پانی جب تو کس میں پوری پھیرو تب تو سب ہی تو دکھ لو پو پو چو کہا نگر کشتات پو چو کشتی تر
دن رات جب لگ کر تھوڑے میں کشت پو تب لگ پھین کہاں جنس پو دو یا پش پھر چیر بن کو بیون کشتیک سر پو
تیوں پر جا کو کس پو تو دکھ یا دے سب کو دے انا کہ پھر لو لے کہ تم کس کا پورا جانتے ہو ہم ادھاک کیا کہیں گے

او بیباے چالیسواں اگر ورجی کو چننا جی میں درشن ہونے کے برتن میں
شکر بوجی ہو لے کر یہ بھی ماتھ جب نند جی بائیں کر چلے تب اگر ورجی کرشن پلام میں سے بلاے الگ اگر
چو پانی تو کر پو چھ کشتات کہ کو کہا تھرا کی بات پھین بسد یو دیو کی سکر پراجہ پر پوتن ہی کو بات
پانی پر ما کشت چن کھو یو سگر و جہنس کوئی جہنم کا مدار وگ نہ لے آیا ہر کسی نے سب جہنم کو کھنا پیا ہوا
سچ پو چو تو بسد یو دیو کی ہمارے لیے انا تو دکھ یا تے ہیں ہو میں نہ چھپا تو تو جانا تو دکھ پاتے یوں کہ کرشن پھر
چو پانی تم سون کہا چلت اوں کہیو کہ جنکو سداری میں رہو پو کرت ہو نیگی سرت ہماری پھنک میں
باوت تو دکھ تعاری پدیش اگر ورجی کہ کر یا ماتھ تم سب جانچ ہو گیا کہو لگا او کی انیت او کی کسی سے نہیں ہریت
بسد یو اور او کسین کرمانیکا سچا کر گیا کرنا ہر ورجی تکرانی رالبدہ سے پچھ میں او جب سے نارو سن
ایک پو پیکا سب سما چا پو چھای کہ کہ گئے میں تب سے بسد یو جی کو مٹیری تھکڑی دے مواد دکھ میں کھل
اور کل اس کے یہاں مواد یو کا حکم ہر اور دھنشن ہر ہر سب کو لی دیکھنے کو تو لگا تھو میں بلانیکو چھے سچا جی
یکم کہ کہا کہ تم جی رام کرشن بہت ندرائے کو جگ کی بھینٹ سدھالیو جی لاؤ سو میں بھین میں کو آیا ہوں
اتنی بات اگر ورجی میں رام کرشن نے اے ندرائے سے کہا چو پانی کشت پو جی میں سن تات کہہ کر کو تیجا پیا
گورس سمیٹ میں چھیری لیو پو دھنک جگ پو تا کو دیو سب مل چو سا تھا پو پو پو لوت دھن نہ پو جی پو پو جی
پو پو جی کو مٹیری کرشن چنر نے کہا تہ نند جی نے اوی سے دھن مٹو پو کو پو جی ساری نگر میں یوں کہ

عازم ہونا نند جی کا تھرا کو مٹیری میں کر سنا تھ



و دیکھو پھر راسے دی کل سیر ہے ہی سب مل تھرا کو جانیگے راحہ نے لایا ہوا اس بات کے سنتے ہی صورتوں پر ہنسی پھٹنے لگی
سکل پر جیسا آن ہو نچے اور منجی بھی دودھ دہی ماگھن بیڑے کے بجائیں لے گا ریان بنوے اوکے ساتھ ہو لہو
اور کرشن بلدیو بھی اپنے گوال بال سکھاؤن کو ساتھ لے رہے ہیں جیسے جو پائی آگے بھٹے نہادو پ منہ نہ
باچھے بلکہ ہر گونہ سہری شکلہ ہو جی بولے کہ پر بھی ماتھہ ایک ایک سہری کرشن کا جلتا سن سب برت کی گویا
ات گھبرائے بیاگل ہو گھر محو نہ رہے اسے اوتھہ دھائین اور کیتی جھاکتی کرتی تری دہاں آئیں جہاں ہری کرشن
کا رتھ تھا اتنے ہی رتھ کے چار اور کھڑی ہو با تھہ جو رتھی کرکھنے لگیں کہ میں کس لیے چھوڑتے ہو ہر جہا تھہ سر
دیو ہر تھہ ساروہ کی تپریت کبھی گھٹتی نہیں ہاتھ لگا کر لکھا کھنٹی نہیں اور موڑ کی بریت تھہرتی
نہیں جیسی بالو کی بصیرت تھا راکھا ایرادہ کیا ہو جو میں پٹھہ لیے جاتے ہو یوں سہری کرشن چہرہ کو سنا
پھر گویا ان کرور کی اور دیکھ یوں جو پائی یہ اگر در کرور ہے بھاری ہ جانے کچھ نہ ہر ساری نہ جاہن
چھن سب ہوت انا تھا نہ تھہرتی جلیو اپنے ساتھ کپڑی کرور کھن من ہیو ہر تھہ کرور نام کن دیو ہ ہے
اگر در کھن ست ہن ہ کیوں دھت ادا دھین ہ ایسی کرری کرری باتیں سناے سوچ سکو چھوڑ ہر کار تھہ
پکڑا آپس میں کھن لگیں کہ تھہر کی ناریاں ات جھل خیر روپ گن بھری ہن اونسے برت کرگن اور رس کو بس ہو
وہاں ہی رہی گے ہاری پھر کا بیکو کرکے تھہرت ہاری اوتھین کے بڑے بھاگ میں جو پر تھہ سنگ دھکی جاری
جب تپ کر نہیں گیا ایسی چوک پری تھی جس سے سہری کرشن چند بھڑکتے ہن یوں آپس میں کہ پھر ہر سون
کھن لگیں کہ تھہرا تو نام نہ گونی ماتھہ کیلے نہیں لے چلے میں اپنے ساتھ جو پائی تم میں جھن بل کیسے کھو
پاک اوٹھی چھاتی ہر تھہرت لگاے کیوں کرت بھوہ ہ تھہرت دئی دھرت نہ سوہ ہنسی شان کہیں تھری
سوچیں ہکے سدر میں پری ہ دیکھ میں اک تک ہر اور ہ تھکین مرگی سون چند بھڑکتے ہن میں تو لکھو ٹوٹ
سہری کرشن کھن پٹھوٹ ہ سر لکھہ یوں بولے کہ اچا و اس سے گویا نگی تو یہ دساتی جو میں نے کمی اور
جسودا رانی ہتھ کرکھہ لگاے رات پیار سے کتی تھیں کہ بیا جھن میں تم لوگ ان سے چھڑاوتے دن کے
لیے کلیو لے جاؤ وہاں جا کے کسی سے پریت مت کیجیو میگ آئے اپنی جھنی کو درشن دیکھو اتنی بات سن
سہری کرشن رتھہ اتھہر سب کو جھماے ہو جھماے اسے با ہو دھرت کر اسیس لے پھر تھہرت ہر تھہ
چلے کل با تھہرت ہر گویا ہریت ہو داجی اگلے رور و کرشن کرشن کر پکارتی تھیں اور او دھہ
سے سہری کرشن رتھہ پکھڑے پکار پکار کھتے جاتے تھہ کہ تم کھڑا ہو کسی بات کی چنات کرور ہاں جہاں

دل میں بھر کر آتے ہیں ایسے کتنے کتنے اور دیکھتے دیکھتے جب رتھ دور نکل گیا اور دھول اکاس تک جھانسی تھی
رتھ کی دھو جا بھی نہ دی دیکھائی تب راس ہوا پاک پیر تو سبکی سبب بن تیر کی پھیلی سے تر بھرنے موی چھا لکھا
کرین پچھتے کتنی ایک پیر میں میت کراوٹھیں اور لوٹنے کی آس میں دھو دھیر چکراو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
لے بربز ابن گوئیں اور ادھر سری کرشن چندر بگولن ہت جلا چڑھتا ہے پراسے تھان گوال بالون نے مل پیا
اور ہر نے بھی ایک سڑکی چھانچھ میں رتھ کمر کیا جب اگر روجی مہائے کا بجا کر رتھ سے اترے تب سری کرشن
نے تندرے سے کہا کہ آپ سب گوال مالون کو ساتھ لے آگے چلیے جی اکرور اشران کر لین پچھتے سچو سچو سچو سچو سچو سچو
یہ سن سب کوئی نندھی آگے بڑھے اور اگر روجی کبڑے اکرور رتھ باؤن دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
بڑکی لے یو جاترین دھیان جاپ کر پھر سڑکی مارا لکھ کھول مل میں دیکھتی وہاں رتھ سے سری کرشن فرشتا
چو پائی کپن اون دیکھو میں اٹھائے نہ تھان پٹھے میں جدرے نہ کرے اچھو ہو بے بچارہ دھو دھو دھو
اور دو دروازہ پٹھے دو دھو بڑکی جیسا رتھ تن ہی کو دیکھوں جل مانعہ بہا ہر پتھیر چھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
کون کو کھوان ماراج اکرور جی تو ایک ہی مورت باہر بھیر دیکھ دیکھ سوچتے ہی جھے کاتے میں پہلے
تو سری کرشن جی نے پتر بھوج ہو سکھہ جلا گدا پدم حاصل کر تھرمن کٹر گدھرب آو کی سب بھگتوں
سمیت جل میں رشن دیا اور پیچھے پیش پائی ہو تو اکرور دیکھ اکرور جی بھول رہا

ادھیاء اکتالیسواں اکرور کا استت کرپور کے پیرن میں

سری شکدیو جی بولے کہ ماراج پانی میں کٹھے اکرور کو کتنی ایک پیر میں پڑھو کا دھیان کرنے سے گیان
ہوا تو ماٹھہ جو پڑنا مکر کھنے لگا کہ کرنا ہر تھیں ہو بھگوت بھگوت کے ہت آئے سنا دین دھرتے ہو بھ
انت اور رتھ میں ہمارے انس میں تم ہی سے برگٹ ہو تم ہی میں ایسے سماتے ہیں کہ جیسے جل ساگر سے
نکل ساگر میں ساما ہر تھاری تھا ہے اوپ کون کہ سکے سداں رتھ ہو پراٹھ سوب سر سر کر پتھیر پان
سمدیٹ مانعہ آکاس باول کہیں برچھہ روم اگر کھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
پتھہ کا رتھو رتھ میں پرائی ہون جل پیرج پاک لگانا رات دن اس روپ سے سداں پڑھتے پتھیں کون
پہچان سکے اس بھانیت استت اکرور نے پتھہ کے جل کا دھیان کر کیا لگا پتا تھو پتھہ انج سرن میں کھو

ادھیاء اکتالیسواں رتھ میں پیر کرشن گول کرپور میں

سری شکدیو جی بولے کہ ماراج پانی میں کٹھے اکرور کو کتنی ایک پیر میں پڑھو کا دھیان کرنے سے گیان

بلکہ یوچی سے کہا کہ کھینچا اکی سب چیزیں لے لے اور آپ پر گوال بالوں کو پہرے پچین سو لگے وہ بھی بھائی کو یوں بنا کر سب مل جو بیو کے پاس جاے بولے -

چوپائی سبکو دبل کپڑا دیو وہ راجہ مل آوین پھر لہوہ جو پھر اون نرپ سون ہمیں تین کچھ نکو وہ ہمیں اتنی بات کہ سنتے ہی اونہیں سے جوڑا دھو بی تھا سو ہنس کر کہنے لگا مسوڑھا را کھین گھری نپاے ہوئے آونرپ دواروں پہ تب یوچ سے جو یا ہو سو دیکھو چوپائی بن بن یورت جرات کیتا۔ جات اہر کامری اوڑھیا دھک کو بھیکہ بناے گئے نرپ ابزیر من ملائے جوڑے چلے نرپ کے پاس پھر ان لیسکی اس و نیک آس جیون کی جوڑو کھوون چھو وہو پون سووہ یہ بات دھو بی کی شکر ہرنی پھر شکر لے کر کہا کہ ہم تو سو دھی جال سے مانگتے ہیں تم اولی کیوں سمجھتے ہو کپڑے دینے سے تمہارا کچھ نہ بڑھیکا یورت جن لہوہ ہو گیا یون تن دھو بی جھنڈا کہ بولا کہ راجہ کے کپڑے پہن چکا کھو تو دیکھ میرے آگے سے جاتین تو ابھین مار ڈالتا ہوں اتنی بات کہ سنتے ہی کر دھر کر سری کرشن چندر نے فرچا کر ایک ہاتھ مارا کلاسکا سر تھپسا سا اوڑھ گیا تب جتنے اوسکے ساتھی اور ملوے تھے سب کے پوتے موٹے لادبان جھوڑا پنا اپنا جیو لہا بھاگے اور کفس کے پاس جا بکار کے کیان کرشن نے سب کپڑے لے لیے اور آپ میں بھائی کو بیٹا و اور گوال بالوں کو بانٹ بچے سو لگے دیے کس سے گوال بال ات پر سن ہو ہو لگے اوٹو پٹے بستر بنے۔ و و پا کٹ کس گپ پرے جھکا سوٹن میلے ہاتھ ہنس ہنس جانت نہیں ہنس کرشن من ہاتھ جو دھان سے آگے بڑھے تو ایک سوچی نے آگے ڈنڈوت کرکٹے ہو کر کھینچا کہ مارا جیو پٹ کھنکھو تو کھنکھو کھنکھو کہلاتا ہوں پرین سے سدا آپ ہی کا کھنکھو ہوں گلیا ہوئے تو میں کپڑے پہناؤں جس سے تمہارا داس کھاؤں۔ اتنی بات اوٹو کھنکھو نے لگتے ہی سری کرشن انشراجی نے اوسے اپنا بھگت جان ٹٹ بلا کے کہا کہ تو چلے جا آیا آجنا پٹلے مے حب تو اوسے جھٹ پٹ کھول او دھکر جانت سے کرشیک شاک تپا جھنڈے راتم کرشن نسبت سبکو کپڑے پہراے دیے اوس کال نندال او سے بھگت مے ساتھ لگا چلے۔

خونامی تھان شدا مان مالی آوہ اور کرکھڑے لایو ہنس ہی کو لایا پرائی مالی کے گھر جی ہاتھائی

اوسیا تینا لیسواں کس کے سون ہو چکے ہیں میں

میری شکل پرین کو لے کر ہی ہاتھ مالی کی من دیکھ من پھر سری کرشن پندر اوسے بھگت دھار دھو دھان سے لگے جاے دیکھین تو لگتے ہی میں ایک کو سری لیسر مالی سے گویاں پھر سالی

کہ مہاراج کی خوشحالی رام کرشن نے آج مگرمی میں میری دھوم مچانی شیو کا دھنکھہ توڑ سب رکھو اور نو کو مار ڈالا
 اتنی بات سنتے ہی کنس نے بت سے جو دھاؤ کو بلا کے کہا کہ انکے ساتھ جاؤ اور کرشن بلدیو کو مچل بل کر آبی
 ماراؤ اتنا بچن کنس کے گمہ سے نکلتے ہی ڈانچے اپنے استر شستر اور بان گئے جہاں سے دونوں بھائی کھڑے
 تھے اونھوں نے اونھیں جیون لگا رات یون اونھوں نے اون سب کو بھی مار ڈالا جب ہرنے دیکھا کہ بیان
 کنس کا سیوک کوئی نہ رہا تب بلرام جی سے کہا کہ بھائی بہین آج میری یہ بیوی ڈیرے پر چلا جائیگی کیونکہ بابا
 مندر ہماری پاٹ دیکھتے ہوئے یوں کہہ گوال بالون سمیت بلرام کو ساتھ لے کر بیجو وہاں آئے جہاں ڈیرے
 پر سے تھے آتے ہی چپا سے کہا کہ چاہم نگین جاے بھلا تم شا دیکھ آئے اور گوپ گوالون کو اپنے باگے دکھلاؤ
 چوپائی تہاں لکھ نہ کہیں سمجھا ہے کہ کاندہ تھاری بیوی نہ جاے بہت بن نہیں ہمارو گانوں پر یہ
 کنس لاؤ کو تھاؤں یہ جن کچھ او پڑو کرو یہ سیرو سیکھ پوت من دھرو جب مندر سے ہی ایسے بھجوا
 چلے تب نہ لال جی بیسے لاڈ سے بولے کہتا بھوکھ لگی ہے جو ہماری مائے کھانیکو ساتھ کر دیا یہ سو دیکھے
 اتنی بات سنتے ہی اونھوں نے جو پدارتھ کھانیکو آیا تھا سو نکال کر کرشن بلدیو نے گوال بالون کو ساتھ لیا
 اتنی تھا کہ شکہ یوں بولے کہ مہاراج ایدھر تو لیے آئے پر اندھ سے بیا لور سوچو اور ادھر کرشن کی باتیں
 سن سن کنس کے من میں ات چٹنا ہوئی نہ بیٹھے ہیں تھا نہ کھڑے من ہی من کو تھا تھا اپنی پر کسی سے کہتا
 تھا کہ اچھو ویا جیون کاٹھے گن کھات چو کوؤ نہالے سپر تیروں چنتا من میں ہی بدجل گھٹ نہر
 اندان ات گھبرائے تب مندر میں جاے سچ پر سو یا پلا دے مارے ڈر کے میرے آئی چوپائی نہیں بھر
 نس جاگت گئی لاگی پاکیزہ چمن بھی وہ تب ہنڈو دیکھو من اندھ پھرے بیس بن دھڑکے چنانچہ
 کب ہوں گن ریت میں نہائے وہاں گد پڑھ کر کہہ کھائے وہاں مسان بھوت سنگ لیے یہ رکت پھول
 کی ملا ہے بہت روکھ دیکھو چوں اور بہت پریشے بال کشور ہمارا جب کنس نے ایسا چپا
 دیکھا تب تو دھمات میا کل ہو چوٹک پڑا اور سوچ بچار کرتا دھاؤٹھ کر آیا اپنے مشر نو کو بلا کے کہہ
 کہ تم ابھی جاؤ رنگ بھوتم کو چھڑا دیں بل چھڑو اچھو پڑو اور نہاؤ پتہ سمیت سب پر جا سیدو کو
 اور میرے لڑاؤ کی خبر منیو کو رنگ بھوتم میں لایا تھا اور من میں دیکھ کے رات جو آئے ہیں مجھ میں بھی
 اتنی میں بھی آتا ہوں

کنس کی لگتا پوجی منتری رنگ بھوتم میں آج اوسے چھڑو اور چھڑو لایا تھا جو چاہا کہ تینا

بیدھا ہے ایک ایک پر کار کے باجن نکلے سب کو بلائے بھیجا دے آخر اور اپنے اپنے سچ پر جاے جاے بیٹھے اس سچ پر اکٹھس ہوئے ابھرا اپنے مچان پر لے مٹھا اور کل دیوتا بانوں میں ٹھہرا کاس سے کچھ کر کے

ادھیامیچو الیسیوان کو بلیا پیر ہاتھی کو مارنے کے برن مین

سری شکد پوسن پوکے کہ ہمارا ج جب بھوہی نند اوپ نند پڑے بڑے گوپ رنگ بھوم کی بھالین
کئے سب سری کرشن جی نے ملدیو جی سے کہا کہ بھائی سب گوپ آئے گئے اب بلنب - کر کر لیگھ کرال بال
سلکھاؤن کو سا قہ لے رنگ بھوم رکھیے علیے۔

[illegible]

دو پا۔ ڈرپ اوٹھے تہہ کال سب سمن یو رنرنا۔ دو ہون دس بچ ہوئے کھینچ بل بندہ پر بھوکا ہوا
 سوڑھا اوٹھے گھر کے ساتھ ستر کھیاں ہی ہانک دے چڑھتے تھے ساتھ دیکھ جرت سب سیام کو
 چوپانی ہانک سنت بھوک پڑھا یو ہا جسک سوٹ ہر وان گھ دھا یو پڑھتا اور تروک ماری
 گئے جان گچ رہو ناری۔ باجھے یرکٹ پھیر ہر ہر و پلدا او آگے تین گھیر و لاگے گچے کھلاون دوا و
 بھوک پڑھ دیکھ سکا او ہمارا ج او سے مرام کھین سونہر کا دیکھنے نیچے اور کھن سیام یو پھیر کر اور
 جب وہ انھیں کھینے کو آتا تھا پڑا لگ۔ ہو جاتے تھے رٹ۔ دیر تک اس سے یون کھیلنے لڑ جیسے بھڑکے
 ساتھ بالک بن میں کھیلنے تھے نڈان ہرنے یو تھیر کر بھیرے او سے دے مارا اور مارے گھونٹو کے مارا دانت
 اوکھا لچو تب او کے موٹھ سے لوہوندی کے بھانت ہڈ لگا باقی کے مرنے ہی مساوت لگا کے آیا یہ ٹھوکی
 او سے بھی ہاتھی کے یا دن تے جھٹ مار گرایا او تپتے تپتے دو نو بجائی نشور کا بھیکھ کر ایک ایک ہاتھی کا
 دانت ہاتھ میں پیرک ٹھوم کھینچ جا کر کھڑے ہوئے اس کال نڈال کو جن نے جس نے جھڑکے دیکھا او کو
 اسی اسی بھاو سے درشت آوٹوں نے مل مانا راجون نے راج جان دیو ناؤن نے اپنا ریکھو بوجھا گوال بالون
 نے سکھانڈا کو پندرنے بالک سمجھا اور یور کی ناریون نے روپ نڈھان اور کنس آوکر راجھون نے کال
 سمان دیکھا مہاراج انکو نہاد تے ہی کنس ات بھو مان ہو پکارا کرے ملو انھیں کھینچا مارو میرے آگے سٹارو
 اتنی بات بیون کنس کے منہ سے نکلی تیون سبیل گروت چلے سنگ لے برن برن کے بھیکھ کیے تال ٹھوک ٹھوک
 بھڑکے کو سری کرشن مرام کے چارو اور گھر آئے جیسے دیو آتے تھے یہ بھی بھیل کھڑے ہوئے تپ انہیں سے
 انکی اور دیکھ چرائی کر چاٹھو لو لاگے سنو آج ہمارے راج کھیلو اس میں اسی سے جی ہلائے کو تھارا جدہ دیکھا
 جاتے ہیں کیونکہ تھن بن میں رہ کے سب بدیا سیکھی ہے او کسی بات کا سن میں سوچ نہ کیجے چارے ساتھ مل
 مڑہ کلانچے راج کو لکھ دیکھے سری کرشن بولے کدراجی نے بری دیا کر میں بکلیا ہے آج بھی کھیلو
 لک کا کاج تھرت لکھناں ہم بالک اہان جسے ہاتھ کیسے لاوین کہا ہے کہ آیاہ اور تر لکھناں تپت سمان سے
 کیجے یہ راج کے کچھ ہالائس بن چلتا اس پر تھار لکھناں میں بھی پال جو بل کر ٹیک مت دیکھو اب میں تھیرا جیت
 ہو کر میں دھرم دھرم ہو کر کھیلوں مل کر اپنے راج کو لکھ دیکھ چھو پائی تپ چارو کیسے جیسے کھائے تھیری
 گت جانی نہیں جاہ۔ تم بالک مانکھ نہیں دواؤ۔ کیکھ کھٹ بلی ہو کو او دیکھت دیکھت کھٹو کو
 کر یو۔ مارو ٹرت کو لکھناں تھیرو۔ تم سے لڑے ان نہیں ہو س۔ یہ باتیں جانے سب کو س۔

ادھیان پیتا لیون کس کے مارے کے برن میں

سری شکریو میں بولے کہ تیری ناتھ ایسی کتنی ایک باتیں کرتاں ٹھونک جاتے تو سری کرشن کے منہ سے ہوا اور سنگ بلراجی سون بھراؤنسے انیسے تل جڈھ ہونے لگا دو دیا سر سون سر سچ سون بھیا درشت ورت سون چور چیرن چرن کہ جھپٹ کے لپٹ جھپٹ کھورہ اوس کال سب لوگ اودھن دیکھ دیکھ آپس میں کہتے لگے کہ بھائیو اس سجا میں ات انیت ہوتی ہے دیکھو کمان فی بالک روپ ہر حال اور کمان فی سپل فن بھیران جو بر میں تو کشن سلسے اور نہ بر میں تو دھرم جاے اس سے اب یہاں رہنا اوجیت نہیں کیونکہ تیار کچھ نہ ہیں جلتا۔

سر کرشن کا پینا کشن کو زمین پر مع اور بھائیو کو



مداراج ایدھ تو یہ سب لوگ یوں کہتے تھے امدھ سری کرشن بلایم تو نسے کھ کر رہے تھے انت کو دون بھائیو نو اون دونوں کون کو بھیا مارا اونکے مرتے ہی سب تل کے ٹھٹھکے اودھن بھی چل بھیر میں پر بھونے بلگرایا نسے سے ہر بھگت تو پر میں جو باجن ہما سے کاسے جے بے کار کر لے گئے اور اپنا ہمانو میں بھید بھید کرشن جس کاسے کاسے پھول بہانے لگے اور کشن گت جی مل ہو رہا ہے اپنی لوگوں سے کہتے تھے ارسے تم سب کیوں باجے بھاتے ہو دھن کیل کر کشن کی جھپٹ بھاتی ہے۔

اور مارے ہو تیرا کچھ بھیجے تو سہی بتایا کا بدلہ نہ دیا جاے۔ سراسر ہماری شکست دیکھ کر گرجھ پھٹا کی گئی کیجیے تو ہم سب
 ۱۷۷۷ اس میں لے ابو گھر جائیں۔

اتنی بات سری کرشن کے کھڑے تھے ہی سادھن نام رکھ دہان سے اودھ سوچ بچار کرتا ہوا گھر بھیج
 گیا اور اودھ اپنی استری سے انکا بھی دیوں سمجھا کر کہا کہ بچے رام کرشن جو دونوں مالک ہیں سوا دیکھ
 اپنا سی ہیں جگتوں کے بہت اوتار لے شوم کا بھارا اوتار نے کو سنسار میں لے ہیں میں نے انکی لیلہ دیکھ
 یہ بھیج دانا کیو کہ جو پڑھ پڑھو بھر پھر جنم لیتے ہیں سو بھی بدیا روپی سا لگی خداد میں یاتے اور دیکھو اس
 بال اودھ میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسے اگم بار سدر کے بار ہو گئے وے جو کیا چاہیں سویل بھڑ میں کر سکتے
 ہیں اتنا کہ پھر پوئے چوپائی ان بچے کا مانگیے نارہ شکر کے بچارے مرتکب پر ہم مانگو جاے۔ جو ہر
 ہیں تو وہیں لاسے ایسے سادھن رکھ گھر میں بچار استری سمیت ماہر نے کرشن مل دیو جی کے سما
 کر چرونیٹا کر ہوئے کہ ہمارے میرے ایک چتر تھا قیسے میں سادھ لے کو شبت سمیت بر میں شدر نہا
 گیا تھا دیون دہان کہ پڑے اوتار سب سمیت کنارے بر نہا نے لگاتوں ایک سدر کی بری لڑائی آویں
 میرا تڑپ گیا سوچ نہ نکلا کسی گر مجھ نے نکل لیا اوسکا دکھ مجھے بڑا ہے جو آپ گورو دھنا دیا چاہتے ہیں
 تو وہی شبت لا دیکھیے اور تارے من کا دکھ دور کیجیے۔

[illegible]

ہی سنگھار مار یو، میٹ چھا کے باہر در یو ڈھانچن گور کو چڑھتا یو، پو پھٹا نے بل بھڑکائی یو، پو پھٹا گیا
 سنے اسے بن کا ج مارا تیل یو، جی یو لے کے کچھ چٹا نہیں اس آب اسے دھال کھیسے یو، بن ہرنے اوس
 سنگھ کو ایسا ابدہ کہا آگے دونوں بھائی دہان سے چلے چلے جم کی پوری مین ہو نیچے اوسکانا تم شجہنی اور
 ر حرم راج جہان کا راجہ سچا نہیں دیکھ دھرم راج آگے آئے ات آوجکت کرنے گیا سنگھاسن پر بٹھا
 یانوں دھو لے چر نامرت نے بولا کہ دھن بہ پوری جہان پر بھولے درشن دیا اور کرتا رتھ کیا ایسا گیا
 دھیسے سو سو کو پوری کرے کرشن نے کہا کہ ہارے گرتھ کو لادے مانا چن ہر کے کٹھ سے نکلتے ہی دھرم راج
 جت بالک لے آیا اور ہاتھ چڑھتی کر بولا کہ پانا تھہ اکلی کر با سے مین نے پہلے ہی بہ بات جانی تھی کہ یہ حورست
 لینے آئیگی اسی مین نے یون ہی رکھ چھوڑا اس بالک کو خیم نہیں دیا ہمارا ج لیسے کہ دھرم راج نے بالک پر
 کو دیا پر بھولنے لے لیا اور حورست اسے رتھ پر بٹھا لے وہاں سے چل تھڑی دیر مین لاگڑے سنگھ کھڑا کیا
 اور دونوں بھائیوں نے ہاتھ دھڑکے کہا کہ ہمارا ج اب کیا گیا ہوتی ہے۔

اتنی بات سن اور پھر کاکھ دیکھ ساہو مین رکھنے آت برسن ہو کرشن بلرام کو ست اسپس فیکر کہا
 چوپائی اب ہوں مانگن کا مگر ہی پو دھو موہ پتر گھڑا یو، ات جس تم سون سنگھ ہلے ہو گھٹل مہم
 اب گھر سے سدھارو جے جی ایسے گورے گیا دی تہ دو دن بیانی بدامو ڈھوٹ کر رتھ پر بٹھیا دہان سے
 چلے چلے تھل پوری کے ٹکٹ آہن کا آنا سن راجہ اوگر سین باسید یو، میت سب نگر نو اسی کیا استری کیا پتر کہ
 اوشہ دھالے اور نگر کے باہر آئے بھیت کرات سنگھ یادے باجے گاجے سے پاشبکے پاؤں سے ڈالتے پر بھو
 کو نگر مین لینگے اوس کال گم گم رنگا چار ہونے لگے اور بدھانی باجے۔

ادھو دھیا مہستی لکھنواں اودھو کو برنڈا بن گون کی برنڈا مین

سری شکھ دیو جی بولے کہ پتھی ہاتھ سری کرشن جیڈرے برنڈا مین کی ستر کری سو مین سب لیلکتا ہوں تم
 چت دے سنو کہ ایک دن ہرنے بلرام جی سے کہا کہ بھائی سب برنڈا بن باسی ہمارے ستر کرات دھک پانی ہونگر
 کیونکہ چٹنے اونسے اودھ کی تھی سو میت گئی اس سے اپ ادھیت ہے کہ دہان کیسیکھو بیج دھیسے جو جا کر اونکا
 سما دھان کرا دے۔ یہ یون بھائی سے صلح کر ہرنے اودھو کو لاکر کہا کہ ہے اودھو ایک تم ہارے برنڈو
 سکھا ہو دو جات چتر گپانی دان اور دھیر اس لیے ہم تمہیں برنڈا بن بھیجا پاتے ہیں کہ تم جا کر تھجھو
 اودھو چلے بن کو گیاں دے اونکا سما دھان کرا دے اور پھر کو لے کو اودھو جی لے کہا جا گیا۔

یہ کہ سری کرشن چندر بولے کہ تم بہتچم نندا و جسد اگو گیاں اور بجائے اونکے سن کا مودہ مٹاے ایسی سمجھائے کر کہیو جو دے مجھے نکٹ حاکم تھن اور پتہ بھاد چھوڑا بشتران میں پیچھے اور نگو میوں سے کہیو جنہوں نے میری کاج جیوڑی سے لوک سید کی لالچ رات دن لیل جاس گاتی تھیں اور ڈنکے کی آس کیے یہاں تھیں مین لیے رہتی تھیں کہ تم کنت بھاد چھوڑ کر سبکو ان جان بھو اور سرہ دکھتھو۔ مہا لالچ ایسے اودھو سے کہ دونوں بھائیوں نے مل ایک باقی لکھی حسین نندا جسد اسمیت گوب گوال بانو کو تھو جاو گ
پوہوت یز نام شیر باد لکھا اور سب برہنہ روبرو مکو جوگ اور پادیش لکھ اور دھوکے ہاتھ دیا اور کہا کہ یہ باقی تم ہی برہنہ سناؤ جیسے تھے تیسے اور ان سب کو سمجھائے لیکھ آئیو۔

اتنا سند لیا کہ برہنہ نے خچہ پتہ بھوکھن کٹ پہلے اپنے ہی رتھ برٹھائے اور دھو جی کو بدایا گیا یہ رتھ بانک کر گھیرے ویرین تھلے سے سنا بن کٹ جا پونچے تو وہاں دیکھتے کیا ہین کہ سنگس سنگس کھن کے پیر پ
پتہ بھات بھات کے کچھی من بھادنی بولیاں بول رہے ہین اور شور مٹھو گونی گوال سری کرشن جس گائے رہے ہین سو سو بھاد دیکھ رہے تھے اور یہ بھو کا بھلا عقل جان رہ نام کرتے اور دھو جی جیو گ گوال کے دانٹے پر گئے تو مین کسی نے دور سے ہر کار تھہ بھان پاس سے انکا نام پوچھ نہ مہر سے جا کا
کہ ہمارا ج سری کرشن کا بھیکہ کیے اوغین کا رتھ لیے کوئی اودھو نام تھرا سے آیا ہے۔

اتنی بات کے سنتے ہی نندا کے جیسے گوب سندلی چ آٹھالی پر بیٹھے تھے تیسے ہی اور تھو دھائے اور رتھ اور دھو جی کے نکٹ آئے رام کرشن کا سنگھی جان ات بیت ماں لیے اور کشل چیم پتہ بھو بڑے اور ان سے گھر لپو اے لے گئے پہلے بان دن دھلواے آسن بیٹھنے کو دیا بیچے کھٹ رس بھو جس نواے اور دھو جی کی یہ مافی کی جب دے تیج بھو بن کر چکے تھ ایت تھری اور بل چھین سے سیج بھیاوسی تھیریاں کھائے جائے پتہ بھو کرا دھون نے ات سکھ پایا اور مارگ کا سرم سب گنوا یا کچھ دیر پیچھے جب اور دھو جی سو کے اور تھو تب نندا ہراونکے پاس جا بیٹھے اور پوچھنے لگے کہ کو اور دھو جی سو چھین پتہ بھو پر م شربہ بھو کو شربہ اتند سے ہین اور پتہ بھو کیسی پریت رکھتے ہین یوں کہ پتہ بھو چوپائی کشل ہارے ست کی کہوہ شلے سنگ سداں تم رہو جو کب ہوں دے سندھ کرت چاری ہوں بن دکھ بات ہم بھاری سبب ہی سولہاں اول کہ گئے ہوتی اور دھو رتھ دن بچے ہوت اور تھو جسد وادھی ملوے ما کھن نکال کر لیے رکھتی ہے اور ہن گھو جیوں کی جو اونکے میرم رنگ میں رنگی من تسکی سرت کھو کا تھہ کو تو ہین

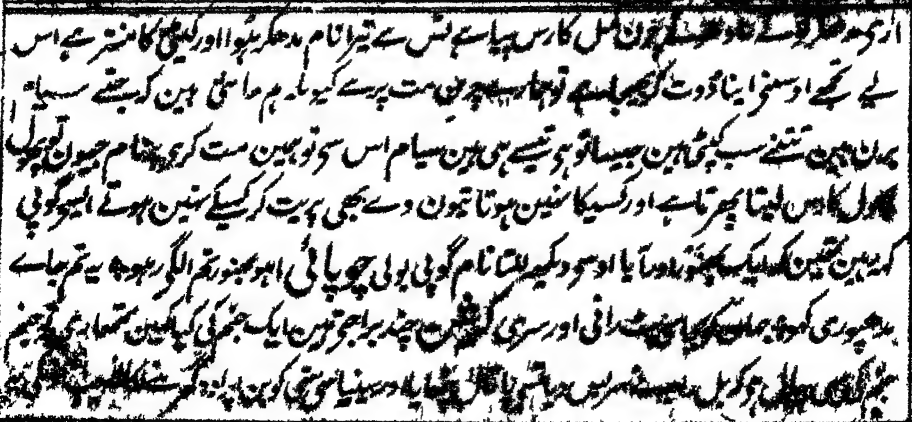
وہ گویا ہی سری کرشن پرگ کی درمیان اور غنیمت کا جس کا تیاں اپنا جنت کے پر ہم گویا
کے باٹ دن نہ بھوک لیا کاٹے لگین چوپائی ایک کے مودے کھائی کے ایک کے دسے
لکائی کے پانچے کے پکڑے مودے ہر شئی چھانہ کے کت ایک گود دہت دیکھے دیوی
ایک بھوین دیکھے کے ایک کے دسے دھین چوین کے سنوکان دسے جن بیاوین کے یا مارا بھوین
کھائی کے دان مانگین کھور کھائی کے گاگر بھوین کا نہ چوین کے نیک کے چت چوین کے بین کھوں
دورے دورے ہن پتہ ہم کمان جان پاؤین کے ہر کت چلین بھاری کے کرشن پرگ لک تن جاری
ادھیان اور آرتا لیسوان کو پیون کو او دھو جی کا سمجھانا اور بھوین کے برتن میں

سری شکر دیوی بولے کہ پر تمس تانہ جب ادھو جی جب کر چلے تب ندی سے نکل بھوین بھوین
رتمہ پر بھوین کاندی تیرے ننگہ کی اور چلے تیون گویا جو بل بھوین کو نکل تھین تھین نے
رتمہ دورے پتہ میں آنے دیکھا دیکھتے ہی آپھوین کت لگین کہ پر رتمہ کسکا چلا آتا ہوسو دیکھ لہو
تب آگے پاؤں پڑا وین یون سن دھین سے ایک گویا دیوی کہ سکھی کین وہی پٹی لکھو تو نیا ہو
جسے سری کرشن چند کو بھاری مقہرا ہن کھایا اور کس کو مودا یا اتنا سن ایک اور دھین ہی دیوی کہ یہ
بھواس گھائی بھوین کو آیا ایک میر ہما سبھوین مول کو لگیا اب کیا جو لگیا مھاراج اسی بھانت اپھوین
ایک ایک بھوین کہ چوپائی شارعی بھین مھاراج بھوین کے سر سے گاگر دھری اوتاری کے اتو ہن جو
رتمہ نکٹ آیا تو گھوین پتہ دورے ادھو جی کو دیکھ آپھوین کے لگین کہ سکھی یہ تو کوئی سیام ہن کل
نین مکٹ ہر پتہ ہن مال ہے پتہ بھوین بھوین پتہ پتہ اور سری کرشن چھو ر سار رتمہ ہن بھوین
بھاری اور دیکھا چلا آتا ہی تب غنیمت ہن سے ایک گویا نے کہا کہ سکھی یہ تو کل سے ننگہ بھان آیا ہو
ادھو اسکا نام ہے اور سری کرشن چند کی کہ سبھی اسکے تانہ کہ پتہ بھوین

انہی بات (سننے ہی گویا ہن) بھانت بھوین سبھوین چھو ر سار رتمہ بھوین کے ننگہ گھوین اور
بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین
بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین
بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین
بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین بھوین

九

گفتگو کرنا اور دھوجی کا گویون سے بہ



وساکی تو ہماری کون کویلوں کہ سب گویا پل ناسخہ توڑ بھرا دھو جی سے کہنے لگیں کہ او، سو جی ہم اناتھہ ہیں سی کرشن بن تم اپنے ساتھ لے چلو۔

سری شکر یوحی بد کہ ہمارا راج آنا جس گویوں لگائے سے نکلتا تھی او دھوجی نے کہا کہ ہوسدیا سر کرشن جیدن
لکھجیا ہے سوین سمجھا کہ کتا ہون تم چت ہے سو لکھا کہ تم بھوک کی اس چھوٹر جوگ کہ دوسرے جوگ
کبھی نہیں ہوگا اور لکھا ہے کہ لندن تم کرتی ہو میرا دھیان اس سر کوئی نہیں ہو مجھے یہ بہ تم سمان ۔

تتنا کہ بھرا دو عوجی ہوئے کہ جو آؤ ریکھ ابھاسی نس سے خمر پرست کرسی اور نصیبن سب کوئی آگوجا بھید رکھانے
نصیبن خمر پرست کرمانی پر خمریون پانی تیج آکاس کا ہر حصے و بھجہ مین نواس نیسے یہ بھجہ نصیبن پر نصیبن
برمایا کے گن سنیارے دکھائی دیتے ہیں اولکامہرن دھیان کیا کرو دی سدان یہ بھجکرت کس رہتوں

اوپس تو ہی متاثر کیا۔ حیان کا ناس اس لیے ہرے کیا ہو دور جاس کے پاس اور مجھ پر بھی سری کرشن چندر نے ہنسا کر کہا ہر کھین بین بجایو بن سی ٹلایا اور جب دیکھا مدن اور برہہ کا پر کا سنب ہنر متھار سی ساتھ کیا تھا اس جو پائی جب تم ایتر تابسرائی ہا اتر دھیان بھئے جدرائی ہا پھر جیون تلے گیان کر ہر کا

دھیان کیا تین ہی تھمارے جت کی بھگت جان چڑھو نے آکر دس دیا مہاراج انہیچن او دھرمی کے
 لکھ سے لکھڑی چھاپی گوی تے کہین رسیانی سنی مات پیدائگی کی گیان جگ بدھ میں مشا و سو دھیان
 چھوڑا اکاس بتا دوڑ حکو لیا میں مس رہے تے کو کو ناریں کے بالک بن تے جس شکھ دیو سو کیون الگ

سیوہ چہ جو سب گن چت روپ سروپ چہ سو کیون نرگن ہو کر روپ چہ جو تن میں چہ یران ہمارے چہ تو کو من ہر
بچن تمارے چہ ایک کسے اوشہ کو ہمارے اودھو کی کچھ مومارے چہ ان سون سکسی کچہ پندین کیہ چہ سکے بچن دیکھ کھڑے
ایک گت ایراجہ نہ یا کو چہ یہ آئیو پھیکو کو بجا کو اب کو سجا جواد سکسا وے چہ سونی واکو کا وکی چہ کیون

سیام کین نین اینی چ کی آو سرج مین ان جیسی بی ایسی بات سز کوما نی بی او شت شول من سسی نین
کت بھو گتج حوگ اراد حو بی ایسی کیو کہ ہیں مادھو بی چپ تپ سنجم نم اچار بی یہ سب پر حاکو بی بار
چاک چاک جیو کو کفر کھائی بی سیس ہمار سے پر شکہائی بی اچھت کھسکھسہ گری لا بی

کمانکی ریت اچھائی و ہلکو نیم جوگ برت ایسا و نڈنندن پیر پریم سنیسا و اور سرستین دو کوہ کلا و
و سب کو کیا ناچ چھلا و
آج کلنا ساری فکا وشن پس کہ کہا و

اودھو جس ہی من بھینٹاے سکچاے ملن سادہ سرواوی رہ گنجیہ ایک گوبی نے یو جیہا کہ کو بلجیہ راجی جیم گنگو
سے ہیں اور مال میں کی برہین کار کھی دسے بھی جاری شدہ کرتے ہیں کہ ہیں۔
یہ سن اودھو جس سے کسی اور گوبی نے اوترو دیا کہ سکھی تم تو ہو اسی راجی گوبی اوتھو لکی میں سندر لاری تنکے
س ہر ہر ہر کرتے ہیں اب ہاری سرت کیوں کر چکے جب سے ہر دیاں جیہاے سکھی ت سے بی بھو لاری کو پہلے ہم
ایسا ساتے تو کا بیکو جانے دیتے اب بھینٹاے کچھ مانعہ سین آنا اس سے اوجت ہے کہ سبکھ جھوڑ اودھو
کی اس کر رہیہ کیونکہ جیسے آٹھ مہینے یہ بھی بن برہم میگھ کے آس کیہیں سنتے ہیں اور تمہیں آے وہ جھوڑا
کرنا ہے تب سے ہر بھی آے ملنے چوپائی ایک کت برہم کالج ویری ماریو لھو راج کا بیکو رندان تو ہیں۔
راج جھوڑ کیوں گاہے چلو رن و جھوڑ سکھی اودھو کی اس و چنتا جیسے جئے ناس د ابک سریلو لی اکلای
کرشن اس کیوں جھوڑی جائے۔

بن ربت اور تینا کے تیر میں جہاں جہاں سری کرشن بلدیو نے لیل کر ہی ہے وہیں وہیں شور دیکھ سدا
آتی ہو۔ بون کھ بھوڑی د و دیکھ ساگر یہ برج صیو نام نادین دھار و ٹوٹین برہم جو گنگو جل کرشن
کرین کب بار و چوپائی گوبی ناتھ کی کیوں سد گنگی و لاج تو کچھو نام کی بھی و آٹھی بات سن اودھو جی
من ہی من کار کر کہنے لگے کہ دھ ہے ان گوبیوں کو اور ان کی ڈرھا کو جو برہم جھوڑ سری کرشن جی
کے دھیان میں بن ہو رہی ہیں مہاراج اودھو جی تو اوناکا برہم دیکھ من ہی من سر رہتے ہی تھی کلاں
نہاں سب گوبی اودھو کھری ہوٹین اور لودھو جی کوٹھو آدراں سے لپے گھر لھو اے کے گیتن اونیٹ
دیکھا تو ملن نے بھی دیاں جاسے جو بن کیا اور برہم کہ سری کرشن کی کٹھنا سے اودھو بن بہت سکھا
تب سب گوبی لودھو جن کو پوچھا کہ بہت سی جیٹ لگے دھ رہا تھ جوڑا تینی کر بولین کلا اودھو جی تم
ہر سے جائے کیوں کہ آگے تو تم بڑی بکر پا کر بھگتے تھ پکڑا اپنے ساتھ لیے بہر تے تھ اب ٹھکانی پاس مار
کو کھانے کے جو لکھ جیہا ہم ادا چر اب تک کہ کچھ بھی نہیں ہوٹین ہم گیان کیا جانیں چوپائی امن
سون بالین کی بہت و جانیں کو بھوگنی پوٹ و دانے ہر کیوں نہ ہو کہ سر جات و یہ نہ سند لیسے کی ہر

ہر سے جائے کیوں کہ آگے تو تم بڑی بکر پا کر بھگتے تھ پکڑا اپنے ساتھ لیے بہر تے تھ اب ٹھکانی پاس مار
کو کھانے کے جو لکھ جیہا ہم ادا چر اب تک کہ کچھ بھی نہیں ہوٹین ہم گیان کیا جانیں چوپائی امن
سون بالین کی بہت و جانیں کو بھوگنی پوٹ و دانے ہر کیوں نہ ہو کہ سر جات و یہ نہ سند لیسے کی ہر

لے لیا کری تھی تھان تھان گئے اور دو دو چاروں سب ٹھور رہ چکے دن چھیجے بھر سرد اس آئے اور نند جودھی کے پاس چا بانہ چڑھو لے کر آئی بریت دیکھ میں اتنے دن سرخ من رہا اب اگیا باول تو تھرا کو حاون -
 اتنی بات کے سنتے ہی جسودارانی دودھ دھو مکھ اور بہت سی مٹھائی گھر سے لے آئی اور او دھو جی کو دے کے کہا کہ یہ تم سہری کرشن بلرام سیارے کو دنیا اور یوں دیو کی سے یوں کہنا کہ مہرے کرشن بلرام کو بھیجے ملے نہ رکھے اتنا سند لیا کہ نند رانی ات بیا کل ہو رو نے لگی اور سدھی بولے کہ ہم او دھو جی تم سے ادھک اور کیا کہیں تم آپ چیر گن وان مہا گینا نی ہو ہماری اور ہو پر بھو سے ایسے حاسے کیو کہ راج ماسیوں کا دیکھ دیکھ گئے سے درشن دیں اور ہماری سندھوہ لیسارین -

اتما کہ جب نند رلے نے آنسو سمجھ لیے اور تھے رہ جاسی کیا استری کیا کرکھ وہاں کھڑے تھے سو بھی سب لگو نہ تہ او دھو جی ۱۱ انھیں سمجھائے ہو حاسے آسا بھروسہ دے دیا ہو رو ہنی کو سا ملے سمجھ کو چلے اور کھ دیر میں چلے چلے سہری کرشن چند رکے یاسر جاپید بچہ انھیں دیکھتے ہی سہری کرشن بلدیو اٹھ کر پڑے اور بڑے سیارے الکی کشل جیم یو جیہ برنڈا بن کی سا چارو چھنے لگے کہ کو او دھو جی نند جسودا سمیت سب پر جیاسی آئے ہو جن اور کھجی ہماری مرست کرتے ہیں کہ نہیں او دھو جی بولے کہ ہمارا راج برت کی مہمان اور سر جاسیو دکا پر ہم مجھے کچھ کما سہیں جاتا او نکی تو تمھیں ہو ران نسدن کرنے ہیں تمھاری دھیان اور ایسی دیکھی گویو نکی بریت جی ہوتی ہو یوں جن کی ریت آپ کے کہے جوگ کا او بدیش حاسنیا میں نے بھجن کا جید او نھیں سے کیا یا -

اتما کہ او دھو جی بولے کہ دیدیا لہن اوھک کیا کہوں آپ انتر حامی گھٹ گھٹ کی ملتے ہیں تھوڑے ہی میں سب بھیجے کہ سرخ نے لیا جڑ کیا چترن سب آیکے درشن برتن بن دکھی میں کیوں او دھ کہ اس کر ہے میں اتنی بات کے سنتے ہی جب دونوں جیانی آو اس ہو رہے تہ او دھو جی تو سہری کرشن سے دیا ہو نند جسودا کا سند دیا لیدیو دیو کی کو ہو نچا پانے گھر گئے اور روہنی جی سہری کرشن بلرام سولت آتہ کچ سندھوہ میں

ادھیانکویا سوان کو بجا کر سنگ بلاس کرشن بلرام میں

سر شیک دیو میں بولے کہ ہمارا راج ایک دن سہری کرشن ہماری بھکت ہنگاری بجا ریا بجن پرتانی کو او دھو کو ساتھ لے آوے گھر گئے چوپائی کب کہا جائیو ہر سے د پائے پاوڑے بچائے دات آند لے اٹھ آگے دیو راج پین پچ سب ساگے او دھو کو اس شجیا سندھوہ میں تھوڑے دیر مان جائے دیکھیں تو سہرا

میں ادھیائی کا ہشتاپور مایکد میں ہے اور سپر پھولوں سے سنواری ایک چمچی سچ کچھی ہے کسی پر ہر جاے براے اور گٹھا ایک اور
مہر میں جاے سنگند حراوٹین لگائے نہاے دھوے گنگھی جوٹی کر اچھو کپڑے گنتے ہر گٹھہ سکھ سے سرکار کر بیان گٹھا
سنگند جو لگائے ایسے بناوے سے سری کرشن چندر کے پاس آتی جیسے رانائیت کے پاس آوے اور لاج سے
گٹھ گٹھ کیے من کا بھی اُڑیں لیے چپ چاپ ایک اور کٹھڑی ہو رہی تہ سری کرشن چندر آئندہ کند
دیکھتے ہی لو سے ماتھہ پکڑا نے پاس بٹھا لیا اور اوسکا منو پتھر یوں کیا چو پانی تہ اوٹھہ اوٹھہ
کے ڈھاک آئے پچھے لاج بس نین لوئے پمہاراج یوں کہو کو سکھ دے اوٹھہ جو کو ساتھ لے
سری کرشن چندر پھر اپنے گھر آئے اور ملا رام جی سے کہنے لگے کہ بھائی تہنے اگر ورجی سے کہا تھا کہ لوٹتے
تھارے یہاں آویگے سو پہلے تو وہاں چلیے چھپے اوٹھیں ہشتاپور کو بھیج دیا گئی سما چار سنگا دین۔

اتنا کہ دونوں بھائی اگر ورجی کے گھر گئے وہ یہ سو کو دیکھتے ہی ات سکھ باے برنامہ کر میں رچ سرچھیاے
ہاتھ جوڑتی کر بولا کہ پانا تھ آپ نے بری کر یا کی جو آئے کے درشن دیا اور سیرا گھر پتر کیا یہ سن سری کرشن
دوے کہ کا اتنی ٹرائی کیوں کرتے ہو ہم تو آپ کے لڑکے ہیں یوں کہ پھر سنایا کہ کا آپ کے بن سے اسر تو سب
مار گئے یہ ایک ہی ہشتا ہا جسے جی میں ہے جو شتے ہیں کہ نیند کی گتھہ سدھارے اور وجود میں کے ہاتھ سے
یا بھون بھائی ہیں دکھی ہمارے چو پانی کتنی پھو پھو اوجھ دکھہ باوے پدم بن جاے کون بھجھاوے
اتنی بات کے سنتے ہی مکر رہے ہر جی سے کہا کہ آپاس بات کی جتنا کہیے میں ہشتاپور جاؤں گا اور اونھوں بھجھاوے
وہاں کی شدہ لے آؤں گا

ادھیائی کا سوال اگر ورجی کے ہشتاپور جانیکے بن میں

کرشن دیو جی کے ہشتاپور مایکد میں ہے اور سپر پھولوں سے سنواری ایک چمچی سچ کچھی ہے کسی پر ہر جاے براے اور گٹھا ایک اور
مہر میں جاے سنگند حراوٹین لگائے نہاے دھوے گنگھی جوٹی کر اچھو کپڑے گنتے ہر گٹھہ سکھ سے سرکار کر بیان گٹھا
سنگند جو لگائے ایسے بناوے سے سری کرشن چندر کے پاس آتی جیسے رانائیت کے پاس آوے اور لاج سے
گٹھ گٹھ کیے من کا بھی اُڑیں لیے چپ چاپ ایک اور کٹھڑی ہو رہی تہ سری کرشن چندر آئندہ کند
دیکھتے ہی لو سے ماتھہ پکڑا نے پاس بٹھا لیا اور اوسکا منو پتھر یوں کیا چو پانی تہ اوٹھہ اوٹھہ
کے ڈھاک آئے پچھے لاج بس نین لوئے پمہاراج یوں کہو کو سکھ دے اوٹھہ جو کو ساتھ لے
سری کرشن چندر پھر اپنے گھر آئے اور ملا رام جی سے کہنے لگے کہ بھائی تہنے اگر ورجی سے کہا تھا کہ لوٹتے
تھارے یہاں آویگے سو پہلے تو وہاں چلیے چھپے اوٹھیں ہشتاپور کو بھیج دیا گئی سما چار سنگا دین۔
اتنا کہ دونوں بھائی اگر ورجی کے گھر گئے وہ یہ سو کو دیکھتے ہی ات سکھ باے برنامہ کر میں رچ سرچھیاے
ہاتھ جوڑتی کر بولا کہ پانا تھ آپ نے بری کر یا کی جو آئے کے درشن دیا اور سیرا گھر پتر کیا یہ سن سری کرشن
دوے کہ کا اتنی ٹرائی کیوں کرتے ہو ہم تو آپ کے لڑکے ہیں یوں کہ پھر سنایا کہ کا آپ کے بن سے اسر تو سب
مار گئے یہ ایک ہی ہشتا ہا جسے جی میں ہے جو شتے ہیں کہ نیند کی گتھہ سدھارے اور وجود میں کے ہاتھ سے
یا بھون بھائی ہیں دکھی ہمارے چو پانی کتنی پھو پھو اوجھ دکھہ باوے پدم بن جاے کون بھجھاوے
اتنی بات کے سنتے ہی مکر رہے ہر جی سے کہا کہ آپاس بات کی جتنا کہیے میں ہشتاپور جاؤں گا اور اونھوں بھجھاوے
وہاں کی شدہ لے آؤں گا

ادھیوا جبر شتر کو لکھ دیا اتنی بات کے سننے ہی دھرتراستھ اکر ور کا ہاتھ پکڑ کے لولا کہ میں کیا کر دن
مہر لکھا کوئی نہیں سنا ہر سب اپنی اپنی سمت سے چلتے ہیں تو ان کے سکھ ہو رکھ ہو رہا ہوں اس سے
انکی باتوں میں کچھ نہیں بولتا ایک انت بیٹھ چپ چاپ اپنے پر جو کا بھجن کرتا ہوں۔

اتنی باب جو دھرتراستھ نے کسی تو اکر درجی ڈنڈوت کر دیاں سے ادٹھ رتھ پر بیٹھ ہستیا یو سے چلے
چلے تنھانگری میں آئے دو پا اوگر سین بسد یو سے کسی نڈت کی بات پہ کستی کو سہا ڈکھ پرجین کا
یون اوگر سین بسد یو جی ہستنا یور کی سب سما چار کہ اکر درجی پھر سری کرشن ملرم جی کے پاس جا برام
کر ہاتھ جوڑ بولے کہ مہاراج میں نے ہستنا پورین جاے دیکھا کہ اگپکی بھویمی اور پاچو بجائی کور کے
ہاتھ سے سادھی میں ادھک کیا کہو لگا آب اترامی ہن دہانکی بیروت اوستا کچھ آب سے بھی نہیں یون
کہ اکر درجی تو کنتی کا کما سند یاسنا سے یا ہوا اپنے گھر گئے اور سب سما چار میں سری کرشن نامی جی خوب
دبوں کے دیوہن لوک ریت سے بیٹھ چٹا کر ہوم کا بھار اوتاڑیکا بجا کرنے لگے۔

اتنی کتھا سریشک دیو من نے راحہ پر چھت کو سنائے کے کہا کہ ہر برقی ہتھتہ جو میں نے برج بن تھرا کا جس
سکایا سو پور بارہ کہا یا اب آگے اور ترارہ کہو لگا جو دوار کا ہاتھ کابل باد لگا۔ ات پور بارہ سماپت۔

ادھیوا کیا دن در اسدھ کی ہار کے برن میں

سری شکر دیو جی بولے کہ مہاراج جیون ہری کرشن چندر دل سمیت جراتھ کو چپت کا بھن کو مار
مچکند کو تاریرج کوچ دوار کا میں جاے بیسے توں میں سب کتھا کہتا ہوں تم سوچت ہو چیت لکے
بہنو کہ راج اوگر سین تو راج نیت ایو تنھرا پور کی کاراج کرتے تھے اور کرشن ملرم سیک کی بھانت
اوکھی اگیا لکھی تھے اس پر راج پر جا سکھی تھے ہر ایک کنس کی رانیان اپنی بت کے سوگ میں آتے
دکھی تھیں نہ اونھیں نیتہ آتی تھی نہ بھوک پیاس لگتی تھی اتھ پور او اس رہتی تھیں۔

ایک دن دے دونوں ات چلتا کر آپس میں کہنے لگیں کہ جیسے نرپ بن ہر جا اور چند رمان بن جا تھی
سو سہا نہیں باقی جیسے کنت بن کاسنی اب انا تھ ہو دیان رہتا بھلا میں اس سے اپنے تہا کی گھ
چل رہیے اسوا چٹھا۔

مہاراج ایسے دے دو فون رانیان آپس میں بھیجیا کر رتھ لکے ادھیوا جی پر متھل سے چلے
لکے ادھیوا جی پر متھل سے چلے ادھیوا جی پر متھل سے چلے ادھیوا جی پر متھل سے چلے

اوں دونوں نے روروسب سما چار پیر پتا سے کہہ سنایا۔

ستتہ ہی جہر سندھوات کردہ کر اپنی سبھامین آیا اور کہنے لگا کہ ایسے ہی کون جد کل میں اوچے جنہوں نے سب
آسروں سے میت مہا بلجی کنس کو مار میری بیٹیوں کو راہ کیا میں احمین اپنا سب کٹا لے چہ چروہاؤں اور سب
جد بنیو نکو ستھرا پوری ہیئت جلاہی رام کرشن کو حنیا بازہ لاؤں تو میرا نام جہر سندھو نہیں نو نہیں۔

اتنا کہ اوسنے نرنت چار واؤ کے راحون کو میر لکھے کہ تم اپنا اپنا دل لیے ہمارے پاس آؤ ہم کنس کا بدلے
جد بنیو نکو نرنت کر لیکے جہر سندھو کا پتہ پاتے ہی سب دیس کے نرنت اپنا اپنا دل ساتھ لے جھٹ چلے آؤ
اور یہاں جہر سندھو نے بھی اپنی سب بیٹیاں شیک شاک بنا لے رکھی سب آسروں ساتھ لے جہر سندھو نے
جس سے گمہ دیس سے ستھرا پوری کو پتہ چان کیا اس سے اوسکے سنگ تینتیں احمین ہی تبھن اکیس ہزار تھہ
نتر رختی اور تہی ہی گج پت اور ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل اور چھیا ستھہ ہزار اسوت یہ ایک
اچھوٹی کا برمان ہے۔

ایسی ہی تہر تھہ پت اور اوسن ایک ایک راچھس مہا بلجی تھا سون کمان تک کمون مہاراج
جس کل جہر سندھو سب آسروں ساتھ لے ڈکا پیا کر چلا اوس کا سود سا کی دگپال لگے تھہ تھہ کا پتے اور سب
دیونا مارے ڈر کے بھاگنے اور پتھی نیاری ہی لگی بوجھ سے ہلنے کتنے دنوں میں ہو چکا اوسنے ستھرا پوری کو چار
آؤ سے گھیر لیا تب نگر نوا سے ات بھر کھاہ سری کرشن جہر کے پاس چلا پکارے کہ جہر مہاراج جہر سندھو نے
چار اور سے نگر گھیر لیا اب ہم کیا کریں اور کہہ مہاراج۔

اتنی بات کے ستتہ ہی ہر کچھ سوچ بچار کرنے لگے اس میں ہرام جی نے آہی برہم سے کہا کہ مہاراج آپ نے جہر گول
کا دکھ دور کرنے کے لیے اوتا لیا ہے اب لگن تن دھان کر آسروں میں بن کو جلائے ٹھوم کا بھار اوتا مہاراج
سری کرشن چندراؤ نکو ساتھ لے اوگر سین کے پاس گئے اور کہا کہ مہاراج ہمیں تو اٹھنے کو اگیا دیکھیے اور
آپ سب جد بنیو نکو ساتھ لے کر گھر کی رجھیا کیجیے۔

اتنا کہ جیون ماتا چاکے نکٹ آؤ تہوں سب نگر نوا ہی گھر آؤ اور گات یا اعل ہو گئے کہ ہر کرشن ہر کرشن
اب ان آسروں کے ہاتھ سے کیسے کہیں تب ہرنے ماتا یا سمیت سب کو آڑ دیکھتے تھا کہ کما کہم کسی بھانت
چھپتا کہ کو آسروں کو چھپتے ہو پل جہر میں ہیں سکھ میں ایسے ہمارے جاؤ گے جیسے ہانی کے بلبہ ہانی
ہوئے ہمارے جاتے ہیں ہوں کہ سب کو سمجھاؤ ہو بھانے ڈھاٹھس جہر ہمارے ہر ہر جیون آگے بڑھے

تینوں دیوتوں نے دور تھہرتیا کھیر کے ایکے باسن بھی دیے دے آئے ایکے سنکھ کھڑے ہوئے تب یہ دونوں بھائی اوں دونوں رتھوں میں بیٹھ لیے نکسے دو اور جد رے کہو نیچے سو دل میں جاے جہاں جہاں سندھ کھڑا تھا تھان جاہو کیے تو دیکھتے ہی حراسندھ سری کرشن جیڈر سے ات اجمان کر کہنے لگا کہ اے تو سری سائنے سے بھاگ جاتھے کیا ماروں تو میرے سمان کا نہیں جو تجھ پر شستہ چلاؤں بھلا ملرام کو میری کیتیا ہوں سری کرشن جیڈر بولے کہ اے مورکھا بھائی تو کیا کیتیا ہے حوسور ماہو تے ہیں سویرا بول کسی سے نہیں بولتے سب سے دیتا کرتے ہیں کام پڑے اپنا بل دکھاتے ہیں اور جو اپنے منہ اپنی پٹائی کرتے ہیں سو کیا بھلے کھاتے ہیں کھائی کہ جو کرتا ہے سو برتا نہیں اس سے یہ تھا کہ کو آدھ کیا کرتا ہے اتنی بات کے سنتے ہی حیون جہاں رہدے کو بکھیا تینوں سری کرشن جیڈر بول کھڑے ہوئے ایکے پیچھے دھمکی اپنی سب سینا لے دھایا اور اوسنے یوں بکار کے کہہ نایا کہ اے دشمنو میرے آگے سے تم کمان بھاگ جاؤ گے بہت دن میں بچے تھے اپنے من میں کیا سمجھا ہے اب جیتے نہ تھو یاؤ گے جہاں سب اسروں سمیت کس گھاس تھان تھیں بھی سب جہنسون سمیت بھیج دوں گا۔

مہاراج ایسا ڈشت پچن اوس سر کے مکھ سے نکلتے ہی کچھ دور جاے دونوں بھائی کھڑے ہوئے سر کرشن جی نے تو سب شستہ لیم اور بلرام جی نے ہل مہل حیون اشرل آونکے نکٹ گیا تینوں دونوں ہر لکڑ کے ایسے ٹوٹے کہ جیسے ہاتھیوں کے جو تھہرنگھ ٹوٹے اور لگا لگا ہوا باجنے اوس کال مارو جو باجتا تھا سو تو سیکھ ساگا جتا تھا اور چارو اور میں راجھسون کا دل جو کھڑا تھا سو دل بادل سا بھا جتا تھا اور شستہ دن کی جھری جھری سی لگی تھی اوسکی چ سری کرشن جیڈر جہاں گئے ایسے سو بھانان لگتے تھے جیسے کھن گھن میں بجلی سا وانی لگتی ہر سب دھواتا اپنے ہانوں میں بیٹھ بیٹھ دیکھ کر سر کا جس گاتے تھے اور انہیں کی جیت مانتے تھے اوگر سین سمیت سب جہنسیات مینا کر سن ہی سو بچتا تو تھے کہ منہ یہ کیا کیا جو سری کرشن جیڈر اوسروں میں مانتے دیا۔

اتنی کھاسا کھاسی سری شکر پوٹن بولے کہ ہر تھی نا تھہ جب لڑتے لڑتے آسروں کی بہت سی سینا کٹ گئی تب بلدیو جی کھڑے تھے پوٹر جہاں سندھ کو بانڈ لیا اس میں سری کرشن جی نے ہا بلرام سے کہا کہ بھائی اسے جیتا چھوڑ دے مارو صحت کیونکہ یہ جیتا جائیگا تو سب آسروں کو ساتھ لے آئیگا تمہیں ماریم جو م کا یہاں تھو اور جو دنیا چھوڑے گی تو جہاں جس جگہ گئے ہیں سو اتھ نہ آئیگا ایسے بلدیو جی کو سمجھاے یہ جو جہاں تھو

چھوڑا دیا وہ اپنے اون لوگوں میں گیا جو رن سے بھاگ بچے تھے چو یا فی جیو مدس جاہ کے بچتے تھے۔
 سگری سنیا گئی بلاے بھیدو دکھات کیسے تھے اب گھر چھانڈتینیا کیجیہ پونتری کیسے تھی بھگتا
 تم سون گیا فی کیون بچتے تھے بھون ہا جیت کہون ہووہ راج دیس جھانڈے نہیں کوے کیا
 ہوا جو ابلی لڑائی میں ہارو پھر اپنا دل جوڑا دین گے اور جہنسون سمیت کرشن بلدیو کو سرگ بھیا ونگیت
 کسی بات کی چنناست کرو مہاراج ایسے سمجھائے ہو چھائے حواسن سے بھاگ بچے تھے نہیں اور مرن
 کو پونتری نے گھیر لے پھونچا یا اور وہ وہاں بھر کٹک جھولے لگا یہاں سری کرشن بلرام من جھوم من
 دیکھتے کیا ہیں کہ لوہو کی ندی نہ لگی پونتریں رتھہ ہار تھہ وان ناو سے بے جاتے ہیں شعور شعور ہاتھی
 مری پوٹا سے پڑے درشت آنے ہیں اونکے گھاؤں سے رکت بھرن کی بھانت بھرتا ہر تھان مواد یو
 بھوت پریت سنگ لہرات آندک نراج نراج گائے منڈونکی مالاباے بناے بیٹے ہیں بھوتنی پونتری گنپان
 کھم بھرتا رکت پونتریں گدہ گدہ کاگ دوشون پونتریں مانس کھاتے ہیں اور اکپیدین لڑتے جاتے ہیں۔
 اتنی گتھا کھہ شکد یو جی بولے کہ مہاراج قبیلے رتھہ ہاتھی گھوڑے راجسراوس کھیت میں پڑے تھے تھیں یون
 نے قوسیت اکٹھا کیا اور لگن لے پل بھرتین سکویلا بھسم کر دیا سو پخت میں مل گئے اونہیں آنے تو سب
 دیکھا پر جاتے کسی نے نہ دیکھا کہ کدھر گئے۔

ایسے آسروں کو مار جھوم کا بھارتا سری کرشن بلرام بھگت ہیکاری اوگر سین کے پاس آج ڈنڈوت
 کر تھہ جھوڑ بولے کہ مہاراج آپکے پون پر تاپ سے آسروں مار بھگایا اب نہ بھی راج کیجیہ اور پراکون سکھہ
 اٹما پون تھکے کھہ سنے لکھتے ہی راج اوگر سین نے ات آند مان پڑی بدھائی کی اور وھرم راج کرنے لگے
 ۱۵۵۱۱ کتنے ایک دن پیچھے پھر جہاں سندھ اتنی ہی سنیا لے چڑھ آیا اور سری کرشن بلدیو جی نے پونتریں
 مار بھگایا ایسے پونتریں آجھو منی لے شترو پیر چڑھ آیا اور پونتریں مار مار بھگایا۔

اتنی گتھا کہ کے شکد یو من نے راج پر پخت سے کہاکہ مہاراج اسی پج نار دھن کے پون جو آج تو بی
 ایکا ایکلی اوٹھ کمال جن کے یہاں آجھو من دیکھتے ہی وہ بھاسیت اوٹھ کھڑا ہوا اور اسے دھرت
 کر تھہ جھوڑ بولے کہ مہاراج آپکا آنا یہاں کیسے پھیل چو پانی تنکے نار دھن چار پونتریں پھرت
 مہاراج تو پونتریں پونتریں کوئی چھوٹا سون کچھ نہیں ہوئی تو سب مہاراجات ملی مہاراج

یوں کہ مار دوس نو لے کہ جسے لوکل میں سیکھ برن ات صدر مدلی یتیا مبر پرے بیت یت اور سے دیکھ
تسکا بوجھ چاش مارے من چھوڑیو اتنا کہ نار دس تو چلے گئے اور کال خن اپنا دل جوڑے لگا اوسنے کتھ
اکمل میں تین کڑور نما پنچہ آئی بھیا کو نے رکتے کیے کہ جنکے مو لے ٹھج برے داس بیلے بھیکھ بھورے
کیس تین لال لکھو کچی ستے شخص ساتھ لے ڈنکا دے تھہر پوری بر جڑہ آیا اور اوسے چارو اور کڑی گھیر لیا
اوس کال سری کرشن چندر جی لے اوسکا حال دیکھ اپنے جی میں یکار اکاب میاں رہا اھلا میں کو بیک
آج یہ بیان جڑہ آیا ہے اور کل کو جڑہ اسدھی بھی جڑہ اوسے تو پر جا دکھ باوے گی اس سے اچھا ہی ہر
کہ بیان نہ رہیے سب بہت امت جاے لیسے ہمارا ج ہرے یوں پا کر لیسو کراں کو لہ۔ ے کہ سمجھا نو جھار
کے کہا کہ تو اچھی جا کر سدر کے بیج اک مل کر مار اور بسا کہ جس میں سب حد نبی سکھ سے رہن برو۔ یہ حصہ
بجائیں کہ لے ہمارے گھر میں اور بیل بھریں سلکو وہاں ہو پکا وانی بات کے ستے ہی حال سو کراں نے
سدر کے بیج سدر رس کے اوپر مارہ حوص کا مگر صیاسری کرشن نے کہا تم سا ہی رات بھر میں ناے
اوسکا نام دوا کا رکھہ اگر ہر سے کہا بھر بھو لے آگیا دی کہ تو اسی تھے سب حد نبیو مکو وہاں ایسے
ہو پکا دے کہ کوئی یہ حید محالے کہ ہم کہاں آئے اور کون لے آیا اتنا چن بر بھو کے کھو سے جیوں نکلا
تینو راتی رانا اور گریں اسدھ یو تمبیس لیسو کراں لے سب حد نبیوں کو لے ہو بنیا یا اور سری کرشن
لرام بھی وہاں یہ حارے اس بیج سدر کی لہر کہ شبدش سب حد نبی جو یک برے اور آت اچر کٹاؤش
کیسے لکے کہ سدر کہاں سے آیا یہ حید کچھ جانا نہیں جاتا۔

اتنی کتھا سارے سری شکدیو جی نے راتہ بر کچھت سے کہا کہ پرتھی ناتھ ایسے حد نبیو نکو دوا کا میں
بسارے سری کرشن چندر جی نے بلدیو جی سے کہا کہ بجائی آپ چلکر یہ حاک رچا کیجیے اور کال جن
کا مارہ اتنا کہ دو یوں بجائی وہاں سے چل برج سڈل میں آئے۔

ادھیان باون سرکرشن بلرام کو دوا کا گون کو برن بن

شکدیو س نو لے کہ ہمارا ج برج سڈل میں آئے ہی سری کرشن نے بلرام جی کو تو تھہر میں چھوڑا
اور آپ روپ ساگر جگت او جا کر پیما میرے بیت پٹ اور سے سب سرکار کیے کالجھن کے دل میں جا
اوسکے سمکھ ہونکے وہ انھس دیکھتے ہی اپنے من میں کھ لگا کہ ہونہ ہو ہی کرشن ہر نار دھن نے
جو تھہر تباؤ تھو سو سب اس میں یا ٹھ جاتے ہیں اسی نے کنس آوک آسے مارے حراسندھ کی سب یا مہنی

ایسے ہی سن چل چوپائی کال جن یون کے یگارہ کا ہے بھاگے جات سارا۔ اے پڑواں موسون کام۔
 تھارہ ہو کر ون نگر ام۔ چارندھروں نامین کس۔ ہر حاد و گل گردن بہر س۔ ہر راہ یون کر کا لھنٹ
 اھماں کرانی سب منیا کو چھوڑا کیلا سری کرشن چندر کے چھپے دھایا پراوس مورکھ نے برھو کا بھید نہ پایا لگ
 آگے تو ہر سھاگتے جات تھے چھپے چھپے ایک ہاتھ کے اتر سرود وڑا مانا تھا بھاگتے سھاگے حبست دور کل لگ
 نب یہ جو ایک پھاٹکی گویا میں چھپ گئے وہاں حادیکھا نو ایک برکھ سونا ہی نہ صحت ایسا تیا میرا اور ہا۔ آ
 ایک اوچھپ ہر چھپے سے کالھن بھی دھڑبانا بیتا اوساں اندھیری گویا میں جاہو نی اور بیتا میرا اورھے اوس
 برکھ کو سوتا دیکھ اسے اپہر میں ماما کہ یہ کرشن ہی چھل کر سورا ہے۔

مہاراج ایسے ہی سن پکار کر دھ کر سوتے ہوئے کو ایک لاس مار کال جس بولا کہ اسے کیٹی کیا سادھو کی
 سھات نہ بیتائی سے سورا ہر اوٹھ میں تجھے ابھی مارتا ہوں یون اوسنے اوسکے او برے یہ سترھنگ لیا

چھپنا میر کرشن کار پھاٹکی کھوٹیں اور مارا جانا کالھن کی چکن کی نگاہ سے



میں نہ سے چونک پڑا اور اسنے جو اسکے اور کرودہ کر دیکھا تو وہ بھل بھل بھم ہو گیا اتنی بات کہنتے ہی راہ پچھت
 نے کہا چوپائی یہ شکدیکو کھجاری کیوں وہ رہو کندرا جاسہ۔ تاکلی ورشت جسم کیوں بھو جو کو نے وہ
 مہا برہو۔

سر لشکریوں جو کر پریشی ناتھ اچھو لک ہسی چھتری ملندھا کا کاٹھا پھکنڈات بلی سا پرتابی جس کا جھنڈا

نوکلہ ڈ ایک سمسب دیوتا آشرمن کے ساتھ گھبرائے چکندے کے باس آئے اورات دیتا کرادھنوں نے کہا کہ مہاراج آہریت بڑھے اب تکے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے یک ہمارے چچا کو یہ ریت آگے سے چلی آئی ہے کہ جب جب سرمن رکھنا اہل ہوئے ہیں تب تب اونکی مہا بھتیجیوں نے کری ہے۔

اسی بات کے سنتے ہی چکندے کے ساتھ ہولیا اورا کے اسرے سے خبر کرنے لگا اسین لڑتے لڑتے کتنی ہی جگہ بیت گئے تب دیوتاؤں نے چکندے سے کہا کہ مہاراج آپ بے ہارے لیے بہت برسر م کیا اب کہیں بیٹھو سر م لیجیو اور دیکھو کوٹھکہ دیکھو چوپائی بہت دن کینو سگرام ہو گیو کوٹھکہ راج دمن و حام ہو رہو کہ کو و تہاں تہار دہ تاتین اب جن گھر بگ و حار و ہ اور جان تھار اس مانے تھان حاوی سن چکند نے دیوتاؤں سے کہا کہ کرنا تھ مجھے کہیں ایسی ایک انت تھوڑا بیٹے کہ جان جاوین نشینا تی سے سو دن اور کوئی دجگا و س اتنی بات کے سنتے ہی پرین ہو دیوتاؤں نے چکندے سے کہا کہ مہاراج آپ دھولا گر بہت کی کدرا میں حاو سین کیسے وہاں تھیں کوئی نہ جگا دیگا اور جو کوئی جانے اچالے وہاں جاتھیں جگا دیگا تو وہ دیکھتے ہی نصاری و رشت سے جل بل کے راکھ ہو جا دیگا۔

اتنی کھانا سریشک دیو جی بے راہ سے کہا کہ مہاراج ایسے دیوتاؤں سے رہا چو چکند اوس کو پھان میں پھرا سنا اس سے اوسکی و رشت پڑتی ہے کالہن جل کر راکھ ہو گیا آگے کر بانداں مراری بھکت ہنگاری نے سینگہ بدن چند رکھو کل میں جتر جوج ہو سگھہ کلر گدا پدم لیے مورکت مگر اگر ت کنڈل بن مال اور پتا سر پھرے چکند کو و رشن دیا پر سیکو کا سر و پ دیکھتے ہی وہ ساٹھا لگ پر نام کر کھڑا ہو با تھ جوڑ تو لا کہ کرنا تھ جیسے آپ نے اس مہا اندھیرے کدرا میں آسے او ملا کر اندھکار دور کیا تیسے دیا کرانا نام بھید جتاے میرے من کا بھی بھرم دور کیسے سری کرشن چندر پورے کدیرے تو فم کرم میں بہت گئے دے کسی بھات گئے نہ جائیں کوئی کتا ہی گئے پرین اس ختم کا عجید کتا ہوں سوٹھو کہ ابی بسدیو کے یہاں چٹھ لیا اس سے باسدیو میرا نام ہو لاؤ تھیرا من پ آشرمن سمیت کنس کو میں نے ہی مانجھوم کا بھالو تال اور خرمیریشیشیشیشی اچھو مچی دل لیکے دل سندھ جڑھ آیا سو بھی مجھے ہارا اور یہ کال جن تین گرو راجہ کی بھیشہ بھاء لیکے لڑنیکو آیا تھاسو نصاری و رشت سے جل مرا۔

اسی بات پر گھوڑے گھوڑے سے سنتے ہی چکندے کو گھیاں ہوا تو بولا کہ مہاراج آپکی مایا ات پرل سے اوپر سے سنا تو تھوڑا رکھا سہا سہا کی سدا بڑھ تھکا نے نہیں رہتی چوپائی کرتکرم سے گھوڑے کو بہت

تہ سے بھاری دُکھ سہ لیت :۔ دو ہا چھبے ہا بیون سوان مکھ رو دم چھوڑے آب :۔ حالت ناہی سے
چھوٹ سکھ یانت ستناپ۔

اور مسالاج جو اس سنسار میں لیا ہوا سو گراہ روپے اندھ کوپ سے بن آئی کرپا کے لکھ نہیں سکتا اس سے مجھے بھی
 جیتنا ہے کہ میں گراہ روپے کوپ سے کیسے نکلونگا سہری کرشن بولے کس ممکنہ بات تو ایسی ہی ہے جیسی تو
 کسی پرین تیرے ترے کا اویاے تارے و پتا ہوں سو تو کرشن نے راج یا سہووم دھن استری کے لیے ادھک
 اور حرم کیے ہیں سو بن تپ کیے بیچو میں گے اس سے اور تر دسا میں حاسے تپتیا کر یہ اپنی دیوہ چپوڑ بہہ رکھ
 کے گھر منہ لیگا تب تو کوٹ پدا رہہ یا دیگا۔

مہاراج اتنی بات جیوں چکند نے سنی تو مانا کہ اب کھجا آیا یہ سمجھ برنجھو سے مدد و ڈنڈ و ت کریر کرمان دے
چکند تو بددی ناسخہ کو گیا اور سری کرشن جی نے متھرا میں آے بلرام جی سے کہا چوپائی کال جن کو
کیونکند + بددی بن شیو + چکند + کال جن کی سینا گھی + تن گھیر کر متھرا اپنی + آؤ تھان بلجن
مارین + سکل بھوم کو بھارا دتارین +

ایسے کہ بلہ کو ساتھ لے سری کرشن جیند تھمر سے نکل وہاں آئے جہاں کال جن کا گناک کھڑ تھا او
آتھری دونوں دفنہ جدو کرنے لگے رشتے رشتے جب لمبھ کی سینا پر بھولے سب ماری تب بلہ بوجی سے
کہا کہ بھائی تھمر کے سب سنہت لے دوار کا کو بھیج دے مجھے بلرام جی بولے بہت اچھا تب سری کرشن نے
تھمر کا سب جن نکلوا بھینسوں چکرٹوں ہاتھیوں پر۔۔۔ دوار کا کو بھیج دیا اس پر پھر جہاں سندھ
تھیں ہی اچھو مٹی سینا اور لے تھمر پر چڑھا آیا تب سری کرشن بلرام مات گھبرا کے نکلے تو اس کے نکلے کا کیا
دے اس کے من کا سنہاں شانے کو بھاگ چلے تب منتری نے جہاں سندھ سے کہا کہ مہاراج آپ کے پرنا بیکے آگے
ایسا کون بلی ہے جو تھمر دیکھو دے۔۔۔ نون بھائی کرشن بلرام چھوڑ کے سب دھن دھام اپنا ہی لیکے
تھمر سے ڈر سے نکلے یا نون بھاگے جاتے ہیں اتنی مات منتری سے من جہاں سندھ بھی یوں لگا کر کتا ہوا سینا
لے اونکے پیچھے دوڑا چو پانی کا ہر ڈر کے بھاگے مات میں تھمر رہو کروں کچھ بات میں پرت اوت
گنہت کیوں بھاری۔۔۔ آہی ہے ڈھک پیچ تھمری۔۔۔

انہی تشویشوں کے لیے کہ پڑھتی، ناخوش گئی، سر پر کرشن اور لہو نے سماگ کے لوگ ریت دیکھا ہی تب چلے گئے۔ سن کا کچھ لاسب سوچ گیا اور رات پر سن ہوا جس کا کچھ برفن میں کیا جاتا آگے سر پر کرشن

ہوئے چو پانی دیکھ جاسندھ کے یکار ۛ سنگھ تیرے پلیدر مکر ۛ اب کن ہم سوں جاہن برائے ۛ ۛ
اسریت کو دیون چلے ۛ

[illegible]

اور کوئے اپنا یہ کمر بیکار۔
 اتنی کتنی سہل سریشکد یوں نے راجہ سے کہا کہ مہاراج اسی بیت سے جہاندر کو دو جو کھاوے سہی کرشن
 بلایم جی تو دوار کا مین جاے لیے اور جہاندر بھی سترنگری سے ہل سب مینا لے آت آتد کنانٹ تک ہو
 ایشے گئے آیا۔

ادھیاہ ترین سرکیشن کو رکھنی کو سٹائٹھینجیو کو برن مین

شکہ یوں بولے کہ مہاراج اب آگے کٹھا کیئے کہ جب کال جن کو مار چکا، کو تاج پر سنبھ کو دھو کھا دے بلدیگا
کو ساتھ دھسری کرشن چندر آئندہ کنہ دیون دوار کا میں گئے تیوں سب جہ میسوں کے عین جی آیا اور
سارے نگین شکہ چھایا سب پور باسی میں آئندہ سے رہنے لگے اس میں کچھ دن پیچھے ایک دن کو میسوں فر
راجہ اوگر سین سے جا کا کہ مہاراج اس کہیں بلرام جی کا میواہ کیا جاسیے کیوں کہ فر سمر تھ ہو فی اتنی رات
کے سنہ ہی راجہ اوگر سین نے ایک برہمن گوید سے ات بھجای وہ جھائے کے کہا کہ مہاراج تم کہیں جا کر اچھا کل
گھر دیکھ بلرام جی کی سگانی کر آؤ تا کہ روری آتھت ناریل روپا مشکاے اوگر سین جی نے اوس برہمن کو
تھا کہ روپہ ناریل دسی بد کیا وہ چلا چلا انرت دیس میں راجہ ربوت کے یہاں گیا اور اوسکی کینا ربوتی سے
بلرام جی کی سگانی کر لگوں شمسے اوسکے برہمن کے ساتھ ٹیکا لایو اسے دوار کا میں راجہ اوگر سین کی پٹن
لے آئے تھیں اور اوسکے برہمن کو راکھ سنا پاتھتے ہی راجہ اوگر سین نے ات پٹن جہو اوس برہمن کو بلایا

جو ٹیکالے کر آیا تھا منگلا جا کر وہاں ٹیکالیا اور اسے بہت سا دھن دے بڑا کیا پھینچے آپ سبج بوسو کو ساتھ لے کر برسی دھوم دھام سے انرت دلیس میں جاے بلرام جی کا بیاہ کر لائے۔

اتنی کتنا کہ سری شکدیو جی نے راجہ پچھت سے کہا کہ برتشی ناتھ اسی ریت سے توسب جہر میں بلدیو جی کا بیواہ کر لائے اور سری کرشن چندر آپ ہی بھائی کو ساتھ لے کندن پور میں جاے پھیکا کہ نرلیس کی برسی رگنی سال کی مانگ کو پانچھون سے جہر کر چھین لائے اوس گھڑی میں لاسے بیاہ کیا برسن راجہ پچھت نے شکدیو جی سے پوچھا کہ پراہمہ پھیکا کہ ستر رگنی کو سری کرشن جی کندن پور میں جاے آسروں کو مار کس بیت سے لائے سو تم مجھے سمجھا کر کو برشیکدیو جی لوے کہ مہاراج آپ من لگاسے میں سب سید و اگا سمجھا کر کتا ہوں کہ بریجھ دیس میں کندن پور نام مگر زمان ایک پھیکا کہ نام پکا جس جیہاے راہر چہر ر دیس اونکو گھڑ میں جاے ستیا جی نے اتنا لیا کنیا کے ہوتے ہی راجہ پھیکا کہ نے جوتیوں کو ملاے بیجا و نھوں نے آگ لگن سا دھراوس لڑکی کا نام رگنی دھر کے کہا کہ مہاراج ہمارے پکار میں ایسا اتنا ہر بریتا ات سو شیل بھاو روپ نرمان گن میں پچھ میں سماں ہوگی اور اڈر کھ سے بیاہی جائیگی۔

اتنا جین جوتیوں کے کھ سے نکلتے ہی راجہ پھیکا کہ نے ات سکھ مان ٹرا آند اور بہت سا کھ برہون کو دیا گئے وہ لڑکی چندر کلا کی بھانت دن دن برھنے لگی اور بال لیل کر مانتا تھا کو سکھ دینے جب کھ برسی ہوئی تو لگی سکھی سیلیوں کے ساتھ انیک انیک پرکار کے اٹھنے اٹھنے کھیل کھیلنے ایک دن وہ رگنی پکڑی ہوئی چلے گئی چندر کھی سکھیوں کے سنگ اٹھ چولی کھیلنے لگی تو کھیل سے سب سکھیان او سے کہنے لگیں کہ گھنی تو ہا کھیل کھولے کو آئی ہے کیونکہ جہان تو ہمارے ساتھ اندھیرے میں چھتی ہے تہاں ترے گھہر کی جوت سے یا ندنی سی ہو جاتی ہے اس سے چھپ نہیں سکتیں یہ سن کر دچھپ ہوئی اتنی کتنا کہ شکدیو جی نے کہا کہ مہاراج اسی بھانت وہ سکھیوں کے سنگ کھیلاتی تھی اور دن دن چھپ اوسکی وونی ہوتی تھی اس پرچ ایک دن نارجن کندن پور میں آئے رگنی کھیکہ سری کرشن چندر کے پاس دو لڑکے میں جاے اوسون لے کے کہا کہ مہاراج کندن پور میں راجہ پھیکا کہ کے گھر ایک کینا روپ گن میل کی کھان لچھی کے سماں جہی ہر سو تھاری ہو گہر یہ پھیکا کہ بہرے نار دھن سے سن پانچھین سے راتلن اپنا من او سپر لگا یا مہاراج اسی ریت کر کے تو سری کرشن چندر نے رگنی کا نام گن شا او ر پھیکا کہ نے پر پھیکا کہ نام جس نسا سو میں کتا ہوں کیا پھیکا کہ دیس میں کے کہنے ایک پھیکا کہ

ایسے کہ پھر راجہ جیکھک نور کہ یہ تو رگم کیش نے پہلی بات کہی جو بیسیوں میں راجہ سورسین سے
جسی اور برتانی ہوئے تھے ہی کے بیڑہ نہ جی تین سو کیسے ہیں کہ چلے گھوڑین آدیر کہہ اناسی سکل پون
کے دیو سری کرشن نے ہم نے مابلے نس آرا۔ راجہ۔ دن کو مارا اور ٹھوم ہمارا تو مار جد کل کو اوجاگر
کیا اور سب ہندو یوں سمیت یہاں لکھہ ماویسے دوار کا ناتھ سری کرشن جنڈر کو کہنی دس
تو بگت میں جیں اور طبری لین تہی مات کئے تھے ہی ست سما کے لوگ آتھ یثین ہو لو کہ سال کی یہ تو منہ
بھلی چاری البسا بگر اور کہیں نہ لیکگا اس سے اور ہم ہی کہ سری کرشن جی کو کہنی بیاہ دیکھے۔

معالج جب سب ہمارے لوگوں نے یوں کہا تب راجہ جیکھک کا راثیا جس کا نام حکم تھا سون سب
جھجھلا کر بولا چوپائی سمجھو بوات مانگوارہ جانت نہیں کرشن بیو ہارہ سورہ برس ہند کے سڑو
تب امیر سب کو ہو کہیو کہ مارا ورجی گاہے چرائی بن میں پیٹھ بیکاکس لکھائی۔

وہ تو گنوار گوال سے اسکے جاٹ پات کا کیا ٹھکانا ہے اور جبکہ مایا ہی کا جید ہانا نہیں جاتا وہ سے
ہم پھر کس کہیں کوئی نہ نوپ کا جانتا ہر کوئی بسد یو کہانتا ہر پراج تک کسی نے یہ جید پنا یا کہ کرشن کسکا
پٹیا ہر اسی سے جو چکے میں آتا ہر سو گانا ہر ماسا ح میں سب کوئی جانتا مانتا ہر اور جہی راجہ کب بھتر
کیا ہوا تو تھوڑے دنوں سے پڑھکر انھوں نے بڑائی پائی پولا کلٹاک تو نہ چھوٹا وہ اوگر سین کا چاکر لکھتا ہر
اوس سے سگائی کر کیا ہم سنسار میں جس پادو نیگے کہا ہر کہ پادو پیر اور پیرت سان کے کرے تب سو بھایا یہ اور جو
کرشن کو دیکھ لو لوگ کہیں گے گوال کا سا اقس سے سب پٹیا لکھ لکھ اور میں ہمارا۔

معالج یوں کہ پھر رگم بولا کہ نگہ چندیلی کاراجہ سپہال تھالی اور پرتاپی ہر اوسکے دور سے سب تھر تھر کاہتر
میں اور ہم سے اونکے گھوڑین راج گدی چلی آتی ہے ابھی سے اب تو تم ہی ہے کہ کرشن اوسکو دیکھو اور
بیوہ آگے پھر کرشن کا نام ہی نیلیے۔

اتنی بات کے سنتے ہی سب بھما کے لوگ مارے ڈکے میں ہی میں پچتا ہر کہ چپ جھوڑا راجہ جیکھک بھی کچھ
دبولا اس میں کہ نہ جو تشیو نہ لکھتے تھے بھگن شہرے لیکھو ہر کے ماتھ یا سپہال کے یہاں ٹیکا بھی پیا
ہو ہاں میں پلا پلا چندیلی میں جاے راجہ سپہال کی بھلہ ہر پوچھا کہ تھے ہی راجہ نے یہ میں کو برنام
کہ پوچھا کہ پوچھا کہ انکا ہاں سے پلا اور سان کس نہ لکھتے تھے تب اوس میں پٹیا لکھتے تھے
سب پورا کہا راجہ سپہال شتے میں پٹیا لکھتے تھے پٹیا اور اوس میں کو پٹیا لکھتے تھے

اور بن اوپہن سو بھادو، ہر ہر ہین نسیمین بھات بھات کے لیش کچھی لول رہے ہین اتر تھہرے سرود و نزل
جل بھہرے اونہین کنول ڈنڈہ حلاے رہے ہین او نہر سہو روں کے جھنڈکے جھڈ گونج سہو اور لبہن سہو سار س
اوک کچھی کلکولین کر رہے کو سون تک ایک ایک یرہہ رکے پھول بھلون کی مارٹان علی گیس میں تیرہ پواریان
لکھا رہین ہین باولی اندرون یرٹالی کھڑے بیٹھے سروران سے گاکے گاکے رہتے یرٹو ڈی جلاے جلاے اوکے سیکے
نیر پتھر رہے ہین اور پٹھانوں پر جباریوں کے ٹھٹھہ کے ٹھٹھہ لگے ہوئے ہین۔

یہ عجیب نہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ برہمن جو دل و جان آیا تو دیکھتا کیا ہے کہ گھر کے چاروں اوقات اونچا کوٹ اور زمین جا رہا ہو گا
تعمین کنچن کے جڑ کو مار لگے ہوئے ہیں اور یوری کے بھتر چاندی سونے کے من سے بچ کھتے سنت کھتے سمد راویجے
ایسے کہ اکاس سے باہر کرین گھر کا ہے ہر تکیے کلس کلساں بجلی سی جھکتی ہیں رنگ رنگ کی دھجیا تپا کا پھلے
ہر ہر ہر کھڑکی چھدر کھول مو کھول جالیوں سے تنگندھ کی لپٹیں اُسے رہی ہیں دوار دوار سپلو کیلے کے
کھمبہ اور کنچن کلس بھرے دھرے ہیں تو رن بند نواریں بند جی ہلوئی ہیں اور گھر گھر آند کے باجن باج رہے
ہیں شور شور کتھا پوران اور ہر چہ چا ہو رہی ہے اٹھا رہا ہوں مسکھ حین سے باس کرتے ہیں سودرشن جگر پوری
کی رچھا کرنا ہے۔

اتنی کٹھا سنا سے سر شکر بیوجی راجہ پنجپخت سے بولے کہ ہمارا ج ایسے جو سندرہ سمانی دودار کا پوری تھی
تسے دیکھتا دیکھتا وہ برہن راجہ اوگر سین کی سھامین جا کھڑا ہوا اور ایسین یو چھا کہ سری کرشن چندر کمان
سراجتے ہر جگہ کسی نے اسکو ہر کامندر بتاے دیا یہ حیوں دودار پر جا کے کھڑا ہوا تینوں دودار یا یوں سنا سہ دیکھ
ڈنڈ ٹوٹ کر پوچھا چوپائی کو میں آپ کمان سے کئے چ کون دیس کی باقی لائے چ یہ بولا برہن ہوں کندل میں
کارہنے والا راجہ بھی کھانگی کی کٹیا کٹنی او سکی تھی سری کرشن چندر کو دینے آیا ہوں اتنی بات کہ سنتے ہی
پور یوں نے کہا کہ ہمارا ج آپ سندرہ میں جائیے سری کرشن سنگھ سنگھاسن پر بارہتے ہیں لیکن سن برہن چھ
بھیتر گیا پور ہون ہرنے دیکھتے ہی سنگھاسن سے اونٹن ڈنڈ ٹوٹ کر آت اور مان کیا اور سنگھاسن پر بٹھالے چرن
دھوے چرن مات لیا اور ایسی سیو کرنے لگے کہ جیسے کوئی اپنے اسٹ دیو کی سیوا کرے اور سنگندھ اوٹن لگا کر
نہلا دے دھولا سے پہلے تو او سے کٹ رس جو چرن کر دیا اچھے پیڑ اور وہ کیسے چنڈی سے چرچ پچو لون کی مالہ
ہلے برہن چرت سندرہ میں لہا سے ایک تہہ سے جڑا جس پر کھٹ میں لٹا یا۔

مہاراج وہ بھی باٹ کا تھکا مارا تو تھکا ہی لیتے ہی کسک پائے سو گیا مہر پر کرشن چندر کہتی ایک دیر تک تو

تو اپنی سب مینا ساتھ لے دو ہون بھائی حاد اور بیاہ کر گئے چلے آؤ وہاں کسی سے لڑائی جھگڑا نہ لڑا کیونکہ
تم بچہ بیوہ تو شہرہ ی بہت آگے رہی تھی اگلی پاتری سری کرشن چندر بولے کہ مہاراج تم نے سچ کہا برہمن آگے
چلتا ہوں آپ لکھ سمیت چھپے سے بلرام جی کو بھیج دیجیے گا۔

ایسے کہ ہر ادگر بین لند یو سے بیاہوا و سچ ہمن کے نکلت آئے اور رتھہ سمت آپے وارک سار تھی کو بکایا
وہ پرتھو کی گئی یا تے ہی چار گھوڑوں کا رتھہ ترنت حوت لایا تب سری کرشن چندر راو سیر پڑو اور برہمن کو
پاس بیٹھائے دوا کر کے گندن پور کو چلے چوں لکر کے باہر نکلے تیوں دیکھتے کیا ہمن کہ داہنی آؤ تو مرگ کر
جھنڈ کے جھنڈ چلے جاتے ہمن اور سکھ سے سکھ لکھنی اپنا بچہ لیے کر جتے آئے ہمن یہ بچہ سگن دیکھ برہمن
اپنے جہین بچا کر بولا کہ مہاراج اس سے اس سگن کے دیکھ سے مہرے چارین بٹا ہر کہ جیسے بٹا اپنا کارح
سدرہ کیے آئے ہمن تیسری تم بھی اپنا کارح سدرہ کر آؤ گے سری کرشن چندر بولے کہ اگلی کرپا سے آسا کہ وہاں
سے ہر بڑھے اور نئے دلیس نگرانوں دیکھتے دیکھتے گندن پور میں جا پونچے تو وہاں دیکھا کہ ٹھوٹھو
سیاہ کے سامان سونوگ دھری سے تھس و نگر کی چب کچھ اور ہی ہو رہی ہے چوپائی جبارین گلی چو ہٹا
چھاوین * چو واپندن سون چھر کا دین * یہ سپیاری جمور اگیے * سچ سچ کک تار بر دیے *
ہرے یات پھل پھول پار * ایت گھر گھر نذر نوار * دھو جاپنا کا تورن تنے * سو مہب کس کنن کر
نے * اور گھر گھر آند ہو * ہا ہے مہاراج یہ تو نگر کی سو بھاتھی اور راج سندھ میں جو کتول ہو رہا تھا اوکا
برہمن کوئی کیا کرے وہ دیکھتے ہی بنے گے سری کرشن نے سب نگر دیکھ کر راج بھیکک کی باری میں ڈیرا
کیا اور ستیل چھاٹھ میں بیٹھ ٹھٹھی ہوا و س برہمن سے کہا کہ دیوتا تم پہلے ہاے آئیکا سا چار گمنی جی
کو سناؤ جو دے دھیرج دھر اپنے ہمن کا دکھ ہرین چھپے وہاں کا بھید ہمن آساؤ جو ہم پھر اوسکا بھیک
کیرن برہمن بولا کہ کرپا نا تھا آج سیاہ کا پہلا دن ہے راج سندھ میں برہمنی و حومہ و حاسمہ و برہمنی
میں جاتا ہوں ہر گمنی جی کو اگلی پاتری سے آپکے آئیکا بھیک کو نگر یوں سندھ میں ہمن وہاں سے پہلا مہاراج
ادھر سے تو ہر یوں چپ چاپ اکیلے ہوئے اور آؤ جسے ہا جہ سہا ل جہا سندھ سمیت سب اسر دل
لیے اس و حومہ سے آیا کہ جسکا وار پار نہیں لایا تھی بھٹہ رنگ لایا کہ جسکے بوجھ سے شیش ڈگلائی اور
پرتھی پونٹے لگی اوسکو آئیکا سدرہ پاتری بھیکک لے کر آؤ کہ وہاں کے لوگوں سمیت آگے بڑھ کر
اور بڑے آوران سے گوائی کر سکھو ہر یوں پورے ہمن چھپے ہمن ہا تھی گھوڑے دے اوس میں

چلا اور تھکا دینا بنا سے بھایا اس میں گھری چار ایک دن رک گیا اور کال رکھتی بال اپنی سب سکھی سیلیوں کو
ساتھ لے باجے گا جے سے دی کی تو جا کر نیکو ملی تو راجہ سکھک نے اپنے لوگ رکھواری کو اس کے ساتھ کر دیے
راجہ سپال نے یہ سہا چار بارے کدراج کینا لکھ کے ماہروی تو جینے ملی ہے سری کرشن چندر کے در سے انہی
بڑے بڑے سوریر جو دھاؤں کو بلا سے سب بھانت اونچ نیچ بھائے تو بھاء کرکشی کی جو کسی کو بھیج دیا
وہ بھی آ کر اپنے اشتر شتر سہن حال راج کینا کر سگ ہوئیے اوس کرکشی جی سب سترنگاریہ سکھی سیلیوں
کے جھنڈے کے جھنڈے لیے انتر پٹ کی داوٹ میں اور کالے کالے راجھسون کے کوٹ میں جاتے ایسی سو بھایا
لگتی تھیں کہ جیسے سیام گھٹا کر پتچ مارا مندل سمیت چندر ہوئے کتنی ایک میر میں جلیں جلیں دی کے سندر
میں ہو گئیں وہاں جاے ہاتھ پاؤں دھوے آچمن کر ستر دھوہو راج کینا نے پہلے تو چندن اچیت
وہو پ و میب نپید کر ستر دھا سمیت دی کی ہید بدھ سے تو جا کی پیچھے بڑھ سون کو اچھا بھوجن کروایا
ستھ سے بڑھ چھراے روری کی کھو کاڑ اچیت لگاے اونھیں دھنا دے اور اوسے اسیں لی آگے
دی کی پرگٹان دھوہ چند رکھی چنک بربنی مرگ نینی پگ نینی گج گوئی سکھیدوں کو ساتھ لیے ہرٹنے کی
چنڈا کیے چوٹ وہاں سے نشیپت ہو چلنے کو ہوئی تیوں سری کرشن چندر بھی اکیلے رتھ پر میٹھ وہاں
پہونچے جہاں کرکشی کر ساتھ سب جو دھا اشتر شتر سے جکڑے گھڑے تھے آنا کہ شکدیو جی بودا کروا
پتچ گورب میں ملی ایک کمر اٹھارے پسن سندر گئے ہری دیکھ دھوہا پھراے پتچ بات سکھی
سہر کرکشی کرکشی جی کو رتھ پر بٹھا لیجنا



کھمبے سے سُن اور پُر جموع کے رتبعہ کی دھوا چا دیکھ راج کیا آت آند کر یھو لی انگ نہ ساقی تھی اور سکھی کے ہاتھ پر ہاتھ ملے موہنی روپ کیے ہر کے ملنے کی آس لیے کچھ کچھ مسکراتی سبج ایسے دھیرے دھیرے ماتی تھی کہ جبکی سو بھا کچھ سنی نہیں ماتی آگے سری کرشن ہیند کو دیکھتے ہی سب کھوارے بھولے سے کھڑے ہو رہے اور اتر پٹ اوکے ہاتھ سے جھوٹ پیرا سین جیون موہنی روپ رکمنی جی کا دیکھائیتوں اور بھی موہت ہو ایسے تھل ہوئے کہ جھین پانے تن من کی بھی سدا رہی۔ سو رٹھا بھڑکائی دمنکھ جڑھالے آجن ترنی جج کے ۵ لوچس مان جلاے مارے یے جیوت رہے ۵ مداراج اوس کال سیدر چھس تو جڑھالے کھڑے دیکھتے ہی رہے اور سری کرشن سیکے جی کرنی کے پاس رنخہ بڑھالے جاے کھڑے ہوئے برانیت کو دیکھتے ہی اوسنے سلج کر ملنے کو جیون ہاتھ بڑھائیتوں پر بھوکے بائین ہاتھ سے اوٹھالے اوسے رتھہ بڑھایا۔

چو پانی کا نیت گات کیج کن بجاری و جھاڑیں ہر سنگ سدھاری و جیوں پیراگی چھاڈے گیمہ و کرشن
جرن سون کرے سینہ۔

مزارح رکھنی ہی نے تو چپ تپ پن ہر ت کیے کا بھل بابا اور پھیلاؤ کہ سب گنوا پیری اس تر شستر لے کھٹے کھٹے
دیکھتے رہے بر بھواؤ نکلیے جسے رکھی کو لے ایسے ملے کہ وہاں بیوں ہو جو جہد سیرا کے ترے سنگھ پج آئے ہاں پچھیں
لیکے ملے نذر گھر ہے آگے سری کرشن چندر کے ملے ہی سلام ہی بھیجے ہو ڈاکا سجا ہو بل ساتھ ملے جائے

اومہیا پچھن کنی چتر کے برن میں

سری شکر پوچی پوچی کے ہمارے راج کتنی ایک دور جاے سری کرشن چتر رچی نے رکنی جی کو سوچ شکوچ جت
 ویکھ کر کہا گندراب تم کسی باقی کی جنتا مت کرو میں شکھن کھن کر سب شعاے سن کا ڈہر ونگا اور وارا کاین
 پہونچ جید کی بدھ سے پکا کرو ونگا یون کہہ کر مجھو نے اسے اپنی مالا پر لے بایش اور شعاے جیون شکھن کھن
 کری تیوں سپال اور واسیہ دھتے شب سنا علی چونک پڑے اور بیدیاں سارے گمرین پیل گئی کہ ہر کسی کو چلے
 اسین راوس سپال ورجا سندھو گئی کامہن اول لوگوں سے رچی جو چکی کوراج کتیا کے سگ گیتے تھے ات کہو کہ
 جگم کوپ جین کچی بانہ دستہ شتر لگاے اپنا اپنا گناہ نے کر لیکو سری کرشن کے چھیا اوٹھ دورے اور انکو
 مکٹ جاے کہیدہ سچاں سچاں نکلا کے کلاے جاے کہیون جاے ہر کوئی نے رہو شتر لگا کر دو جو پتھری سو پیر من
 وہ کمیت من پیچہ پیشہ تھے ہمارے راج اتنی بارے کھن تھی جاو پھر شکھن ہوئے اور گے دونوں پوچی
 شتر لگاے اوس کان رکنی یاں تھے ان کو گئے تھے اوتھ کیسے اوسو جبر جبر سری سانسین

مقوم و من تریاکے کاج کرتے ہیں یہ سیر مدحو صلاح اس بات کام رُاست مانو میرا کیا سیج ہی خانو ہار حیت
 بھی اسکے ساتھ ہی لگی رہے اور یہ سنسار دیکھ کاسد رہے یہاں آئے سکھ کہاں پر سکھ پایا کے بس ہو
 دیکھ سکھ سلا ترا اچھیت سوگ بھوکس ہی اس سے مان لیتے ہیں یہ سین ہر کھ سوگ جی کو نہیں ہوتا
 تلم یہ بھائی کے برہمپ ہو نے کی پشاست کرو کیو مکہ گیائی لوگ دیوار مدویہ کاناس کہتے ہیں اس
 دیہہ کی میت لگی کچھ بیو کی ہیں دو ہاسن سندرن سمجھ کے کیے حیثمہ کی لاج و سین ماہند بیدا کو کت اہلو
 رتھ مر جراج و چو پائی گھوگھٹ اوت دن کی کرے مدھر کھ ہرسون او جیرے ۵ ۵ ۵ ۵ ۵ ۵ ۵ ۵
 ہن ملدا وہ اہو کنت رشمہ گی۔ ۵ ۵

انتی مات سری رکنی جی سکے مکھ سے نکلتے ہی یہ دھرتہ سری کرشن جی نے رتھہ دولہا کی اور بار کا اور دھرتہ کرلہ نیے لوگوں میں جاے ات بیتا اکہ نہ بچ کرین کہ دل یور سے یح کر کے آیا تھا کہ اسی ماے کرشن ملے ہم سب جی رنسیون سمیٹ مار کھنہ کو لے آؤں گا۔ سر پوچھن پورا نہ ہوا اور لٹھی اپنی بت کھوئی اس حقیقہ پر بھگوان اس میں اور گھست آس رہے کو جھڑے مرا لگی جو کہیں ملے نہ لگا۔

جب رکم نے ایسے کمانٹ اوسکے کہ کوئی میں سم کوئی لولا کہ مہراج تم رٹے بیرو اور مہا پرتانی مہاجر ہاتھ سے خود بخیتے بیچ گئے تو اوکے دل اتھے تھما ہی یہ الہ صحر کے دل سے نکل گئے ہیں تو کیے سمکھ ہو کس ستھرتی بیچ سکتا ہے آپ سنگیان ہو ایسی بات کیوں سجاتے ہں کھیں ہار ہوتی ہے کھسی صیب یہ سوتھ پرون کٹاؤ ہرم ہے کہ سامہ نہیں جھوڑتے حور یہ آج بگیا تو پھر مار لین گے۔

کھماراج جب اس سے کہہ کر کیوں سمجھا یا ت وہ یہ کہنے لگا کہ سنو چوپائی ہاریوں اون سے اوریت گئی ہے
 میرے چھوٹے بھائی جیسی ہجرت ہوں گندل پور حادوں میں اور ہی گانوں نساؤں میں کیوں کہہ اول
 اک نگر سالیہ دست دارا دین تہاں منگا یوہ تاکو دھر یو منو ح کت نامہ ایسے حکم سالیو گرام ہے۔

مہاراج اودھ تو رگم راج بھینگمک سے پر کر دھان رہا اور ادرہ سری کرشن بلند یو جیلے جیلے دراکو
کتے اہو چنے چو پائی ادری میں اس چھپائی تختہ میں پر بامی سدھیاتی و دو با اوت ہر
ماہیو تہین را کہہ کر ناسے دسو سچا جی تو لوک کی کہی کون پہے جاسے اوس کال گھ گھگھاپا
چور سٹ دوارہ اتر پڑ گئے مکہ کبیر گئے کچھن گھس جیل صرے دھو جاتیا کا میراے رہیں تھو
تھو اتر میں جہین جہین اور ہر ایک باٹ باٹے پوٹے میں جو کسی دیلے لیے نہا چون کے جھنڈا کچھ

کھڑے ہوئے اور راجہ اوگر سین بھی سب جد بندیوں سمیت باجے گا جے سے آگے جاے سمیت
 بھانت کر پرام سکھ دھام اور سری کرشن چندر آئندہ کو نگر میں لے آئے اوس سے کے بناو کی
 چوب کچھ برہن بنیں جاتی کیا استری کیا تر کھہ سب ہی کے سن میں آئندہ جھائے رہا تھا پر جو کے پاس
 آئے آئے سنت سمیٹ دے دے شیختے تھے اور نارایان اپنے اپنے دواروں میں چلے پارتوں
 کو تھوں پر سے سنگلی گیت گائے گائے آتی آتار اور تار تھول برساوتی تھیں اور سری کرشن ملے ملے
 جھانکے سبکا اور مان کرتے جاتے تھے مدان اسی ریت سے چلے چلے راج مندر میں جا کر لے کھڑے
 پیچھے ایک دن سری کرشن راج سبھائیں گئے جہاں راجہ اوگر سین سور میں لہو آؤک سب جڑی جڑ
 جد بندی میٹھے تھے یہ نام کرانھوں نے اونکے آگے کہا کہ مہاراج جہو سمیت جو کوئی سندھی لاتا ہے
 مہی راجسی پیاہ کھاتا ہے۔

اتنی بات کے سنتے ہی سور میں جی نے یہ دہرت بلائے سبھائے کے کہا کہ تم سری کرشن کے پیاہ کا دن
 ٹھہراؤ اور غصے جھٹ پڑا کھول سنبھلنا دن بار پختہ دیکھو اور تم چندر مان سورج پیاہ کا دن ٹھہراؤ
 تب راجہ اوگر سین نے اپنے منتریوں کو یہ اگیا دی کہ تم پیاہ کے سب سامان گھٹے کرو اور آپ شیخ پتر
 لکھ بانڈو کو رو آو سب ویش ویش کے راجوں کے بلائے کو برہن کے ہاتھ پھوٹے مہاراج پٹی جاتی
 سب راجہ برہن ہو ہوا اور ٹھہ دھائے تھنوں کے ساتھ برہن پندت سحاث بھکاری بھی بہت آئے
 اور یہ ساما یار سن راجہ بھیکھک نے بھی بہت بہت شستر پڑاؤ اچھو کھن اور تھہ ہاتھی گھوڑے اس
 واسیوں کے ڈولے ایک برہن کو دیئے کینا دان کا شککپ من ہی من لے آتے جی کرو اور کا کو بھجیا
 اور دھر سے تو دیں دیں کے نہیں آئے اور دھر سے راجہ بھیکھک کا پٹھایا وہ برہن بھی سب
 سامالے آیا اوس سے کی سو بھاد و کارا یوری کی کچھ برہن بنیں جاتی آگے پیاہ کا دن آیا تو سب
 بھانت کر کر کینا کو مہر پے کے نیچے لے جاٹھا پا اور سب برہن بڑے بڑے جد بندی بھی لے آئے اوس میں
 چوپائی پندت تھان بیدا و چرین پندرکن سنگ ہر سنا اور پچرین پندرکھول وندھی بھی بھجیا
 سرکھن دیو پشپ یکھا دین پندت سادھ چارن گندھرب پندرکھ بھی دیکھیں ہر
 چوٹے جان کھڑے سرنادین پندرکھو سب سنگل گاؤں ہاتھ کھو پر بھجیا
 باقم انگ رنگن پشپاری پندرکھو پندرکھو پندرکھو پندرکھو پندرکھو پندرکھو پندرکھو پندرکھو

کنگس ہر سندری و کھیلٹ ڈودھا بھاتی کری ذات آمد رچو مگد میں ڈنڑکھ ہر کھ سب میں
ایس ہر رکتن جوری چرچو ہر جکھو پرت سٹہ ہارس ہو و دیھو داں ہر جو آئے ہر ناگ پندی
جن ہر لے ہر جے تریپ و تیش ڈائیں کے آئے ہر دیھو بد لیسے ہو بنائے
اتنی کتھا کہ شکر یو جی بولے کہ مہاراج جو جن ہر رکتی کا چر تر تھہ تھہ گما اور یڑھوٹ کے نمرن کر دگا
سو بھکت گت جس پا دگا اور جو پھل ہوتا ہے اسیدہ جگ اور گوڈان اور گنگا استنان اور ہر ناگ
تیر تر کرنے سے سوئی چل ملتا ہے ہر کی کتھا کہنے سے ۔

ادھیان چھین سمیروت کے بدھ کے بدن میں

ہر شکر یو جی بولے کہ مہاراج ایک ون سری مادیو جی کیلاس پر اپنے دھیان میں تھہ تھہ کھو پو پو
ایکا ایک کا دیو نے استایا تو سر کی سادھ کھل گئی تب پیارے لگے کہ بیچ بستی رت رچی ریت پر پرت
اسکا اہنگار جان کام کو بھسم کر ڈالا و و پا کا دیو جب تیو دیو تگ رب دھرت نہ دھیر و پت
ہن رت تھت کھڑی سبل رکل سر ر چو پانی کام نارائن ٹوٹ پھرے ہر کت کت کہ جیت
بیچ پھرے ہر بیان تیر ڈکٹ اب ماں ۔ ہر بولے شکر کر یا مذھان

کہ چہ رت تو حیانت کرے سیرام ایک ہو سا دیو لے گا اور جس صانت کھے ملیگا سوٹس میں
کتا ہون کہ چلے تو وہ سری کرشن چندر نے گھر جنم لیکا اور ادسکا مام بر دھن ہو گا بیچے اوس سے
سمبر لیاے سدرین بہا دیگا پھر وہ شمس کے پیٹ میں ہو سمبری کی رسوئیں میں آویگا تو وہ بن جلیک
رہو جب وہ آوے تب اوسے لے یا لیو وہ سمبر کو مار تھے ساتھ لے دوا کا میں جاے لکھ سے
لیے گا مہاراج چو پانی جب میں یوں رت بھاتی ہر تب میں دھر ہر گھر آئی ہر سمبر چر پوٹ
رہے ہر سندان یہ کو ملے گے بیچے ۔

اتنی کتھا کہ شکر یو جی بولے کہ مہاراج اودھرت تو یہ کے ملنے کی آس کر یوں رہنے لگی اور اودھرتی ہی
کو کر سدا اودھرت میں جو جھوٹوں لڑکا ہوا یہ سما جاتا ہے جو تینوں نے اسے گن سا دیو جی
سے کہا کہ اودھرت میں ہر ایک کے خیر گرہ دیکھ ملے ہر یار میں یہ آتا ہے کو ادب گن پر اکرم ہر کرشن
ہر جی کے ساتھ ہو گا یہ ایک بیٹے بھر پل میں رہیگا پھر کو مارا ستری سمیت آں ملیگا یوں کہ تیر میں
ہر جی کے تیر تیر ہر لے اودھرت یو جی کے گھوٹن ریت بھانت شکر اودھرت لے لگے گئے تیر میں

جاسے سمجھائے سمیر سے اوسے سنئے کما کہ تو کس فیند میں سونا ہے جھجھجھیں کہ منین وہ بولا کیا انھوں نے
کما کہ تیرا میری کام کا اوتا ریر دین نام سہری کرشن چندر کے گھر میں جنم لے چکا۔

ہمارا راج نارو دی تو یوں سمیر کو پتا ہے چل گئے اور سمیر نے سوچ بچار کر من ہی من میں یہ بچار بٹھرایا کہ یوں
روپ ہو دیوان جاسے اوسے ہر لاؤں اور سمیر میں بہاؤں تو میرے من کی جینا سے اور ترے ہر وہن
یہ بچار سمیر دیوان سے اوتھہ اکٹھ روپ ہو چلا جلا سہری کرشن کے سردار من آیا جہاں رکھی جی سوری
ہاتھ سے دہلے چھاتی سے لگائے مالک کو دودھ ملاقی تعین دیوان جاسے لگات لگات غیب جا پکھڑا
ہو رہا جیون بالک میر سے کہنی جی کا ہاتھ الگ ہوا تیون اُسرنی مایا بھیلے اوسے اوتھے یوں لے آیا
کہ قسی استریان دیوان تھیں تھیں اونین سے کسی لے دیکھا اور تہا ماک کوں کس روپ سے کیوں اکر اوتھیا
بالک کو آگے نہ دیکھ کہنی جی ات گھبرائیں اور روئے لگین اونکے روئے کا شہد من سب جہنشی کیا استری
کیا سُرکھ گھبرائے ایک ایک ایر کا رکی بائیں کہ کہ جتنا کرنے لگے۔

اسی راج نارو جی نے آئے سیکو سمجھائے کے کما کہ تم مالک کے جا پکا کچھ سوچ مت کرو کیونکہ اوسے کسی بات کا
ڈر نہیں وہ کہیں جاسے یہ اوسے کال منین مایا رگا اور ملاں ست کر ایک حسد ری ساتھ لیے بھیں آں ملینگا۔
ہمارا راج جب ایسے نارو من سب جہنشیو کو سمیر تہا سمجھائے کے ہار ہوئے تہ وہ بھی سوچ بچھ سونو کھ
کر رہے اب آگے کتھا شنیہ کہ سمیر جو ریر دین کو لیکھا تھا سواونے اونین سمیر میں ڈال دیا دیوان ایک
مچھلی لے نکل لیا اوس مچھلی کو ایک اور برہمی مچھلی لے نکل لیا اسمن ایک پھلی رالے نے سمیر میں جاسے
جو حال بھینکا تو وہ میں حال میں آئی وہ دھمیر حال کھنچ اوس مچھ کو کیکھ ات ریر من ہوا ایسے گھر لے آیا اور وہ
مچھلی اوسنے ہار چہ سمیر کو سمیت دی را جہنے لے ایٹے باگ بچون میں سمیر ہی رسو میں کوئے والے سے
جیون اوس مچھلی کو میرا تیون اوسمیں سے ایک اور مچھلی نکل اوسکا سیٹ بھرا تو ایک لڑکا سیام ہرین
ات سردار اوسمیں سے نکلا اوسنے دیکھتے ہی ان اشچر ج کیا اور وہ لڑکا حاسے مت کو دیا اوسنے ہار شش
لو لہا یہ بات سمیر نے ششی تورت کو ملائے کے کما کہ اس لڑکے کو مچھلی سمانت سے جتن کریا لہا متی مات راجہ کی اس
رت اوس لڑکے کو لے نچ منہ میں آئی اوس کال نارو جی لے جاسے رت سے کما چو پانی اب تو یہ پال چٹ
لائے تو پت ریر دین ریر کو آئے سمیر ہار تو دے جیسے بالاپس یا مٹھو تھے ہنے اتما سمیر تہا سے
نارو جی تو بچے گئے اور رت ات ہت سے جیت لگائے بالے گلی میون جیون وہ بالک بھٹا تھا تیون

نیون رت کو پت کسے ملنے کا چاہا ہوتا تھا کھین نہ روپا و سکا دیکھ میریم کر بیٹے سے لگاتی تھی کھین دیگ کلمہ
کپول چوم آپ ہی ہنس اسکے گلے لگتی تھی اور یوں کستی تھی جو پائی ایسوی پھو جو گ بنایا وہ پھری اچھکت
مین یا یوہ دو واپا پریم سویت پے لیاے کے بہت سے پیادو ناہ ہلادو ت گن کاو کے کت کت چت یاہ
آگے جب یر دین جی بانج نہیں کے ہوئے تب رت انیک انیک بھانت کے اٹھو کھن ہرے ہرے اپنے
من کا ساوہ پورا کرنے لگی اور نینون کو سکھ دینے لگی ادس کالہ مالگ حیون رت کا اٹھل پکڑاے مے
کنے لگاتوں وہ نہیں کرولی کہ ہے کت تم یہ کیا کتے ہو میں تھاری ناتم دیکھو ایسے ہے بچار مجھے باتی بھی
نے یہ کہا تھا کہ تو سبر کے گھر جاے رتہ تیرا کت سری کرشن چندر کے گھر میں خیر لیگا سو پھلی کے بہت مین
ہو ترے پاس آدلیگا اور نار دجی بھی کہ گئے تھے کہ تو آو ادس کت ہو تر اسو امی مجھے آے ملتا ہر تبین سر
تھارے ملنے کی اس کیسے نہان باس کر رہی ہوں تھارے آنے سے میری اس پوری مہولی -

ایسے کہ رت نے پھر پت کو دھنکھہ تیریا سب پڑھا فی جب وہ دھنکھہ تیریا میں پہنچا ہوا تب ایک دن رت نے
ہت سے کہا کہ سوامی یہاں رہنا اوجیت نہیں کہ تمھاری ناما سری کہنی جی ایسے تم پرین دھکھہ باسے تھکا تی
ہیں جیسے بچہ بن گائے اس سوا اب اوجیت ہی ہے کہ اُسے تبر کو مار مجھے سنگ نے دوا برا میں بل ناما تھا کا دوشن
کیجیے اور اوجیت نہ سکھ دیکھیے جو آپ کے دیکھنے کی لاسا کیے ہوئے ہیں ۔

[illegible]

سیر شد یو جی بولے کہ مہاراج سنیئے میں سب سمجھا کر کتنا ہوں کہ سراجت ایک جادو تھا ایسے بہت دن تک سورج کی ات کٹھن تشیا کی تب سورج دیوتا نے پرشن ہوا سے نکٹ دلاے میں دیکر کہا کہ میں تک ہے اسکا نام سنگھ بہت کلم ہے اسین اسلام سے سدان مایا اور بل ج میں میرے سمان جانیو جو تو اسے چپ تپ تہم رت کر دیا دیگا تو اس سے منہ مانگا پھل یا دیگا س دس نگ گھڑیں یہ جادو دیگا تمان دگھ درد کال کہیں یا دیگا سدان جسکال پہلکا اور ردہ سہہ بھی ۔ سبکی ۔

مہاراج ایسے کہ سورج دیوتا نے سراجت کو دیا کیا وہ من لے لے لے گھر آیا آگے پر اب ہی اوٹھ اٹھنا کر سندھیان ترین سے نشیخت نہوت چندن اجیٹ یشب دھوپ دیپ بید بہت من کی بوجا کجا کرے اور اس من سے جواٹھ بھار سونا نکلے سورے پرشن رہے ایک دن بوجا کرتے کرتے سراجت نے من کی سو بھا اور کانت دیکھ من میں بچارا کہ یہ من سری کرشن چندر کو دیکھائیے تو بھلا ہے ۔

یون بچار من کٹھ من باندھ سراجت مدھن بیون کی ۔ بھا کو چلا من کا پرکاش دو سے دیکھ سب چہنی کھڑے ہو سری کرشن جی سے کہنے لگے کہ مہاراج تمھاری ورشن کی ابھلا کھا کیے سورج جلا آتا ہے تمکو بر جھارو در اندر آو سب دیوتا دھاتے میں اور آٹھ میر تمھارا دھیان دھڑس گاتے ہیں تم ہوا دیکھ اناسی تمھیں بت سیوتی ہے کلا جی واسن تم پر سب دیون کے دیو کوئی نہیں جانتا ہے تمھارا بھینو تمھارے گن اور چتر ترین اپا کر یوں بر بھو بھویو گے آے سنار ۔

مہاراج جب سراجت کو آتے دیکھ سب مدھن بیون کتنے لگے تب ہر بولے کہ یہ سورج نہیں سراجت جادو ہے اسنے سورج کی بتیشیا کر ایک من پانی ہو اوسکا پرکاش سورج کے سمان ہو ہی من باندھ وہ جلا آتا ہے مہاراج اتنی بات جب تک سری کرشن کہیں تب تک وہ بھجا میں آے بیٹھا جان جادو چوٹر سا پانے کھیل رہے تھے من کی کانت دیکھ سب بکا من موہت ہوا اور سری کرشن چندر بھی دیکھتے رہے تب سراجت کچھ سمجھ اوس سے بھا ہوا پنے گھر کو گیا اور وہ من گلے میں باندھت آوے ایک دن سب مدھن بیون نے ہر سے کہا کہ مہاراج سراجت سے من لے راجا اگر میں کو دیکھئے اور جگ میں میں لیجئے یہ من اسے نہیں چھٹی راجہ ہی کے جوگ ہے ۔

اس بات کے سنتے ہی سری کرشن جی نے ہنٹے ہنٹے سراجت سے کہا کہ یہ من راجہ جی کو دے دو اور سراجت میں پڑائی لودینے کا نام سنتے ہی وہ پر نام کر دیا من سے چپ چاپ اوٹھ سورج بھار کر اپنے گھر چلا گیا

تو بھگوان جانے پر میرے سر میں ایک بات آئی تو سو میں تیرے آگے گتہ ہوں پو تو کسی کے سامنے
کہیہ اسکی استری بولی کہ اچھا میں نہ کہوں گی۔

سراحت کہنے لگا کہ ایک دن سری کرشن نے مجھے من مانگی اور میں نے ندی واس سے میری جو عین
اتاہے کہ اوسے نے میرے بھائی کو من بین جاے مارا اور من ملی یہ اوسکا کام ہے دوسرے کی ساتھ نہیں
جو ایسا کام کرے اتنی گتا ساے سری شکدیو جی بولے کہ ہمارا ج بات کے سنتے ہی اوسے رات بھر بید
نہ آئی اہ جیون تیون کرات ستائی بھر رہتے ہی اوسنے جا اپنی سکھی سہلی واسی سے کہا کہ سری کرشن جی
نے پر سین کو مارا اور من ڈلایا یہ بات رات میں نے اسے کت کے مکھ سے سنتی ہے پر ہم کسی کو آگے
م نہ کہیو دے وان سے تو بعد کہہ چپ جاب گھر ملی آئین اور اہرج کرایکا نٹ میٹھ آیسین ہر جا کرنے
لگین ات کو ایک واسی نے یہ بات سری کرشن کے رلو اس میں جا شانی یہ سنتے ہی سب کو چین
آیا کہ جو سراجت کی استری نے یہ بات کہی ہے تو چھوٹھ نہ ہو گی ایسے کہ اود اس ہو سب سری کرشن
جی کو ترا کو نگین اس پنج کہے اے سری کرشن سے بھی کہا کہ ہمارا ج تھین تو پر سین کے مارنے
اور من کے لئے کا کلنک ٹاپ چکا خم کیا بیٹھے کرتے ہو اوسکا کچھ وہاے کہ و اتنی بات کے سنتے ہی سری
کرشن جیہ ریہا تو گھبرائے پیچھے کچھ بھجھ وان اے جہان اور گر سین لید پو بلرام میٹھے سبھا کرنے تھے
اور بولے کہ ہمارا ج میں سب لوگ یہ کلنک لگاتے ہیں کہ سری کرشن تو پر سین کو مار من نے ملی اس
سے اپنی ایکٹے پر سین اور من کو ڈھونڈ مئے جانا خون حسین یہ پچس چھوٹے پون کہ سری کرشن جی
وہاٹے اے کتھو ایک جینسیون اور پر سین کے ساتھ یون کو لے بن کو چلے کچھ دور جاے گھر رے کوچن
چھوڑ دشت پڑے اونھین کو دیکھتے دیکھتے وان حایہ بچے جہان سنگھ نے ترنگ سہت پر سین کو
مار کھایا تھا دو نوکی تو تھ اور سنگھ کے پاؤن جید دیکھ سب فریانا کو اوسے سنگھ نے مار کھایا پچھو من
نہ پاسے سری کرشن جیہ سبکو ساتھ لے وان گونہان وہ ڈری اندھیری مہا بھیا وانی گو پچا تھی اوسکو
دواہ پ دیکھو کیا ہیں کہ سنگھ ہراڑا ہے پر من وان بھی نہیں یہاں چ دیکھ سب سری کرشن جیہ کو لگو کہ ہمارا
اس ہن میں ایسا ملی حت کمان سہ آیا جو سنگھ کو مار من لے کو پچا میں پچھا اب اسکا کچھ اود پاسے نہیں
ہاں شک ڈھونڈ مئے کا دھرم تھا و مانگ آپ ڈھونڈ مئے تھا ارا کلنک چھ ٹاب ناہر کو سر کھیں پو پھر
سری کرشن جی بولے کہ سچو اس کو پچا میں جس سبک دیکھین کہ ناہر کو مار من کو نہ لیکھا وہ سب پچھو

کہ ہمارا جیس گویا کاموختہ دیکھے ہیں ڈر لگتا ہے اوسین حسین کس پرنت ہم ایسے متی کر کتے ہیں کہ اس
مباہیاؤنی گویا میں آپ بھی نہ جانیے اب گھر کو پرنایہ ہم سب مل گدین کیلئے کہ پرسین، ارشنگہ، دس
نے کوئی جنت ایک آٹ مارا، اور گویا میں کیا یہ سب ہم اپنی آنکھوں دیکھ آئے تب سری کرشن
چند ربوے کو میر من میں ہی میں لگا ہے میں اکیلا کو بچا میں جاتا ہوں۔ سون چھپے آؤ لگا تم دس دن
تک بھان رہیو، اسین میں بلب ہو تو گھر جاؤ سنہ لیا کیو۔

ہمارا جاتی مات کہ ہر اوس بھلی دنی گویا میں بیٹھے اور چلے چلے، ہاں یہ کچے جہان حامونت ستوتا
اور اسکی استری اپنی ٹرکی کو کھڑی پانے میں جھلاتی تھی وہ پر بھو کو دیکھ بچے کھاسے پکاری اور جامونت
جگا تو چھاسے ہرے جاؤ لیا اور مل جتہ کہنے لگا جب اوسکا کوئی، اوبل ر چلا تب من ہی من بچا کو گھر
لگا کو میرے تو مانگے ہیں بھس رام اور اس سنسار میں بی کس ہے تو مجھے کر سگرا مہاراج حامونت
ہی من گیاں سے یوں بچار پر بھو کا دھیان کر چوپائی، ٹھار بھونے ٹوڑ کے ماتھہ پولا اور س دیو گھنا تھ
انتر جامی میں تم حاسے پلاؤ دیکھت ہی پر پانے پھلی کر می لیسو اتار پ کر پو دور بھوم کا بچار پ
ترتیا جگ میں ٹھانوں رہیو پ نار دھبہ تھارو کیو پ من کے کاسے پر بھبات اسین پ تب
ہی نو کو درشن دیہین پ۔

اتنی کھتا کہ سری شکد یو جی نے راجہ پر بھیت سے کہا کہ ہے راجہ جس سچو جامونت نے پر بھو کو جان یوں
بھسان کیا تھے کال سری مزاری بھکت ہنکاری نے حامونت کی لگن دیکھ گن ہو رام کا بھیکہ کر بھیکہ
یان نے دشمن دیا تب حامونت فرسٹا ناگ وندوت کر کھرامو ماتھہ جوڑ دیتا ہے کہا کہ نے کر یا سدھو
بندہ جو اکی اکیا پاؤں تو ایسا سو تھ کہ سناؤں پر بھو پوے دھما کہ تب جامونت نے کہا کہ جیت پاؤں
ویندیاں میرے جت میں یوں ہے کہ یکینان جامونتی اکیو بیاہ وون اور جگت میں جس پڑائی لون
بھگوان نے کہا کہ جو تیری ایسا ہے تو ہمیں بھی کہہیں ہے اتنا بچن پر بھو کے کھتے سے نکلتی ہی حامونت
نے پھلو سری کرشن چدر کی بھندن اچھت بھٹ پ و حوپ دیپ سید سے یو جا کی پیچھے سید کی
چہرہ کو لہتی بھیکہ دی اور اس کے پیچ میں من بھی دھری۔

انہی کھتا شامی پر بھو کی دیوے کہ ہے راجہ سری کرشن چندر بانہ کند تو من سمیت جامونتی کو نے
نہن گویا سے پولا رام بھو جتا دو گویا کے کو نہ پر سین دو سری کرشن کے پاتھی کھڑو جوت تکی

اتھا سنیکو گویا کے باہر جب اٹھائیس دن پتہ نہ آئے تب وہ دمان سے راس ہوا ایک
ایک پرکار کی چٹا کرنے اور روستے بیٹھے دوار کا مین آئے یہ سما جا رہا ہے سب جنسی نیت گھر آئے
اور سری کرشن کا نام لے لے مساتوگ کر کر رونے بیٹھے لگے اور سارے رات اس میں کھڑا رہا
ندان سب رانیان ہیا کل ہوتن جھیں من ملین راج مند سے نکل روتی بیٹی دمان آئین جہان
نکر کے باہر ایک کوس پر دیوی کا مندر تھا دمان پوجا کر گور کو مناسی ماتھہ چور سنا کر کہو لگین کہ ہجرتی تھیں
نروں سب بھاؤ تھیں اور تھہ جو رہا ننگے ہین ہوا زہین تو بھوت بھوکہ کی تران کی سی بات جانتی ہے کو کیشو
چدر آند کدکب آویگے۔

ناسی ۱۱ فصل ۱۱ حال

عما راج سب رانیان تو دیوی کے دوار پر دھڑا دیو یون مناسی ہین تھیں اور اوگر سین ببولو ملد پو ادوب
جادو مہا جنتا یہ بیٹھے تھے کہ اس پنج سری کرشن دوار کا باسی اپنا ہی منستو منستو چا منوتی کو پو راج سنا
اسکو کہو ہونو پو بھوکا چند رکھ دیکھ سیکو آند ہوا اور یہ سب سما چارن رانیان بھی دیوی پو بکر آئین اور گلابا کر گن
اتنی کھتا کہ شک دیوی بولے کہ عمار راج کرشن جی فی سہا مین شتیوی ستراجت کو بلا کر بھیجا اور وہ من دیکر
کہا کہ یہ من ہننے نہ لی تھی تھے جھوٹ موٹ ہین کلنک دیا تھا پو پائی یہ من جامونت ہی لینو پ
ستا سمیت موہ تن دینو پ من لے تھے چلیو سرناسے پ ستراجت من سوچت جاے ہر اپاد وہ
کیو مین بھاری پ ان جانے دینو گل گاری پ جادو پو کلنک لگا پو پ من کے کاجے بیر بڑھا پو پ
اب بروکھ کے سب کو بچ پ ست بھاما من کرشن دیکھے۔

عمار راج ایسوں ہی من سوچ بچار کرتا ستراجت من مارے من لیے اپو گھر گیا اور اوڑھنے سب اپو
جی کا بچا ماسری کو کہ سنایا ادسکی اسری بولی کہ سوامی یہ بات تم کو بھی پکاری کہ ست بھاما کرشن کو دیکھے
اور جگین جس لیجے اتنی بات کے شتیوی ہی ستراجت نے ایک براہمن کو بلاے سہہ لکن مہوت شھراے
روری چھت ناریل رویہ ایک تھال مین دھر پو دھت کے ماتھہ شیکا بھی پیا سری کرشن چدر رشی دھوم
دھام سے ہوئے یہ بھان تھو تب ستراجت فی سہ پت بھانت کر اور پد کی بدھ سو کینا دان دیا اور پت
سادھن دینچ مین اس من کو بھی دھو دیا من کو دیکھتے ہی سری کرشن جی نے ادھو مین سو نکال باہر
کیا اور کیا کہ یہ من ہمارے کسی کام کا نہیں کینو تھہ سورج کی تیسرا کر پانی ہمارے گل مین سری بھگوان
کی ہین ہونو دیکھنا کی دی ہونو ہست ہین لپٹے تم اپنے گھر مین رکھو۔

سری کرشن کے مکہ۔ یہ بات نکلتی ہی ستراجت من لیکر لجاے رہا اور سری کرشن جی ست بھاگیا کھڑا جو کاجے سے بچ و حام کو یہ دھیسے اور آندے سے ست بھاما سمیت راج مندر میں جا رہا ہے۔ اتنی کھانسن راج پچھت نے شک دیو جی سے پوچھا کہ کرپا ندھان سری کرشن کو کلنک کون لگا سو کرپا کر کو شک دیو جی بولے کہ ہے، اور دوو نایا ندھو تھہ دیکھو ہتھو موہن بھادون ماس ہتھاتے لگیو کلنک اسٹن بھنے اور اس پاور دوو نایو بھادون کی چوتھہ کو یاد سنارے کو سے یہ پور شک مڑی سنے تاہ کلنک نہ ہوئے۔

ادھیائے اٹھواں ست دھوا کر بارہ کے برتن میں

سری شک دیو جی پلے کہ عماراج من کے لیے جیسے ست دھوا ستراجت کو مار من لے ہر کو دے دوار کا چھو بھاگاسوئی کھانسن کتا ہون تم چت دے سنو کہ ایک سے ہستنا پور آے کسی نے بلرام سکھ دھام اور سری کرشن چندر آندے کنڈ سے یہ سندھیا کما دوو نایا پانڈہ ہوتے انہ ست گھر کے بیج سواے پانڈہ ناڈہ کو لیجے دھو دھس ۱۲ اردہ رات چوں اور سے دھین اگ لگاے۔

اتنی بات کے سنے ہی دوو بھائی ات گھراے دکھ پائے تہ کال واروک سانھی سے اپنا رتھ دکھا کر تہ پڑھ ہستنا پور کو گئے اور رتھ سے او تر کو روں کی بھامین جاے کھڑے ہوئے وہان دیکھتے کیا ہیز کہ سب تن جھین من ملین بیٹھے ہیں درجو دھن من ہی من کچھ سوچتا ہے بھیکھاک نیون سے چل پھینتا ہے دھر تراشت ڈرا دکھ کرتا ہے درونا چاریج کی بھی آنکھوں سے پانی چلتا ہے بدور تھہ جی بھی جی بھجنا ت گنھاری میٹھی او سکے پاس اور کو روں کی استریان پانڈہ کی سدھ کر کو روں میں جھین اور ساری سبھا سوگ بین ہو رہی تھی۔

عماراج وہان کی یہ دسا دیکھ سری کرشن بلرام بھی ادنگے پاس جا بیٹھے اور او غنوں نے پانڈوں کا سما چار پوچھا کہ کسی نے کچھ سعید نہ کما سب پچھ ہو رہے اتنی کھانسن سری شک دیو جی نے راج پچھت سے کہا کہ عماراج سری کرشن بلرام جی تو پانڈوں کے چلنے کے سما چار پاسے ہستنا پور گئے اور دوار کا میں ہشت دھوا نام ایک سیا و تھہ کہ جھنے جیلے ست بھاما مانگی تھی تیں پاس اور کت بار گئے اور دوو نوڈ او س سے کہا کہ ہستنا پور گئے ہیں سری کرشن بلرام اب اٹھے پڑھے پچھت دھان سو تو کر اپنا کام ستراجت سے تو اینا بیرنے کیونکہ ادھنے پھی چوک ملی چھ پھیریں ناگن لہنتی کرشن کو دھنی ہیں

اور پچھلے گالی پڑھائی اب دنان او سکا کوئی نہیں ہوسمائی اتنی بات کے سنتے ہی ست دھوا ان ات کو دھو کر
ادھار اور رات سے ستراحت کے گھر مال لکا راست کو چیل بل کراد سے ماروہ میں لے آیا تپ ست دھوا
ایکلا گھر میں بیٹھ کچھ سوچ بچار من میں کچھ تپاے کئے لگا چوپائی میں بریر کرشن سموں کیوہ موہا کرور
کرور مت دیو دو واکرت بلا کرور مل متو دیو ۱۰ آے ۔۔۔ دھوئے جو کیٹ کل تاسون کما بساے ۔۔

مہاراج ادھر ست دھوا تو پچھتاے بار بار کہتا تھا کہ پونہار سون کچھ نہ بساے کم کی گت کسی سے ہالی
نہیں جائے اور او دھر ستراجت کو مراد کیگا دسکی نارہی رور وکت کست کر پکاراوشی او سکے رونے کی
دھن من سب کو شب کے لوگ کیا استری کیا پکھ انیک ایک بجات کی بات کہہ روئے پٹھے لگو اور سار
گھر میں کترام پٹ گیا پنا کارناشن ست بھاما اوسی سے آئے سکھو سمجھا جو بھاپ کی اونٹہ فرنیل میں ڈلو اسے
اینا رتھ منگو اسے تیر پڑھ سری کرشن چندر انند کند کے پاس چلی اور رات دن کی بیج جا بھر تھی چوپائی
دیکھت ہی اونٹہ بولے ہری پکھ گھر بے فصل چھیم سدری پ ست بھاما کہہ جوڑے ماتھ پتم بن لکان کشن
چھو ناٹھ ۷ ہمیں بیت ست دھوا ولی ۸ میرو پتا پنوسن لئی ۹ دھرے نبل میں سسر تمار سے ۱۰ کرو
دور سب شول ہمارے ۱۱۔

اتنی بات کہ سب بھاما جی بھی سری کرشن بلدیو جی کے سنگھ کھرے ہوئے تینا سے تینا کر ڈھاڑیں مار
مار روئے لگی باونکارو ناشن سری کرشن بلرام جی نے بھی بیٹلے ذات او اس ہو رو کر لوک ریت دیکھائی
پچھے ست بھاما کو آسا بھروسا دے ڈھاڈھس بند جائے و ماتھے ساتھ لے دوہار کا میں آئے ۔
سر اشکم پوجی ہوئے کہ مہاراج دوہار کا میں آئے ہی سری کرشن چندر نے ست بھاما کو ماد کھت دیکھ
پڑ گیا کرکھا کرشن دری تم ایسے یقین میں دھیرج دھر واد کسی بات کی چتا مت کرو سو ہو ناٹھا سو ہوا اب میں
ست دھوا کو اٹھا رہے بنا کا میر لو فکا تپ میں اور کام کرو لگا ۔

مہاراج رام کرشن کے آتے ہی سب دھوا ات بھوکاے گھر چھوڑ دی ہی من نکلتا کہ پرانے کے مین
سے پھر کرشن جی سے پیر کیا اب کسکی سرن لون کرت برما کے پاس آیا اور ماتھ جوڑات بنتی کر پولا
لوہا راج آپ کے لئے سے مین نے کیا یہ کام اب مجھ پر تو ہے مین سری کرشن اور بلرام اس کو چھین کر
کھتا رہے سرین آیا ہوں مجھ کو مین رہے کوٹھو رہتا کیے ست دھوا اس اتنی بات شن کر پتا ہو لگا
میں نے نہیں ہو سکتا جب کا میر سری کرشن پندرہ سے سیاسو تر سب جی سے گیا لگا نہیں جاتا

کہ ہے آت بلی مر اتسے بیر کیے ہوگی مار کسی کے گئے سے کیا ہوا اپنا بلی بچا رکام کیوں نہ کیا سنسار کی ریت
ہے کہ بیر سپاہ ریت سمان سے کیجئے تو ہمارا بھر و سامت رکھ ہم سری کرشن چندرا تندر کند کر سیدوک ہیں
اودھنے بیر کرنا ہمیں ہمیں سو ہوتا تر امن چاہے نہان جا مہاراج اتنی بات سن ست دھوا ات اودھس
ہو و مان سے چل کر ور کے یاس آیا ماتھہ بادھ سرنا سے بنتی کرنا کر گئے لگا کہ پر جو ہم ہو جا دویت ایسے
مانکے نواوتے ہیں سب سپیس سادھو دیال دھرن تم دھیر دکھہ تری تم ہستے ہو پر ہیچ کے کی لاج ہے
تمہیں اپنی سرن رکھیے مجھے مینے تمہا ہی کما مان یہ کام کیا اب تم ہی کرشن کے ماتھہ سے سجاؤ اتنی
بات کے سنتے ہی اگر ورجی نے ست دھوا سے کما کو توڑا مور رکھ ہے جو جیسے ایسی بات کہتا ہے کیا تو
نہیں جانتا کہ کرشن چندر سب کے کرتا دکھ ہرنا ہیں اودھنے بیر کرکب کوئی سنسار میں رہ سکتا ہے
کتنے دے کا کیا بگڑا اب تو تیرے سر اڑی نر نرین کی یہی ہے ریت اپنے سوار تھہ کے لیے کہتے ہیں
پریت اور جگت میں بہت سمات کے لوگ ہیں سوانیک انبا پر کار کی باتیں اپنے سوار تھہ کی کہتے
ہیں اس سے شکھہ کو اچت ہے کہ کسی کے کہے پر بنات جو کام کوے تمہیں چلے اپنا بھلا تر اسجاوے
پیچے اوس کاج میں پانون دے تو نے بھیہ جو چھہ کر کیا ہے کام اب تجھے جگت میں کہیں رہنے کو نہیں ہو دھا
جس نے سری کرشن سے بیر کیا وہ پھر نہ جیا حمان بھاگ کے رہا تھان مارا گیا مجھے مرنا نہیں جو نہیرا بھگہ کر
سنسار میں جی سکھو پیار ہے۔

ہمارا ج جب اگر ور نے ست دھوا کو لوٹن روکے سو کچے چین منانے تب تو نہ اس ہو جی کی اس چھوڑ
اگر ورجی کے پاس رکھ رہتھہ پر چڑھ نگر چھوڑ بھاگا اور اوسکے بھیجے رہتھہ پر چڑھ سری کرشن بلرام بھی اچھہ
دوڑے اور چلتے چلتے اودھنوں نے اودھنے تلو جو جن پر جاے لیا اودھنے کے رہتھہ کی آہٹ یا موت دھوا
آگ گہرا سے رہتھہ سے اودھنے تلو اپوری میں جا پھوڑنا۔

پر بھیجے اودھنے دیکھو کہ دھو کہ سو درشن چکر کو الٹا کی کہ تو ابھی ست دھوا کا سرکات پر بھیجے کی الٹیا پاتے
ہی سو درشن چکر نے اوسکا سر جا کا تا تب سری کرشن چندر نے اوسکے پاس جاے سن ڈھوڑ دھوڑ
نپائی پھر لو دھون نے بلدو جی سے کہا کہ بھائی ست دھوا کو مارا اور سن نپائی بلدو جی ہونے کہ بھائی
سن کی پڑے کہ بھائی پائی تن سے ہمیں لانا نہیں دیکھائی وہ سن کیجئے پاس چھینے کی نہیں تھہ
نہیں دیکھیں ہر گئے گی۔

اتنی بات کہ بلدیہ یو جی نے سری کرشن چندر سے کہا کہ بھائی اب تم تو دوا کا پوری ہی میں سدھارو اور ہم
من کے کھوجے کو جانے ہں جہاں باورین گئے تھان سے لاوین گے۔

اتنی کتا کہ سر تک بلوچی نے راجہ پچھیت سے کہا کہ مہاراج سری کرشن جدر آئند کھنڈ تو ست دھنوا کو مار
 دوار کا پوری کو پچھارے اور بارام شکند رام من کے کھو جئے کو سپہ ہارے دیس دیس لکر گنگا نون کاٹ
 میں ڈھوڑھٹے ڈھوڑھٹے بلوچی جٹ چلے اجو دھیا پوری جا پونے اسکے پھر کچے کے سا چار پاعر
 اجو دھیا کا راجہ درجو دھن اوٹھ دھایا اسکے بڑے بھیت دے یہ بھو کو باجے گا بجے سے پاٹھ کے
 پاڑے ڈانٹا سندرمین لے آیا سنگھاسن پچھارے ایک ریکارے پوجا کھو جن کر داسے ات ننی کر سر کچے
 ماتھہ جو رسکھ کھڑا ہو پولا کر کر پاسندھایکا آنا بدھ کھڑا ہو اسکو پاکر کیے مہاراج بلوچی نے اوسکھن
 کی لگن دیکھ لگن ہوا اپنے جانیکا سب بھید کہ سنایا انگلی بات سن راجہ درجو دھن پولا کر ماتھہ وہن
 کیسکو پاس رہیگی کھین نہ کھین آپ سے پرکٹ ہو رہے گی یون سنسائے پھر ماتھہ جوڑ کھنے لگا کہ دیندیل
 میرے پڑے بھاگ جوا پکا درشن میں گھر بیٹھے پایا اور جرم کھاپ گتو پایا اب کر پا کر داس کے من کی اسکا
 پوری کیجئے اور کچھ دیوس رہ سکھ کر گدا جتہ سکھای جبک میں جس لیجئے ۔

مساراج درج دھن سے اتنی بات سن پلام جی نے اوسے سکھ کیا اور کچھ دن وہاں رہ سب گدا بندہ کی
تڑا کسمائی پس وہاں بھی ساری نگریں کھوجی اور نہ پائی آگے سری کرشن جی کے چوہنجے کے اور نہ
کچھ دن بھیجے پلام جی بھی دو در کا نگری میں آئے تو کرشن جی نے سب جادو ساتھ لے ستراجت
کو تیل سے نکال لیں سنسکار کیا اور اپنے ماتھوں داہ دیا۔

جب سری کرشن جی کریا کرم سے نشیخت ہوئے تب اکرو و رور کرت ہر ما کچھ آئیں سین سوچ سجا کر کر رہی کرشن جی کے پاس آئے اور ہمیں الکانت لیجائے من دکھائے کر بولے کہ ہمارا راج جاو و سب تکمیل ہوئے اور پایا میں ہو گئے اتھارا اٹھرن دھیاں چھوڑ و عن میں اندھو رہے ہیں جی اب یو کو کچھ کشت پاؤ میں تو پر بھو کی سیوا میں آؤ میں اس لیے ہم نگر عیو میں نے مل گئے ہیں جی ہم آپکا بھجن اٹھرن کر کو میں کر تھیں و آپکا پلوری میں آؤ نیگو۔

انہی بات کہ لکھو وادو کرت برہاسب کو شب سیریت تو ہی راگو سر کی کرشن چندر راگو سر میں سے لکھو وادو کرت
کہ لکھو وادو کرت برہاسب کو شب سیریت تو ہی راگو سر کی کرشن چندر راگو سر میں سے لکھو وادو کرت

گئے اور کیا ہوئے۔

اتنی کتنا کہ مرشد کی پوجی ہوئے کہ مہاراج اوہر دوار کا پوری میں تونٹ گھر گھر جہاں ہونو لگی اور اوہر کو در
جی پنجم پر یاگ میں جالے سندان کو اسے ترینی شہا بھوت ساوان پین کرتھان ہر پٹری میں سدھو اسے گیا کہ گئے
وہاں بھی بھلنہ نہ نہی کے تر شہدہ ساسنر کی ریت سی مرادہ کیا اور گیا دالوں کہ سید اسے بہت ہی دان وپا بھو گرو
کہ رتن اتھان سے حل ہاتھ یہ نہ نہی آئے انکے آنے کا سماجا یا سے اید مرادوہ کے ماحہ سب آخر
اسے صیت کر صیب دھرے۔ آگاہ یہ نان حاک دان پت بہت کر رہے لکے اسہین کتنے ایک دل
بیتے سری فراری مصلحت ہٹا نہی نے اردنی کا بلانا جی ہن مٹھاں لہام جی ہن آن کے کہا کہ بجائی اب پر کا کو
دھندلے کے اور مارو تہی کو بلو لہجہ بلرام جی ہوئے کہ مہاراج جو آب کی رتھائیں آوے سو کھو اور سادھو کو کھ
دیکھو اتنی بات بلرام جی کے کھ سے نکلی جی سری کرشن چندر نے ایسا کیا کہ دوار کا پورنی میں گھر گھر تب
تھجاری حرگی کھجائی او اوتھاسی کوڑہ جلدھر ٹھگنڈا راتھار گھانسی تشول آرواگ ستیا ننگ تھجولا
ستیا ت آتوں مڑوڑا اوہ بیادہ پھیل گئی اور چار مہینے پر کھائی نہ ہونی تس سے سارے نگر کے ندی نالے
سرد ورسو کھ گئے تہاں اس بھی کچھ ناو پچا نہ چر پل چر پھل چر جیو جت کھجی لگے یا کل ہر سو کھ سو کھ مرنے
اور پچ رہا سی مارے بھو کون کے تراہ تراہ کرتے نڈان سب لکر ڈاسی مایا کل ہونٹ گھبرا سری کرشن
چند رو کھ مند کے پاس آئے رات گزرتھ اسے اچھک اڈھینا کر تھہر سرناسے کئے لگے چوپائی ہتھ
سرن تھو رہیں ہکشت مہا اب کیو نگر سید ہ سیکھ نہر سپو پیرا بھنی ہا کہا پھٹا تے یہ ٹھنی ہ -
آنا کہ بھر کے لگے کہ بے دوار کا تھہر دیندیاں ہمارے نو کرتا ڈکھ ہر تاتھ ہو تھین چھوڑ کمان نجائین
اور کس سے کہیں یہ اہ باوہ بیٹھے تھاکو کھانے او کیوں ہونی سو کر پا کر کیے -

سری تشکد پوجی ہوئے کہ مہاراج اتنی بات کے سنتے ہی سری کرشن چندر نے اونے کہا کہ سو جس پور
سے ساوہ جن نکل جاتا ہے تھان آپ سے آپ وڑوڑو کھ آنا ہے جب سے اگر درجی اس نگر وگئے
ہین تب سے یہاں یہ گت ہوئی ہے جہان رہتھے ہیں ساوہ ست باومی اور ہر داس تھان ہوتا ہ
ستھو کالی ست کا ناس اندر بگتا ہے ہر بگتوں سے شہیدہ اسی لہو اوس نگر میں جلی بہا ست
پر سنا ہے مینہ -

آتمیات کہتے ہی سب جادو بول اٹھے کہ مہاراج آپ نے سچ کہا یہ بات ہمارے سن میں بھی آئی کہ کھ

اتنا کہ سب مادہ لوے کے معمارات ہم تو یہ بات آگوسے حاتمہاں حباب الکیا کھئے سو کرین مر پکیشن
چندر لوے کہ اب تمہاں آدورمان کر اکرورجی کو جہانے یا دھما لے آؤ۔

ہمارا راج اتنی بات کے سستے ہی اگر ورحی ات آتر ہو دمانے کو ٹب سمیت کرت برما کو ساتھ لے سب جہ
بسیون کو لے باجے گاجے سے جل کھڑے ہوئے اور کتنے ایک دلوں کے بیج سب سمیت دھار کا
یوری مین بھونچے لنگے آنے کا سا چار باسہری کرشن جی اور بلام آگے ٹڑھ آئے انھیں ات
مان سنان سے نگر مین لبوا لے گئے۔

سے بلکہ اگر درجی کی پوری مین پڑیس کرنے ہی میں گہ برس اور سا ہوا سا رہے مگر کاؤ کھردر دہد گیا
اگر درجی مہمان ہوئی سب دوار کا باسی آئندہ مشکل سے رہنے لگے ایک دن سری کرشن چندر آئندہ کند
نے اگر درجی کو کھٹ بلائے ایک انت لیجاسے کے کہا کہ ستراجت کے من لے کیا کی وہ بولا مہاراج
میرے پاس سے بھر پڑو نے کہا جسکی سست ہے تے دیجئے اور وہ دہوے تو پتر کو سو پٹے پتر نہ ہو تو باقی
استری کو دیجئے استری نہ ہو تو اس کے بھائی کو دیجئے بھائی نہ ہو تو اوہیلے کو ٹپ کو سو پٹے کو ٹپ
تو انکو گورنر کو دیجئے گورنر نہ ہو تو براہمن کو دیجئے پھر کسی کا درپ آپ نہ لے کیا ہے اس سے جاہ
ہے کہ ستراجت کی من او سکے ناتے کیود اور حلیت میں نہ پڑائی تو مہاراج ہسری کرشن

سکے مکھ سے اتنی بات کے نکلے ہی اگر درجی نے من لاسے پر بھوکے آگے دھرنا تھہ جوڑا بستی
کر کہا کہ دنیا تھہ پر من آپ لیجے میرا یہ ادہ دور کیجے کیونکہ اس من سے سونا نکالا سو میں نے
تیر تھہ ہاتھ میں ادھٹا باسے پر بھوکے لاسے کہ اچھا کیا یوں کہ من سے ہرنے ست بھاما
کو جاے دی اوسکی جیت کی سب جنتا دو کی۔

ادھیاسہ اوشٹھوان سرکیشن فرینچ پیواہ کو پرن من

سرٹیکڈ یو جی بے کہ ماراج ایک دن سری کرشن چندرا اند گند جگ بندہ نے یہ بیا کر کیا کہ اب چل
پاہ وٹون کو دیکھیے کہ آگ سے بچ جیتے جاگے تھیں اتنی بات کہ ہر لکھ جہنمیوں کو ساتھ لے دوار کا
پوری سچیل ہستنا پر آئے انکو آنے کا سماچار پائے جہتھہ آرجن بھیم نکل تھہ یو پاچہ بھائی ات بھت
ہو اوتھہ دھاکو اور گرنے پاہر آئے مل ٹبری اوتھہ گت کر لیا اسے کہ گھر میں جاتے ہی گنتی اور درو پڑی
پیلے تو سات سہاگنوں کو بلاے موتی نکا چوک یو رداسے چندن کی جو کی بھجھ اسے اوسپر سری کرشن
کو بھاسے منگلا چار کر داسے اپنے ہاتھ ان آرتی اوتھہ اسیجھے پر بھوکے یادون دھلاے رسو میں من
یہاے کھٹ رس بھوجن کر ایا۔

ہماراج جب سری کرشن چندر بھوکے پانچ لکھ پچ پائی گنتی ڈھگ بیٹھیں کہیں بات پتا بندہ پوت
کشتات پتھیکے سور میں لسلو پد بندہ پتھیکے اور یلو پد تن میں پران ہمارے دھرم میں کون
کشت وکھ دے پد جب جب بہت بری ات بھاری پد تب تم رچا لری ہماری پد اہو کرشن تم
یروکھ ہرنا پانچو بندہ تھارے سرنا جیون ہرنی برک جھد کے ترا سا پد تیون لے اندھ میں
کے باسا پد ہمارا پد جب گنتی یوں کہ جکی چوپائی تمہیں جہتھہ جوڑے ہاتھ پد تم ہو یہ بھہ جادو
پت ہاتھ پد تم کو جو گٹھسرت دوات پد شیو برنج کے دھیان شادوت پد ہلو گھر ہی درشن دنیو پد
ایسو کہ پانچ ہم کہنہ پد چار اس رہ کے شکھ دیو پد برکھارت بے گھر چھو پد۔

اتنی کھٹا کہ شکھ یو جی بے کہ ہماراج اس بات کے سنتے ہی سری بھاری بھکت ہٹکاری سبکو آسا
بھروسا دے وان رسے اور دن دن آند پر تم پڑانے لگے ایک دن راجہ جہتھہ کے ساتھ سری
کرشن چندر آرجن بھیم نکل تھہ یو کو لے دھکھ بان کر سنے رتھہ پڑ پد بن میں شکار کو گروان
جاسے رتھہ سے اتر پھیت ہاندہ پانچ ٹپ ہاسے سر سادہ بالکل جھٹھہ جھٹھہ باگھ گیری

ارنی سادہ سوکرہن روجھہ مار مار راجہ جوتھر کے سنگھ لائے لائے دھرنے لگو اور راجہ جوتھر
 ہنس ہنس لے جو جگہ کھینچے تھے وہ لگو اور ہن روجھہ سادہ سوکرہن بین بھینچے لگے۔
 قس سے سری کرشن اور راجن شکار کرتے کرتے کتنی ایک دو سب سے آگے جاے ایک برجہ کے
 نیچے کھڑے پھندی کے تیر جا کے دونوں نے جل یا اسین سری کرشن جی دیکھتے کیا ہیں کہ
 ندی کے تیر ایک سندھی نوجو بنا چند مکس چنک بڑی مگہ ندی یک مینی گج کامنی کی پرتی مکھ سکھ
 سے سرنگار کو انک مد پے مہاجب لے اکیلی پھرتی ہے اوسکے دیکھتے ہی ہر چہکت ٹھکت ہو پو لے
 چو پائی وہ کو سندہ بہت امگ ڈ کو کو نہیں تاسو کے سنگ ڈ۔

ہمارا ج اتنی بات پر بھوکے مکھ سے سن اور اوسے دیکھ راجن تیر ٹہرے دوڑ کر دمان گیا جہان وہ ہما
 سندری ندی کے تیر تیر پھر رہی تھی اور پوچھنے لگا کہ سندری کو کون ہے اور کہاں سے آئی ہو اور کس لیے
 یہاں اکیلی پھرتی ہے یہ بھید اپنا مجھے سب سمجھا کر کہ اتنی بات کے سنتے ہی چو پائی سندہ بہتی کھاکو
 ہوں کیا ہوں سوچ تھی کہ کالندی ہو میرا نام پتا دیو جل میں بسرام ڈ پچی ندی میں ہندو
 موسون کیو پتا سمجھاے پتے کیے ستاندی ڈھک پھیر ڈ اے ملیگو یہاں برترو ڈ حد کل نا تھہ کرشن
 اوترے پ تو کا جے تہہ تھان نسرے ڈ آدیکھ اپنا سی ہری ڈ تا کا جے تو ہی اوتری ڈ ایو جوب
 بین تات رب کیو ڈ تب تین میں ہر پ کو چھو ڈ۔

ہمارا ج اتنی بات کے سنتے ہی راجن آت پرین ہو بولا کہ ہے سند جگر کارن تو یہاں پھرتی ہے دو
 پر بھو اپنا سی دوا کا باسی سری کرشن چندر آندہ کند آے ہو سچے ہمارا ج جیون راجن کے مکھ سے
 اتنی بات نکلی تھون بھکت ہتکاری سری ہاری جی دمان حاسے پونچے پر بھو کو دیکھتے ہی راجن
 لے اوسکا سب بھید کہ سنایا تب سری کرشن چندر جی نہ ہنسکر اوس جت رتھہ پڑٹا ہو نگر کی باٹ لئی
 میں سری کرشن بن سونگہ میں آجین تھوہین لبو کران ڈ ایک مند رات سندہ سب سونڈ لاپہ ہو کی اچھا
 دیکھ بٹا ہو رکھا ہرنے آتی ہی کالندی کو دمان اوتارا اور آپ بھی دمان ہنر لگو کچھ دن پھر ایک سہو سری
 کرشن اور راجن رات کی سیر یا کسی استھان پر پھو تو کہ لگن ڈ آئی ہاتھ جوڑ رہنا ہر سے کہا کہ ہمارا ج میں بہت
 دنگی ہو لھی سادہ سنسار میں پھر آئی پر کہا ڈ کو کہین پتا باب ایک آس لگی ہو گیا پادون تو میں چل جا
 لگاؤں پھو بولا اچھا جاو رکھا پھر لگن ڈ لگا کہ ہمارا ج میں اکیلی نہیں جا سکتی جو جاؤں تو اندر لے

یہ بات سن سری کرشن جی نے ارض سے کہا کہ بندہ تم جاے اگن کہ چرے آدیت دوتی جو کوئی تھی
 ہمارا ج سری کرشن چندر جی کے کھٹے سے اتنی بات نکلتی ہی ارجن دھنکھ بان لے اگن کے ساتھ موٹے
 اور اگ بن میں جاے ٹھہری اور آب اتلی پڑ پڑ پل پا کر نال تال قمو آتاس کھنی کچنا رد اکھچہ چو دنجی کو لا
 پسو یب بر آدوب رحیمہ جلنے لگے چوپائی ٹیکے کاش بانس ات چیکے بن کے جو بھرن سب بھٹک پڑ
 چہرہ دیکھتے تھر ساری بن میں آگ دھڑ دھڑ جلتی ہے اور دھوان منڈلاے آگاس کو جانا ہر اوس دھوین کو
 دیکھ اندر نے بدای میگھ بیت کو کہا کہ تم جاے ات برکھا کر اگن کو بھاری بن اور بڑا کیجی جو صحت کو بچاؤ اتنی
 اگیا پائے میگھ پت دل بادل ساتھ لے ومان آے گھیر اچ کے جوں برسے کہ ہوا تون ارجن فرات
 پون بان مارے کہ بادل رائی کائی ہو پون اوڑ گئے کہ جیسے روئی کے پہل پون کے تھہر کھون میں طہار
 نہ کسی نے آن دیکھا نہ جاتے جوں آے تیون سچ ہی بلاے گئے اور اگ بن کھنڈ چلائی ہوئی کمان
 جہان مے نام اشر کامد رتھا اگن کو ات ریس بھری آتی دیکھ مے مہا کھائے نگے بانون گلو میں
 کیڑا ڈالے ہاتھ باندھے مندر سے نکل سنکھ آئے کھڑا ہوا اور ساتشا نگ پر نام کرات کر گڑا سر کے
 بولا کہ بے پر بھو ہے پر بھو اس سو گیا میری رچا کر چوپائی چری اگن پاپو سنتو کھ پ اب تم بانو جن
 کچھ دو کھ پ میری بنتی سن میں لاؤ پت بندرتین موٹھ پچاؤ پ ہمارا ج اتنی بات جو دیت کہ کھنڈ کر لکھو ہی
 اگن بان دستد رنے دھری اور ارجن بھی سلج رہی تھیں دو لون کو کو ساتھ لے سری کرشن چندر آند کرند
 کے مکت جاوے کہ ہمارا ج چوپائی یہ مے اشر آسے ہی کام پتھر لے لیے ہے دھام پ اب ہیں
 تم مے کو لیو پ اگن بھجائے اچھے کر دلو پ اتنی بات کہ ارجن نے گاڈو جھنڈ سر سمیت ہاتھ سے بھوم پر
 رکھا تپ پر بھرنے آگ کی اور آٹکھ دیائے سین کی وہ ترنت بھج گئی اور سارے بن میں سنبھلتا ہوئی
 میری کرشن چندر ارجن بہت مے کو ساتھ آگے پیڑے ومان جنہاے مے لے کچن
 کمن مے مندر ات سند رسا ونی من بھا ونی نہیں بھریں نہا کھڑے کیو ایس کو خلی سو بھا کچھ برنی نہیں جاتی
 جو دیکھنے کو آتا سو جیت ہو چتر سا کھڑا ہو حالانکہ سری کرشن جی دھاتی چار مینے رہے تھیں دانتے جل
 کمان آئے کہ جہان راج سبھامین راجہ جھٹھٹھٹھے تھے آے ہی پر بھرنے راجہ سو دوار کا جانی کی اگیا مانگی
 یہ بات سری کرشن چندر کے کھٹے سے نکلتے ہی سبھامیت راجہ جھٹھٹھٹھ ات او اس ہوئے اور سب
 ہوا میں بھی کیا اشری کیا پکھ سب چتا کہنے لگے تب پر بھرنے سکھ پچھلے پچھلے آتے پچھلے آتے

اچن کو ساتھ لے کر جہاز سے ماموہ ہشتاپور سے چل پھرتے کھیلنے کے لیے دن میں دو لاکھ پوری میں پہونچے انکا
 آنا سن سارے گز میں آئے ہو گیا اور سب کا ہر دھکے گیا تا پتا نہ پڑا کہ کھیل کھیل سب گھوڑا۔
 ایک دن سری کرشن جی نے راجہ اور گرسین کے پاس حاضری کا لکڑی کا عید بھجائے کے سب کا لکڑی کا عید
 یہاں آتا کالندی کو ہم لے آئے ہیں تمہیں کی بدھ سے ہار لیا وہ اس کے ساتھ کرو دیات سن اور گرسین کے
 وہیں منتری کو ملائے لگیا دی کہ تم بھی جاے بیاہ کی سب ساما لے آؤ گیتا تے ہی منتری نے بیاہ کی سب گری
 بات کی بات میں سب ملائے وہی تھی تھی اور گرسین بسدیو نے ایک چوٹی کو ملائے تھے دن بھر اسے سر کرشن جی
 کا ماموہ کالندی کے ساتھ مہدی بدھ سے کیا۔

اتنی کتنا سارے سر شیکدیو جی بولے کہ راجہ کالندی کا ماموہ تو یوں ہوا اب آگے حسی ہر شہرہ کو ہلائے اور
 بیاہ تیسے تھا کتا ہوں تمہیں دے سونو سو سین کی بیٹی سری کرشن کی بھوچی قس کا نام راجا دیو
 اوسکی کنیا تیر بندا جب بیاہ ہے تو گ ہوئی تب اوسنے سو مگر کیا تھان سب دیس میں کے نہ لیں گھو ان کو
 نہ جان مہا خیال ملوان شور میرات دھیرین شمن کے ایک سے ایک اوھک جا لکھتے ہوئے یہ سہاچار پاس
 سری کرشن جی بھی امن کو ساتھ وہاں لے گئے اور جا کے یو جی سو مگر کے کھڑے ہو چو پائی برکی سندر
 دیکھ کر بار بار دیکھ رہی تھارے۔

مہاراج جی تیر دھکے دیس میں کر راجہ تولت میں ہی من اکھٹا لے گئے اور جو دھن لے مارا اسکے بھائی مہرین
 سو لکھ بدھ تھا راجا کا لٹیا ہوا تھو دیکھ بھولی ہے سندر یہ لوگ بڑھ کریت ہوا اسکے سو دھکے میں بھی ہوگی تم سارے
 میں کو سجھا کر کہو کہ کرشن کو نہ سے نہیں تو سب جوں کی جھبیر میں نہی ہوگی اتنی بات کہ کتنی مہرین مارا ہر کسی بھالے لگا
 مہاراج بھائی کی بات سن سمجھ میں تیر بندا بھو کے پاس سے ہٹ کر الگ دور ہو کھڑی ہوئی تیوں راجن
 نے حکم کر سری کرشن کے کان میں کہہ دیا مہاراج اب آپ کسی کان کرتے ہیں بات بگڑ چکی جو کچھ کرنا ہو
 سو کیجئے لمب کرے راجن کی بات سنتے ہی سری کرشن جی نے سو مگر کے سج جھٹ با تھہ پڑ تیر بندا کو اوشما
 شہر میں لیا اور وہیں سب کے دیکھتے دیکھتے رتھہ لاک دیا اوس کال سب بھو یال پر انہر شہر کے لے کھوٹھن
 چوچھوچھو پر چو کا آگ لکھ پڑنے کو جا کھڑے ہو کر آنگ لکھ لکھ لوگ ہنس نہیں لیا ان کے بھالے کا لٹیا لے دیکھ
 یوں کہنے لگے چو پائی بھو سم تھو کو بیاہین آجیو پتھن کرشن شہر میں بیاہو۔

اچن کتنا سارے سر شیکدیو جی بولے کہ مہاراج جب سری کرشن جی نے دیکھا کہ چارہ اور سے ہوا شہر میں

گھر آیا ہے سولہ بیس بن نہ بیگیا تب دھون نے کہی ایک بان کچھ سے نکال دھکا تان ایسے مارے کہ وہ سب سینا آسروں کی دھین کی دھین ملائے گئی اور یہ ٹھونڈا سک آئند سے دوا کا ہو بنچے۔

سری تک دیو جی بولے کہ ہمارا ج سری کرشن جی نے تہ بہ کو تو لون ایجاے دوا کا مین بیا با اب آگے جیسے ستیا کو یہ ٹھولائے سو تھا کتا ہوں ہم من لگاے سنو کہ کوشل و بیس مین نگوں جت نام ریس تسکی کتا ستیا جب بیا ہننے جوگ ہوئی تب راجہ نے سات بیل ات اوچے سمیا وے نے نہ ناٹھے منگو اے یہ پرتلیا کر وین میں چوڑاے دیا کہ حوان ساتون ملیو ناو ایک مارنا تھ لا دیکا اوسے مین اپنی مٹی بیا ہونگا مہاراج و سا تو بیل سرچھکا ہے پوچھو اوتھلے بیوین کھو دکھو ڈنکار تے بھیرن اور جیسے پا وین تہسہ مین پٹھا جاہ یاے سری کرشن چندر راجن کو سا تھلے وہاں گئے اور راجہ گن جت کے سمکھہ ما کھڑے ہوئے آنگو دیکھتے ہی راجہ شکھاسن سے اوتہر سا شاگ بر نام کرانھین سنگھاسن پرتھیجاے جندن ایتھ نیشب چڑھاے دھوپ دیہ نیدیکر ہا تھ جوڑ سناے آت منی کر لاکر آج میرے سھاگ جاگے جو شیوہ رنج کے کرنا میرے کھڑے یوں سناے پھر بولا کہ ہمارا ح میں نے پرتلیا کی ہے سو پوری ہوئی کھن تھی راب مچھو نشے ہوا کہ وہاں آئی کر یا سے فرزت پوری ہوگی یہ ہو تو کے کہ ایسی کیا پرتلیا تھنے کی ہے کہ بکا ہونا کھن ہر راجہ نے کہا کہ ہمارا ح میں نے سات بیل اتھ جھوڑاے یہ پرتلیا کی ہے کہ حوان ساتو بیلون کو ایک مارنا تھ تہسہ مین اپنی کتیا بیا ہونگا شک دیو جی تو کے ہمارا ج چوپا فی سن ہر چھٹ بانہر تھان گئے ہ سات تروہ دھر شہارے ہئے ہ کا ہون لکھو لکھو بیو بارے سا تو ناٹھے ایکو بار ہ

یہ سب ناٹھ کے ناٹھنے کے سے ایسے کھڑے رہے کہ جیسے کاٹھ کے بیل کھڑے ہوں تہ پھو سا کو ناٹھ ایک ریشی مین کا تھ راج سہما مین لے آئے یہ چرتو جو کیکھ سب نگر دواسی اچرج کر دھن دھن کہنے لگے اور راجہ مگن جت نے اوسے سے بروہت کو بکاسے بیکل بدھ سے کتیا دان دیا تھ کہ مہیج مین دھن ہر گارے نو لکھ ہاتھی دھن ہر گارے تھر لاکھ تھ دھلے داسا داسی دان گنتی دیے جت سری کرشن چندر سب لے وہاں تے چلتے تب سب راجوں نے جھنڈا کر پھو کو مارگ مین آگیا اتمان ماہے بانوں کے ارجن نے شیکو مارچیا گیا اور ہر آئند منگل سے سب سمیت دوا کا پھڑی مین جاہو بنچے اوس کال سب دوا کا پھی آگے آئے پرتھو کہ باجے گاجے سے پاٹھ کیا وڑے واکتے واکتے سندھ مین لے گئے اور دھج دیکھ سب پھڑی چوپا فی مگن جت کی کرت بٹائی ہ کہ تھ کو کہہ نہ بی سکا مین پٹھو ہا ہر ٹولن پٹھو ہا ہر ٹولن تو دھو دیو

مہاراج گندھوہی تو اس طرح کی باتیں کر رہے تھے کہ اسی سے سری کرشن چندر اور وارم جی نے وہاں آگے راج مگن جت کا دیا ہوا سب وایچ ارجن کو دیا اور مگن جت جس لدا آگے اب سری کرشن جیسے بھدرہ کو بیاہ لائے سو کتھا کہتا ہوں تم جت لگے نے شجرت مٹھوان کو لگو دیس کے راجہ کی بیٹی سمدرا فی سو میر کیا اور دیس دیس کے زلیسون کو تیر لگے دے جائے آتھے ہوئے تھان سری کرشن چندر جی زمین کو ساتھ لے گئے اور سو میر کے بیچ جا کھڑے۔ جب راج کینیاں ہاتھ میں ملا لیے سب راجوں کو دیکھتی بھالتی رہی راجہ جگت اور اکر سری کرشن جندر کے پاس آئی تو دیکھتے ہی بھول رہی اور اوسنے ملا لگے گلے میں ڈال دی یہ دیکھ اوسکے ہانا پٹا بے چین ہو وہ کینیاں ہر کوہید کی مدد سے بیاہ دی اور اوسکے وایچ میں جت کچھ دیا کہ جسکا وار بار رہیں۔

اتنی کتھا کہ سر شنگہ یو جی تو لے کہ مہاراج سری کرشن چندر بھدرہ کو تو یون بیاہ لائے بھر جیسے لچھنا کو بیاہ سو کتھا کہتا ہوں تم مٹھوان کو بھدرہ دیس کا نہیں ات بلی اور برہا پرتابی تسکی کتیا لچھنا صاحب یا بنے جوگ ہوئی تب اوسنے سو میر کر چارو دیس کے زلیسون کو تیر لکھ لکھ لکھا یاوے ات و حوم دھام سے اپنی سنیاسا ج سا ج وہاں آئے اور سو میر کے بیچ جڑے بناؤ سے جایٹھے سری کرشن بھی ارجن کو ساتھ لیے تھان لگے اور جیون سو میر کے بیچ جا کھڑے ہوئے تیون لچھنا لے سلو دیکھا اکر سری کرشن کے گلے میں ملا ڈالی آگے اوسکو تپا کر پیر چھو کے ساتھ اوسکا بیواہ پیدگی مدد سے کر دیا سب دیس دیس کے راجہ وہاں آئے تھے سو مہا لجت ہو اکسین میں کہنے لگے کہ دیکھ میں ہمارے رہو کس بھانت سری کرشن لچھنا کو لے جاتا ہے ایسی کہ وہی سب اپنا اپنا دل سا ج سا ج مارگ روک جا کھڑے ہوئے جیون سر کرشن اور ارجن لچھنا سمیت رخصت ہوئے تھے لگے تھے تیون اور مٹھوان نے انھیں آئے روکا اور جدہ کرنے لگے انت کو کچھ دیر میں مارے بانوں کے سری کرشن اور ارجن نے مار بھگایا اور آپ ات آندے سے گردوار کا میں پو کیے آئے جاتے ہی سارے نگر میں گھر گھر جو پائی سبھی بدھائی منگل چارہ ہوتی بید ریت بیوہ رہے۔

اتنی کتھا کہ شنگہ یو جی تو لے کہ مہاراج اس بھانت سری کرشن چندر پانچ بیاہ کر لائے تب دو راکا میں دستھوٹ رائیون ہمیت شکھ سے رہنے لگے اور پت رانیاں اٹھو پر سیو اکر نے کین تبت لڑی

نام رکھتی جا مٹھانی ست بھاما گاندھی

مٹھوان شجرت بھدرہ لچھنا

ادھیانے ساٹھواں مہینہ کے بدھ کے برتن میں

شکھ دیو جی بولے کہ راجہ ایک مہینے پر تھی سنگھ روپ دھارن کران کٹھن چپ کرنے لگے تھان برجہا بنی رتو در
ان تینوں دیوتوں نے اوس سے پوچھا کہ تو کیسی اتنی کٹھن پیش کرتی ہو ورنہ تو کی کہ باسندھ چھوڑ کر
بانچھا ہے اس کارن مہاتپ کرتی ہوں دیا کر مجھے ایک پتر آت ہونٹ مہا پترانی بڑا عجیبی ایسا کہ جس کا سنا
کوئی سنسارین نہ کرے اور نہ وہ کسی کے ہاتھ سے مرے تو بھی پترن برسن ہوتیوں دیوتوں نے اوس سے بدھ کو
کہ تیرا ست مہو ما ستر نام آن پترانی مہا بل ہو گا اوس سے لڑ کوئی نہ جیتے گا وہ سنسا کے سب باجون کو جیت
لے پنے بس کرے گا اور سرگ لوک میں جاے دیوتوں کو مارے گا اوت کے کندل جھین آپ پنے گا اور اندر کا
چتر جھین لائے اپنے سر دھرے گا اور سنسار کے راموں کی کینا سولہ ہس ایک سولہ لے بن بیاحی گمبیر گمبیر
تب سری کرشن چندر اپنا سب کٹھ لے اوس پر چڑھ جائیگے اور اوسے تو کہے گی کہ اسے مارو بھروے اوس مار
سب راج کینا لے دو اور کا پوری پدھارینگے۔

اتنی کٹھنا سے سریشک دیو جی نے راجہ پر بھت سے کہا کہ مہاراج تینوں دیوتوں نے جب بدھ یوں کہا تب
بھوم اتنا کٹھ پھوڑی کہ میں ایسی بات کیوں کہوں گی کہ میرے بیٹے کو مارا جائے کچھ دن چھپے بھوم کے بڑے بھو
ہو اتنی کا نام نہ کرنا صبر بھی کہتے ہیں وہ بڑا گ جوتش پوجین رہنے لگا اوس پور کے جبار اور ہارٹوں کی اوٹ
اور جل لگن یوں کا کوٹ نیاے سارے سنسار کے راجوں کی کینا بل کر جھین جھین دھائے سمیت لائے لائے
اوسنے وہاں رکھین نت اوٹھ اوٹھ سولہ ہس ایک سو کینا ٹون کے کھانے پینے پونے کی جو کسی وہ کیا کرے
اور پڑے جتن سے اونچین پالے ایک دن بھو ما ستر کوٹ کرٹ پک ہاں جو لٹکا سے لایا تھا اوس میں بیٹھ
سر پور گیا اور دیوتوں کو نشانے لگا اوسکے دیکھ سے دیوتا اپنا استحان چھوڑ جی لے لے جدھر نہر نہر جاگ
تب وہ آوت کے کندل اور اندر کا چتر جھین لایا اور سب سر زرنو کو دیکھ دینے لگا اوس کا سب مہا چارن
سری کرشن چندر جگ بندہ نے اپنے جھین کہا چو پائی واہ مار سندر سب لاؤن • سر پتر چتر تھین
پھوٹھاؤن • ہاے آوت کے کندل دیوتوں • نہر بھجے راج اندر کو پہنچوں •

اتنا کہ پھر سری کرشن چندر جی نے ست بھال سے کہا کہ پرناری تو میرے ساتھ چلے تو بھو ما ستر مارا جاے
کیونکہ تو بھوم کا رن ہے اسلئے تو اوسکی ماسہنی جب دیوتا نے مجھ کو پتر کا بڑا دیا تھا تب کہہ دیا تھا کہ
مہو ما مارنے کو کہے گی تب تیرا پتر مرے گمبیر میں تو کسی بھانت نہر لگا اس بات کے سنے ہی ست بھاما جی

کچھ سوچ سمجھ کر اتنا کہ ان مہتری جو رہی کہ ہمارا ج میرا تیرا کچھ است ہوا تم اسے کیونکہ مارو گے یہ سمجھو
اس بات کو مال کر کہا کہ اس کے مارنے کی تو سے کچھ چھٹا نہیں یہ ایک سے میں نے تم سے پس کیا تھا
پورا ایک چاہتا ہوں ست بھاما بولی سو کیا ہر پر چھو کہنے لگے کہ ایک سے ناراجی نے مجھے آے کلب برجہ
کا چھول دیا تھا وہ لے میں نے کہنی کو پھینکا تو وہ بات سن رسا رہی تب میں نے یہ رنگا کر ہی کہ تو اوس
ست ہوں میں تجھے کلب برجہ ہی لا دوں گا سو اپنا بچن برت یا لے کو اور تجھے سر پور دکھانیکو ساتھ لے لیتا ہوں
اتنی بات کے سے ہی ست بھاما جی اتن برتن ہوں ہر کے ساتھ چلنے کو اوستہ ہوں تب پر چھو کر رہا ہے
پچھو اوستہ سے ساتھ لے چلے کتنی دور جاے سری کرشن چندر نے پوچھا کہ سچ کہ سندی اس
سن تو پہلے برتن ہوں تھی اوسکا بھیج مجھے سمجھا کہ جو میرے سن کا سہیہ جاے ست بھاما بولی کہ
ہمارا ج جو ما سر کو مارو لکھ سہر ایک سوراج کینا لاؤ گے نہیں مجھے بھی گئے یہ سمجھ ان سنی ہوں تھی
سری کرشن چندر بولے کہ تو کسی بات کی چٹا ست کہے میں کلب برجہ لے تیرے لکھ میں رکھوں گا اور
نو اوسے ساتھ مجھے ناراج سن کو دان کہ جو پھر مول لے اپنے پاس کھنا میں تیری سداں ادھین رہوں
ایسے اندر نے اندر کو برجہ کے ساتھ دان کیا تھا اور آوت نے کشپ کو اس دان کے کرنے کوئی
ناری تیرے سمان میرے بھوگی۔

ہمارا ج اسی بھارت کی باتیں کہتے کہتے سری کرشن جی پر آگ جو قتل پور کے نکٹ جاے پونچے وہاں
ہمارا کا کوٹ اگن مل پون کا اوٹ دیکھتے ہی یہ سمجھنے لگے کہ لور سید درشن جگر کو لگیا دی اونھوں نے
پل سہر میں دھاری بھجے ہلے تھا بھجہ پھٹا پھٹا دیا۔

جیوں جیوں کہ بڑھ چکے ہیں جانے لگے تیوں گدہ کے رکھو اسے دیت لڑکیو چڑھ آئے یہ سمجھنے لگے
سج ہی مار گئے اؤ کوڑ کا سما ہار سن ہر مام راچسری پنج سین والا جوا سپر رکھو لا تھا موتات کر دھ کر
ترشول ماتھ میں لے سری کرشن جی یہ چڑھ آیا اور لکھیں لال لال کر داغت پس پس کر کہنے لگا چوٹی
موتھ چوٹی کول ہے اور وہ واہ دیکھ ہوں میں یا مٹو۔

ہمارا ج اتنا کہ موتھ کرشن چندر پونچے تھا کہ ہوں گڑسہ پچھو آگے اوستہ ترشول چلا یا سو پھر
سے کہنے لگے کہ تیرا پھر سمجھا ہے تیرے ہنسی شہر کی تیرے ہنسی شہر کی تیرے ہنسی شہر کی تیرے ہنسی شہر کی
تیرے ہنسی شہر کی تیرے ہنسی شہر کی تیرے ہنسی شہر کی تیرے ہنسی شہر کی تیرے ہنسی شہر کی

جھلا پور کے کسوں کے لیے لایا ہر ایک کھیتی سی سب راج کیناؤں کو اوپر چڑھنے کی اکیا دی اور سگندت کو ساتھ لے راج مندر میں جاے راج گندی پڑھتا ہے تک اسے سچ ہاتھ سے دے آب بدام ہوئے جس کل سب کیناؤں کو ساتھ لیے وہاں سے دور کا کو چلتے تھے کی سو بھا کچھ پر فی منین جاتی کہ ہاتھی میوں کی جھلا پور گنگا جسی جھوٹوں کی چمک اور گھوڑوں کی پاکھروں کی دمک اور سکھیاں پالکی نالکی ڈولی بندوں رشتہ گوہر ہلوں کے گھساٹوں کی جھمک اور ان کے موتیوں کی جھالوں کی حوت سورج کی حوت سے مل ایک ہو جگہ جگہ رہن نہیں۔

اگے سری کرشن چندر سب راج کیاؤں کو لیے کتے ایک دنوں میں چلے چلے دوار کا میں ہو نچے وہاں جا راج کیناؤں کو راج مندر میں رکھو راجا و گرسین کی اس جاے پر رام کر پہلے تو سری کرشن جی نے جھوٹا سر کے مارنے اور راج کیناؤں کے چمرا لالے کا سب بھیکہ نہ بنا پھر راجا و گرسین سے بدام پور پھر جھلا پور کو ساتھ لے جت کر کنڈل لیے گزر رہی تھی سرگ کو گئے وہاں ہو نچے ہی جو پانی کنڈل دیو ادت کو الین چتر و حرے سترت کے سیس یہ سما جا رہا ہے وہاں نار داتے تھے ہر نے کتہ کیا کہ تم جاے اندر سر کو کہ ست بھاما تم سے کاب پر چھ ماگتی ہے دیکھیں وہ کیا کتا سنا اس بات کا اوتہ مجھے لاو و جیسے بھجا جاتا تھا ہر مہاراج اتنی مات سری کرشن کے کتہ سے سن نار دجی نے سترت سے جاے کہ اس ست بھاما تھا جی بھو جا تم سے کاب پر چھ ماگتی ہے تم کیا کہتے ہو سو کو کہ میں اونہیں جاے ستاؤں اندر اس بات کے سنتے ہی پہلے تو کھکھاسے کے کچھ سوچ رہا تھی اسنے نار دجی کا کتا سب اندر لانی سے جا کر کتا جو پانی اندانی سن کیے رہا ہے سترت تیری مکت نہ جاے تو ہے تیرا موڑ بہت اندر کو ہے کرشن کلون کو نہدہ۔

تجھے دہندہ ہے کہ نہیں کاؤ سننے تیری پوجا ہو ج میں ہے پٹ پر جیسا سیون سے کہو کہ پر دھن ہو جو آیا اور چل کر تیری پوجا کا سب پکوان آپ کھایا پھر سناٹ دن تجھے گر پر برسے تیرا سب گر بگڑاے جگت میں زکوہ کر آیا اس بات کی بھکو کچھ لاج ہے یا سین و طرہی ناری کی بات مانا سچہ تھیرا کتا کہ وہ نہیں ہمارا راج جب اندر لانی نے اندر سے یوں کہ بنا بات وہ اپنا ساتھ لے اور لٹ نار دجی کے پاس آیا اور پکاکہ ہر کھد راج تم میری اور سے سری کرشن چندر سے کہو کہ کلب پر چھ جتن بن چھوڑا کہ میں نہاں ہوں اور جاتا کہ تو وہاں کسی بھانت نہ پکاکہ پھر سناٹ کی بھانت ایسا بیان ہے کہ کتا نہاں ہے جیسے راج میں جو ہا سیون کو بھکے سے پکاکہ پھر سناٹ کی بھانت ایسا بیان ہے کہ کتا نہاں ہے

جیس جی آیت ہر لوے چوپانی تو ہین سدریریم تھیرہ تین ہن کچھو نہ را کھی، حیرہ تین ہن جانو سا پنچے
چھاڑی ہننے ہسی پریم کی ناری ہ اپ تو سدر وہ پنچارہ بران کھوڑ کے بنن دگھارہ حب مون تو نویت
نہین نیاری ہ تب لوں ہم دکھ باوت بھاری ہ جیتی ہن سنت یہ ناری ہ چھٹی بار سچ نین او گھاری ہ دیکھی
کرشن کوڈ میں لیے ہ کھی لاچ آت سکھی نیے ۔ اتر تراسی اوٹھ بھاری کری ہ ہاٹھہ ٹوڑیاں ہن پر گری ۔
بولے کرشن پٹو کر دیت ہ بھلی بھلی بویریم اچیت ہ ہننے ہاٹھی ٹھانی سوٹھنے سچ ہی جانی ہنسی کی بان
ہن کرودہ کرنا اوچت نہین اوٹھو اب کرودہ دور کرودہ میں کا سوچ ہرو ۔

ہمارا ج انی بات کے سنتے ہی رگنی جی اوٹھ ہاٹھہ جوڑ سرنے کھنے گلین کہ ہمارا ج آپ نے جو کہا کہ ہم
تھارے جوگ نہین سوچ کہا کیونکہ تم بھی پت شیو بریج کے ایس تھاری برابر ترلوک میں کون ہو گلین
اوٹھین چھوڑ جو ہن اور کو دھاوے سو ایسا ہی کہ جیسے کوئی چرس جیو گیدہ کا کن گاوے ہمارا ج
آپ نے جو کہا کہ کسی ملی راجہ کو دیکھو سوٹھسے ات ملی اور پڑا راجہ تر بھون میں کون ہے سو کو چھاو اور
آو سب دیوتا تو ٹھہارے اگیا کاری ہن تھاری کر با سے جسے چاہتے ہن قسے ہا ملی پڑیانی دے
نما فرہن اور جو لوگ اگلی سیکڑن برت پشیا کرتے ہن سو راج بھڑاتے ہن بھر تھارہ بھن دھیان
چپ تپ تھول نیت چھوڑا نیت کرتے ہن تب دے آیس میں انیا آپ ہی سترس کھوے بھرت ہو پڑیا
کر با ناٹھہ تھاری تو سدان یہ ریت ہو کلائے بھکتوں کے ہریت سندان میں آئی بار بار اوارتیتے ہواور
دھشت راجسون کو مار پرتھی کا بھار اوارنج جنوں کو سکھ دے کر ناٹھہ کرتے ہواور ناٹھہ جیہ تھاری
بڑی دیا ہوتی ہواور وہ دھن راج جو ہن روپ پر بھوتا یا جب بھان سے اندھا ہو دھرم کر تپ ست دیا
یو جاتھن بھوتا چو تپ تم دے ویر دڑی ناتے ہو کیونکہ درد ہی سدان تھارا دھیان اسٹھن کیا کر با
اسی ورتھین درد دھیان چو حیر تھاری بڑی کر با ہوگی سونر دھن رہیگا ۔

ہمارا ج انہا کہ حیر رگنی بولین کہ ہر بران ناٹھہ جیسا کا ششی پوری کے راجہ اندر دھن کی ٹھی لٹا فر کیا
تیسار میں کھڑنگی کہ وہ پت چھوڑا راج بھیکہ مک کے پاس گئی اور اونے جب نہ رکھا تب حیرا شپت کے پاس
آئی جب ریت نے بھی اوسے نکال دیا تب اوسے نکلتا ہوتے ہواور کھڑا پ کیا و بان بھولا ناٹھہ ہواور
آپ نے ناٹھہ بردیا اوس پر کھیل سے اونے جاپے ناٹھہ بھیکہ مک سے اپنا ہلا لیا سو مجھے اسی

جاچکے شیوہ برنج سارا وہ نادر گن گاوت سریدا ۔ سیر تھیا یو جان دیال ۔ کسے مجھے خوشی کے کال ۔
دین جان داسی سنگ لئی ۔ تم منہ ناتھ بڑائی دی ۔ یہ س کرشن کیو من یاری پگیان دھیاں
گھٹلی چاری ۔ سیوا بھجن بریک من جانو ۔ تو ہی سون ہیر دین مانیو ۔

مہاراج پر بھوکے کھٹے سے اتنی بات سنتے ہی سنتے ہو کر گئی جی بھر ہر کی سیوا کر لے لگیں

ادھیاری باسٹھواں اندر وہ بواہ اور رکھ کر مارا گیا ہے

سریشک یو جی بولے کہ مہاراج سولہ سریشک سواٹھ استریو بکولے سری کرشن چندر راسد کہ دوار کا پوری
مین ہمار کر لے لے اور آٹھون پت ریشاں آٹھو پر کی سیوا میں رہیں اب اوٹھ کوئی بھوتہ کی کھٹ دھلاوی
کوئی اوٹھن لگے نلاوے کوئی کھٹ جس بھوجن بناے جو اوے کوئی اچھے بان نوگ الاچی جاپھل
حادثری سمیت پکا کوٹھا بناے کھواوے کوئی ستھر سے ستر اور تن جڑٹ ابھو مکھن تین باس بناے
پر بھوکے مینا تھی کوئی پھول مالا ہارے گلاب بھیر کر چندن جیتھ تھی کوئی ٹیکھا ٹولا تھی تھی اور کوئی
یاون دانتی تھی ۔

مہاراج اسی بھابت رانیلان انیک انیک پرکار سے پر بھوکے سے راسیو اکریں اور ہر بھابت بھان کے
اونہیں کھٹ دین ۔

اتنی کھانا سے سریشک یو جی بولے کہ مہاراج کئی برس کے عیچو پانی ایک ایک جڈناٹھ کی تیر کے جاچکر
اکل اک کینا لچھی دس دس پتر ستر ۔ ایک لچھہ اک کھٹ ستر اسی بار اکبار ۔ اوچے ہر کے سیر بچے گن بل
روپ اپار ۔ سب میگھ بن چندر کھٹ کل تین نیلی نیلی جھنگلی سینے گڈے کھٹلی نایت لگے مین دالے کھٹ گھر
یال چتر کرانا تپا کو کھٹ دین اور انکی مائیں انیک ایک پرکار کے لاؤ کہ برت یال کریں ۔

مہاراج سری کرشن چندر جی کے تیر دن کا ہونا سن رکھنے اپنی استری سے کہا کہ اب میں اپنی بیوی
جو کرت پر باکے بیٹے نے مانگی ہے اسے ندو لگا سو بیہ کر لگا تم کسکو بھیج پیرے بہن کی کھٹ کھٹ کھٹ
اسی بات کے سنتے ہی نکم کی ناری نے ات بیتی کرند کو تیر کھٹ کھٹ ایک بڑھیں کھٹ کھٹ لایا اور سو بیہ کیا
سیا جی بھو جانی کی بھٹی ہاتھ پڑ گئی جی سری کرشن چندر جی سے گیتا لے لیا ہو تیر سمیت دو اکا
چلین چلین بھوج کک مین بھائی کے کھٹ بھٹی بھٹی بھائی کے کھٹ بھٹی بھٹی بھائی کے کھٹ بھٹی بھٹی
سیر یو پانویں پانویں بھائی کے کھٹ بھٹی بھٹی بھائی کے کھٹ بھٹی بھٹی بھائی کے کھٹ بھٹی بھٹی

آؤ بو تو ہیرا یا کھجور اور اس جابر متی کنیا کو ایسے تیر کے لیے لیجیے اس بات کے سنتے ہی رنگی جی تولین کو بھڑائی
تم بت کی گت جاسی ہو مت مجھ سے کہہ کر دیا بھیا کی باب کچھ کہی نہیں ماتی کیا مانیے کس سے کیا کریں اس سے
کوئی مات کتے کر کے پورے لگتا ہے رکھ بولا کہ ہین اب تم کسی بھانت نہ ڈرو کچھ دیا وہ نہو کی بید کی لگنا
ہر کھنیں دیس ہین کنیا دان کھانچی کو دیکھی اس کارن ہین اپنی تیری جابر متی تھارے تیر ہر دمن کو دنگا
سری کر شلن جی سے سیرہ او جیوڑیا سمندھ کر دنگا -

ھاراج اتنا کہ جب رکھ بھار سے اوٹھ دیا گیا تب برومن جی بھی مانا سے آگیا لے بن ٹھن ہو سیر کے
بیج گئے تو کیا دیکھ ہین کہ دیس دیس کے نہیں بھانت بھانت کے شستر اھو کھن پہنے بانہ حر بناؤ گرو
باہ کی اھلا کھا سنے ہین لیے سب کھڑے ہین اور وہ کنیا جے مالا لگنے چارو اور درشت کیے بیج ہین
بھرتی ہے بر کسی یر درشت او سکی نہیں ٹھرتی اسمین حور و دمن جی سو سیر کے بیج گئے تیوں ہی اوں
کنیا لے موہت ہو آسے اگلے گلے مین جے مالا ڈال دی سب راو جیتاے جھتاے اپنا سانس لے لے کھڑی
رہ گئے اور ایسے ہی ہین کہنے لگے کہ بھلا دیکھین ہمارے آگے سے اس کنیا کو کیسے لیجاؤ گے اس سے ہم
ماٹ ہی ہین جھین لین گے -

ھاراج سب راجہ تو یوں کہہ رہے تھے اور رکھ نے رکھنا کو منڈھ کچھ لیمائے بید کی بدھ سے شکلب کر
کنیا داں دیا اور او سکے دھج مین بہت ہی دھن درپ دیا کہ صبا کچھ وار بار ہین آگے سری کو گنی بی
پتر کو میا بھائی کھو جائی سے ملا ہو بیٹو کو سالتھ لے رتھ پر چڑھو جیون دوار کا پوری کو ملین تیوں
سب باجون نوا مارگ روکا اسلے کہ برومن جی سے لڑ کنیا چھین لین او کی پکنت دیکھ برومن جی بھی اتر
شستر لے جدھ کر نیکو او سچت ہوئے کتنی دینک انسے انسے جدھ رہا انت کو یر دمن جی نے او ٹھین
مار بھگا با اور آندھنل سے دوار کا ہو نچے انکے ہو نچنے کے سا جا رہا ی سب کو شب کے لوگ پوری کے ہار
ریت بھانت کر پاتر کے پاؤں سے ڈالنے بابے گاجے سے انھین لے گئے سارے گرہن منگل ہو ایلچ من
مین سکھ سے رہنے لگے -

اتنی کتا سناے سریشک دیو جی نے راجہ پر بھجت سے کہا کہ ھاراج کہی برکھ کے پیچھے سری کرشن مندر
آندھ کنڈ کے پتر برومن جی کے پتر مچا اوں کال سہی کرشن جی نے جوتیوں کو لیاے سب کے پیسے
کوٹھن کو ٹیچاے سنگھ چا کر دے شاستر کی ریت سے نام کر ن کیا جو قشیو نے پتر دیکھ کر کھٹکے

پچھون تھہ گھڑی پل پچتر ٹھہرے اوس ارگے کام نام انرہ رکھا اوس کال سور ٹھہا سیمو لے ایک سماں دن
جیسا جن کو دیت نہ کرشن لکھاین پوت بھیو پرگون کے د

مہاراج رکھنے ناتی ہونے کی ساچار پاپے پہلے تو بہن ہندونی کو ات بہت کر یہ پتری مین لکھہ سبیا کہ تھہارے
تہتے سے ہاری پوتی کا سیاہ ہو تو بڑا آئندہ ہے اور چھپے ایک برہمن کو بٹاے روزی تہت رو میا نایل
اوسے سمجھا کر کے کہا کہ تم دوار کا یوری مین حاسے ہاری اور سے آت منی کر سری کرشن کا تیرہ انرہ جو ہمارا
دوہتا ہر تہے میکا دے او اس بات کے شے ہی برہمن میکا اور لگن ساتھ ہی لے جلا چلا سری کرشن حیدرا
یاس دوار کا پوری مین گیا اوسے دیکھ رہجھونے ات مان سماں کر گویا کہ کو دیوتا ایک آنا کہنا سے دوا برہمن
بولہ کہ مہاراج مین راجہ جیکہ ک کے تیر کہم کا بھایا اور کی تیری اور ایک تیرے بندہ کہ لے کو میکا اہ لکھ لے آیا پہا
اس بات کے سنتے ہی سری کرشن جی نے دس بھائیوں کو بٹاے میکا اور لگن لے اوس برہمن کو تہت سا کچھ
دے جا کیا اور آپ بلرام جی کے گات جاپے چلے کا بچا کر کرنے لگے نالان وسے دونوں بھائی وہاں سے اوتھ
راجہ اور گرسین کے یاس جاے سب مایا سنا سنا اوسے بھامو ماہا کرے برات کر سب سامان منگا منگا سے
اکٹھے کرنے لگے کئی ایک دن مین جب سب اوتھت ہو جیکہ نب ٹری دھوم دھام سے یہ مجبور برات لے دوا کا
سو بھوج کٹ نگر کو چلے اوس کال آیا جھم جھماتے رتھہ پر تو سری کرشن جی تیر پوتر کو لے ٹھہی جاتی مین اور
ایک رتھہ پر سری کرشن چندر اور بلرام ٹھہے جاتے تھے کچھ دنوں مین سب میت پر بھجو وہاں پہونچے۔
مہاراج رات کے پہونچتے ہی رنگم کا نگ اوس سب دیس دیس کے راجوں کو ساتھ لے نگر کے ساہرے اگوائی کر
سیکھو یا گئے بلات اور ان کر منواسے لیرا سے لایا لگے سیکھو کھلا سے یلاے مہندھ کر کے نیچے لے گیا اور لوگو
یہ دیکھ کر اندر سے کنیاں دان کیا اوسکے دیچ مین جو دان دیا سو مین کہنا تک کہوان وہ اکٹھے ہے۔

اتنی کتھا سناے سر شیک دیو جی بولے کہ مہاراج مایہ کے ہو چکے تھے راجہ جیکہ کہ نے منواسے یں جاے ہاتھ
آت نہی کر سری کرشن جی سے بچ چیا تے کہا کہ مہاراج دیواہ ہو چکا اور نہ رہا اب آپ گھر چلے کا بچا کر
مکھو نگر پانی بھوپ کے چند کہ لائے ہوتے سب دشت کو پا ڈھی اکٹھے ہفت کا ہو سون اوتھے راڈ
یا ہی مین ہون کہت قرار۔

اتنے بات کہہ کر پھر سیکھ لگے دیوان ہی پری پری جی سے گت رنگم آیا دوا گت رنگم جی سے کہ
کہہ ہو چکے جاے۔ پری تہوت پائوسے کر کے آئے لکھو پانی جو تم بنایا جا ہو تھلہو مین

نے جو نشیون کو بلا کر بیٹھائے کے کہا کہ اس ٹرکی کا ام اور گن گس کر کو۔

اتنی بات کہ کتو بھی چوتھنوں نے جھٹ کر کھاس کیجھ تہہ مار گتو ہی موت کچھ تر ٹھہرا و اس ٹرکی کا ام اوکھا کہہ کے کہا کہ مہاراج یہ کتیاں گن دیسیل کی کھاں مہا جان ہوگی اس گن اور حقین ایسی ہی جاں نہیں ہیں۔

اس بات کے سستی ہی بااثر نے ات برن ہو پہلے موت کچھ چوتھنیوں کو دے بد کیا بھیجے منکھا کھنیوں کو کھا منکھا چار کروایا پھر جیون جیون وہ کتیا بیٹھنے لگی تیون تیون بااثر اوسے ات پیا کر کرے لگا جب اوکھا سات برس کی ہوئی تب اوکے تیاے شوہر پور کے مکٹ ہی کیلاس بین کئی لیک سکھی سہیلین سمبت او سے شیو یار تہی کے یاس پڑھو کو کھجا اور کھا تہیس سر سوئی کو مناسے شیو یار تہی کے سنگھہ جاے ہاتھ جوڑ سہ مائے مٹی کر لوی کہ ہے کر پاسندہ شیو گوری دیا کر کھجہ واسی کو بڑیا دان دیکھے اور جاگت برج جس لکھے ہماراج اوکھا کے ات دین کین سن شیو یار تہی جی نے پرسن ہوا سے بڑیا کا آرمہہ کروایا وہ نہ یرت حائے جاے پڑویرہ او سے اسین کتے ایک دنوں کے بچ سب شاستر پڑھ گن پریاوتی ہوئی اور سب ہاجے بجائے لگی ایک دن اوکھا پار تہی جی کے ساتھ ملکر بین بچائے سنگیت کی ریت سے گائے رہی تھی کہ اوس کا لٹو بھی نے پار تہی جی سے آکر کھا کہ ہے پر باسین نے جو کام دپو کو جلا یا تھا سو اب سری کرشن جی نے او پجایا آنا کہ سری مہا دیو جی گر جا کو ساتھ لے لگا تیر پڑ جاے زیر بین مناسے سنگھہ کی اچھا کرات لاڈیسا ر سے پار تہی کو بتا کر کین پھنانے لگے اور بہت کرنے انت کو ات آئندہ بین گن ہو ڈھرو بجائے بجائے تانڈو تاج ناچ سنگیت شاستر کے ریت سے گائے گائے ٹپو کر جا کو رہما نے لگے اور پڑے پیار سے کٹھ لگائے اوس سے اوکھا شیو گوری کا پیار دیکھ دیکھ پت کے ملے کی اچھا کھا کر سن ہی سن کو لگی کہ جو میراھی کت ہوے تو میں بھی ستیو یار تہی کی بھانت اوس کے ساتھ بہار کروں پت بن

کاسنی ایسی ہو جی ہیں سب جیسے چند بن جاسی
مہاراج جیون اوکھا نے من ہی من اتنی بات کہی تھون انتر جاسی سری پار تہی جی نے اوکھا کی انتر گت جانی او سے ات ہفتے کے نکٹ تھابے نہ پڑا کہ کھاسے کہ کتا کہ مٹی تو کس بات کی چتا من بین منست کر تیر پت تجو سپن ہیں اتھو لیک کا تو لو کھا ڈھونڈ نہ پائیں اور اوکھا ساتھ شکھ ہو گئی گوری سے شیو یار تہی نے اوکھا کو بد کیا وہ جب بڑا پڑا تو دیکھ کر کہہ پڑا کہ میں گئی چاکی

مہد رات سرد رالہ او سے رہے کو دیا او۔ یہ کہتی ایک سکھی سہیلون کو ساتھ لے، مان ہنوں لگی اور دن دن ٹرھنے۔

مہاراج جس کال وہ بال بارہ برس کی ہوئی تو اس کے مکھ چندر کی جرت دیکھ پور نامی کا چندر مان چھپ جیسے ہوا اور مالون کی سیانتا کے آگے اماوس کی اندھیری بھی لگے لگی او سکی جوئی کی سگائی مکھ ماگن اپنی کھلی جھوڑ شک گئی بھوہہ کی نکائی رکھ دھکھ دھک لگا اور آنکھوں کی تلی چھلائی بیکھ مرگ میں شخص کھیاے رہے ناک کی نکائی سارنل پھول جھیاے گیا او سکے اوہ کی لالی مکھ سب پھل بدلانے لگا دانت کی یا ت سرکھ دارم کا ہیہ درک گیا کیوں کی کو مکھ دیکھ لگا پھلنے سے پھیا گئے کی کو لانی بیکھ کپت کلان لگے کچن کی کو رکھ مکھ کلی سردور میں جا کر می کٹ کی کرشا دیکھ کیشری زبن ماس لیا حاکم کی چکائی دیکھ کیلے ڈکیو کھایا دیکھ کی گورائی نرکھ کچن کو سچ ہوئی او جینا موٹھ چر رہو اگر پ کے آگے دھن کی ہدی کھ رہی ایسی دھ گچ گامی پک مینی پالا جوبن کی سرائی سے سو بھانمان بھئی کہ جسے ان سب کی سو بھایہین کی ایک دن وہ لوچن سنگندھ او پھن لگاے رمل نیر سے مل مل مہا کے نکھی جوئی کر پانی سنوار مانگ موتیوں سے بھر نین من کر مہدی مھا در چار پان کھاسے اچھوڑ او سونے کے گئے مشکا و تیس بھول پانہ دی ہیدی ڈھیری کرن پھول چو دانیاں چھلے گچ موتیوں کی تمہ بھلی لنگن جگنو موتیوں کے دوڑے میں مٹی چندرنا رومن مالانیا لڑی ست لڑی مٹی سمجندہ چوڑی ڈوڑی لنگن کڑی مہدی جھاب جھلی لکھی جہر تہر گویا ڈوٹ بھوڑی پھن ستر بھاتا موتیوں کی کو رکاشری گھر گھار کا گھا گھرا او جھپاتی پھلی ساری پھل گائی مٹی کس پھل لاتی اور مٹی اوڑھ تہیہ سنگندھ لگا کر اس سچ دھچ سچ ہستی ہستی سکھپون کے ساتھ تانا پنا کو پر نام کرتے مٹی کہ جیسے بھئی جیون شکھ جاک ڈڈوت کروا کھا کھڑی ہوئی تیون مانا سرنے اسکے جوبن کی جھب دیکھ من من مین اتنا کہہ کر اپنا پھنر جوگ مٹی بدالیا اور جھپے سے کئی ایک رہیس او سکے مندر کی رکھواری کو بھجو اوکتی ایک رہیسی او سکی جو کسی کو پھانین دھو مان جاے آٹھ پھر سادھانی کر ہو لگیں اور رہیسی مہو کر نے لگیں۔

مہاراج وہ راج کنیا ت کی کو نت پرت تہ دان رت کر سری پاربتی جی کی پوجا کیا کرے ایک دن کر م سے شچنت ہوا انکو سے سچ پر اپنی شچی من ہی من سہج رہی مٹی کہو کیسے پتا میرا مہو کب کر کر ہو کس بجانت میرا بھوڑا نا کہہ تہ ہی کے دھیان میں سو گئی تو سنے من لکھی گیا ہے کہ ایک نرکھ

مہد رات سرد رالہ او سے رہے کو دیا او۔ یہ کہتی ایک سکھی سہیلون کو ساتھ لے، مان ہنوں کی
اور دن دن ٹرھنے۔

مہاراج جس کال وہ بال بارہ برس کی ہوئی تو اس کے مکھ چندر کی جرت دیکھ پورنامشی کا چندر مان چھپ
جھیں ہوا اور مالون کی سیانتا کے آگے اماوس کی اندھیر بھی لگی لگی او سکی جوئی کی سگائی
لکھ ماگن اپنی کھلی جھوڑ شک گئی بھوہہ کی نکائی رکھ دھلکھ دھاک دھکائے لگا اور آنکھوں کی تلی
چھلائی بیکھ مرگ میں شخص کھیاے رہے ناک کی نکائی سارنل پھول جھیاے گیا او سکے او
کی لالی لکھ کب پھل بدلانے لگا دانت کی یا ت سرکھ دارم کا ہیہ درک گیا کیوں کی کو ملنا دیکھ لگا
پھلنے سے پھیا گئے کی کو لانی بیکھ کپوت کھلا لنگے کچوں کی کو رکھ کھل کلی سردور میں جا کر می کٹ کی کرشا
دیکھ کیشری زبن ماس لیا حاکھ کی چکائی دیکھ کیلے ڈکیو کھایا دیکھ کی گورائی نرکھ کچن کو سچ ہوں کی او
جینا مونھ چر رہو اگر پ کے آگے دھن کی ہدی کھ رہی ایسی دھ گچ گامی پک مینی پالا جوبن کی سرائی
سے سو بھانمان بھئی کہ جسے ان سب کی سو بھایہین کی ایک دن وہ لوچن سنگندھ او پٹن لگاے
رہل نیر سے مل مل مہا کے نکھی جوئی کر پانی سنوار مانگ موتیوں سے بھر نین من کر مہدی مھا در چار
پان کھائے اچھوڑ او سونے کے گئے مشکا ستیس بھول پانہ دی ہیدی ڈھیری کرن پھول چو دانیاں چھپ
گچ موتیوں کی تمہ بھلی لنگن جگنو موتیوں کے دوڑے میں مٹی چندرنا رومن مالانیا لڑی ست لڑی مٹی
بھجند چوڑی ڈوڑی لنگن کڑی مہدی جھاب بھلی لکھی چہر تہر گویا ٹوٹ بھوڑی پھن ستر بھجنا توتون
کی کو رکاشری گھر گھار کا گھانگھرا او جھاتی پھوکی ساری پھر کھائی مٹی کس پھر جھلائی اور عنی اوڑھ تہیہ سنگندھ
لگا کر اس سچ دھچ سچ ہستی ہستی سکھپون کے ساتھ تانا پنا کو پر نام کرتے مٹی کہ جیسے بھمی جیون شکھ ج
ڈڈوٹ کرو کھاکھ طری ہوئی تیون مانا سرنے اسکے جوبن کی جھب دیکھ من من مین اتنا کہہ کر اپنا ہنر
جوگ مٹی بدالیا اور جھپے سے کئی ایک رہیں او سکے منڈر کی رکھواری کو بھجو او کتی ایک رہیں او سکی
جو کسی کو پھانین دھو مان جاے آٹھ پھر سادھانی دھو لگیں اور رہیں مہو کرے لگیں۔

مہاراج وہ راج کنایت کی پوت پرت تیب دان رت کر سری پاربتی جی کی پوجا کیا کرے ایک دن
کرم سے شچھت ہو کر انکو سے سچ پر اپنی مٹی من ہی من سہج رہی مٹی کہو کیسے پنا میرا مہو کب کر کر
انوکس بجانت میرا بھوڑا نا کہہ یت ہی کے دھیان میں سو گئی تو سنے من لکھی گیا ہے کہ ایک نرکھ

سب اس تماری ہے۔

مہاراج اتنی بات کہہ سکتے ہی اوکھا ات سکا پائے سہراے جیتر کھیا کے ٹکٹ آتے تہ جو پین سے بولی کہ سکھی میں چھو
 لینی ہتو جان رات کی رات سب ساقی ہوں سو سو من میں کھنا اور کچھ اوبائے ہو سکے تو کرنا کاج رات کو پتوں
 میں پرکھہ سیام ہرن چندر مدن کل نین پتیا سر پہنے بیت پٹ اوٹھے میرے پاس آئے بیٹھا اور آت ہیت کر
 اوسے ریلکسن ہاتھ میں لے لیا میں ہی سوچ سکھوچ سوچ اوس سے باتیں کرنے لگی انت کو تلمانی تلمانی جو مجھے
 پیا ریا تو میں نے اوسے بکڑنے کو ہاتھ رکھا اس پچ میری ہیند گئی اور اوسکی ہونہی صورت میرے دھیان
 میں رہی چو پائی دیکھو تھو اور نہیں اسیوہ میں کہو کہ تباؤں جیسیوہ والی جیب سنی نہیں جاسے
 میر کو چیت لے کیو جراسے جب میں کیلاس میں مواد یو کے پاس بدیا پڑھتی تھی تب سری بارتی ہی فرمچے
 کہاتھا کہ تیرا بت تجھے نہیں ہیں اے ملیکا تو اوٹھے دھوٹہ لھو سو برمجھے آج سین میں آئے ملا میں اوسے
 کمان باؤں اور اپنے سر کی سیر کی سناؤں کمان جاؤں اوسے کس بھانت ڈھونڈ لاؤں نہ اوسکا نام طون ٹون کا لون
 مہاراج جب ایسے کہہ لکھی سانسین اوکھا لے مہر جھالے رہ گئیں تب جیتر کھیا بولی کہ سکھی یہ تو کسی بات کی
 جت میں چننامت کرے میں تیرے کنت کو جمان ہوگا تھانے ڈھونڈ لاجھے ملاؤنگی مجھے تینوں لوگ میں
 جانیکل سامر تھہ ہر جان ہوگا تھان حاسے جیسے بنے گا تیسے لے آؤنگی تو مجھا اوسکا نام تباؤں جانیکل گیتادی
 اوکھا بولی کہ تیر تیری وہی کہاوت ہے کہ میری کیوں سانس نہ آتی جو میں اوسکا نام ٹون ٹون کا لون ہی حاجی تو
 تو کہہ کہ ہیکو تھا کچھ نہ کچھ اوبائے کرتی یہ بات سن جیتر کھیا بولی کہ سکھی تو اس بات کا کہی سوچ مت کر
 میں تجھے تر لو کی کہہ لکھ دیکھا تھی ہوں اونہیں سے اپنے جیت جوڑ کو دیکھ تباؤں جو پیر لا ملا نامیرا کا ستم
 جیتر کھیا بولی کہ بیت اچھا۔

مہاراج اتنی بات اوکھا کے کہہ سکتے ہی جیتر کھیا لکھے کا سب سامان رنگا سانس مار بیٹھی گیشل راوا
 کو منائے گور کا دھیان دھر لکھنے لگی پہلے تو اوسے تین لوگ چودہ بھون سپٹ دیٹ تو کہہ نہ پتھی ٹاس
 ساتون ہمندیرا تھو لوک یکٹھہ سوت لکھہ دکھائے مجھے سب دیوہ وانو گندھرت کتر پتھر رکھ میں لوکپال اکیال
 اوس پ دیسیوں کے بھو مال لکھہ لکھہ کہ جیتر کھیا نے دکھائے براو کھانے پنا جاپنا اونہیں نہ پایا پھر کھیا
 چو نہیوں کی صورت ایک ایک لکھہ لکھہ دکھانے لگی پسین اترتے ہو چر دیکھتے تھے پنا پنا پنا پنا
 سکھی میں یا یوہ رات ہی میرے ڈھونڈ لکھ لکھ لکھی تو کہہ اوبائے اوبائے اوبائے اوبائے

سکے چہت رکھا یوں کہ اب یہ موتیں کیوں چ رہے۔

یوں سنا سے چتر رکھا، ہر پوئی کہ سکھی تو اسے نہیں باقی میں چھاتی ہوں یہ جہنمی سری کرشن چندر کا
یوگا برتن ہی کا نیا انداز، اسکا نام ہے محمد کے تیرن ترن ایک دوار کا یوری ہے تھان پر رہا ہے ہر گاہ سے
اس یوری کی جو کی خوش آواز، کیا سنا ہے؟ نا، نہ ہوتا ہے۔ یہ کوکھا نہ سنا دے اور جو کوئی
یہی ہی سن آئے۔ یہ اس میں بسبب کی کیا بنا آئے۔ پاورے۔

مہاراجہ اس بات سے سنتے ہی اٹھ اٹھا، اس ہولی کو لکھی جو یہ بی کیٹ محلوں ہے تو نو کس بھارت
وہاں جاسے میرے منت کو لا دیگی چتر رکھا نے اگر انا کہانی تو اس بات سے نشیمن رہوں ہر پتہ سے تیری
ہر ان بہت کو لا ملائی ہوں۔

اتنا کہ چتر رکھا نے رام ناسی کٹر ہے پن گولی سندن کا اردہ منڈ تک کارٹھ اور بھج مول کٹھ میں چھاپو
لگاتے بہت سی ناسی کی لالکھ میں ڈال لکھ میں بڑی بڑی تلسی کے سیر دن کی سمن لے اور سے
ہر اول اور وہ کا کھیر میں اسٹی بھگوت گنیا کی پوتی دباے ہر مہکت بشینو کا بھیکہ بنا ہے، کوکھا کو
یوں سنا سے سرناسے بدھ بود و کار گولی دو پا ہر دن اب اکاس کو انتر کچھ ہو سے جانوں، لاؤن تیرے
کنت کو چہت رکھا تب نانوں۔

انہی کٹھنا سے سرشکد یوحی بولے کہ مہاراج چتر رکھا اپنی مایا کرپوں کے ترنگ برجرہ اندھیری رات
سیام کٹھنا کے ساتھ بات کی بات میں دھڑکا ہوی میں بجا بھلی سی جگی اور سری کرشن چندر کے منہ
میں جا پڑی ایسی لاسکا جانا کسی نے نہ جانا کہ یہ دھونڈھتی وہاں گئی جہاں پلنگ ہر اکیلی اتر چھ
سپن میں کوکھا کے ساتھ ہمارے تھے اسٹے دیکھتے ہی جھٹ اوس سوتے کا پلنگ اوتھلے چٹ
اپنی بات لی چو پانی سووت ہے ہر چنگ بہت لیے جات کوکھا کے بہت، انہ کو لے آئی تھان
کوکھا چنٹت بیٹھی جہاں۔

مہاراج پلنگ بہت دیکھتے ہی انہ کو کوکھا پہلے تو کیا کس چتر رکھا کے بانوں پر جاگری چھپے گئی کہ
وہن چو دن چوسکی تیری سا دھس اور ہلاکرم کو حوالے کھن شہور میں جاے بات کی باتیں پلنگ بہت
اوتھلائی اور اپنی ہتھیا پوری کی میرے لیے تین نے لکھتے کیا اسکا بدلا میں تجھے نہیں دے سکیگی
تیری سنی رہی۔

میر کرکھا لوکی کہ کھن ہنسائین بھی بڑا سکھ بھی ہے کہ میر کو سکھ دیجیے اور کارج بھی بھلا ہی ہے کہ اوکیا کیجیے
یہ سر کر سی کام کا نہیں اس سے کسی کا کام ہو سکے تو بھی بڑا کام ہے وہیں وارثہ پنا تھہ دونوں ہونا میں
مہاراج انا کمن سناے قیر کرکھا بھروں کہہ دیا ہوا جو کھ گئی کہ سکھ جگہ ان کے بڑا سناے میں سنے
تیار کرت تھے اُن ملایا اب تو اسے جگہ اپنا سو تھہ پورا کر قیر کرکھا کے حاتے ہی اوکھا ات برتن لاج کیے
برتھم کئے کا سے لیے سن ہی من کئے لگی چوپائی کہا بات کہہ پیا جگانن کہ کیسے صحیح سہہ کنھہ لگا دن
تب من ملاے مدھر مدھر سرون سے بجائے لگی بین کی دھن سننے ہی ازتہ جی جاگ بڑی اور چارہ اور
دیکھ دیکھ کئے لگے کہ یہ کون تھو را کہ سا مند ہر اور میں یہاں کیسے آیا اور کون مجھے سوتے ہوئے پانگ
سیت اوٹھا لایا۔

مہاراج اور کل ازتہ جی تو انیک انیک یہ کار کی باتیں کہہ کر اچرچ کرتے تھے اور اوکھا سوج شکوچ لہو
یہ قسم لے کا بھر کیسے ایک اور کونے میں کھڑی یا کا چند رکھ کر کھڑے کھڑے لاجن چکروں کو سکھ دیتی
تھی اس بیچ چوپائی ازتہ دیکھ کہے اگلاے کہ سند تو اپنی بھالے ہر تو کو سو پے کیوں اتی ہر کے
سو تھہ آپ لے آئی و سانچ جھوٹھہ اکیو بنین جانوں و سنو سون دیکھت ہوں مانو۔

مہاراج ازتہ جی نے اتنی باتیں کہیں اور اوکھا نے اوٹر کچھ نہ یا کنت کی اور سے لاج کر کونے میں ٹھہری
تب تو اوٹھوں نے اسے جھٹ باتھہ بڑکپنگ برلاٹھا یا اور پر بت سے پیار کی باتیں کہہ سکے میں کھا
سکھوچ اور بھی سب شاعر کہہ پوسن کیا اور دونوں بیچ پریشے باؤ بھاو گنا چھہ کر سکھ لپنے دینے لگا اور
یہ کہہ کھاتے اس بیچ باتوں ہی باتوں ازتہ جی نے اوکھا سے پوچھا کہ ہر سندری تو نے برتھم کچھ
کے دیکھا کہ کچھ باتیں کس بھانت منکایا اسکا بھید بھاکر کہو جو میرے من کا بھرم ماسا اتنی بات
کے سننے ہی اوکھا بت کا کھہ تر کھہ کہہ بولی چوپائی موخہ تم سننے آئے ہر وقت لے گئے
چوڑے وھاگے من بھاری دھکھ لپیو تب میں چت کرکھا سون کہو ہر سوئی برتھم کو یہاں لائی و
ہاکی گت مانی نہیں مانی و اتنا کہ پھر اوکھا نے کہا کہ مہاراج میں نے تو میں بھانت تھیں دیکھا اور
پایا تیس سب کھنا پاب آپ اپنی بات کہیے بھالے جیسے مجھے دیکھا آپ نے جادو را یہ بچن سن ازتہ
ات آتہ کر سکھ لپنے جو لے کہ سندری میں ہی آجے ازتہ کو سننے میں تھے دیکھ رہا تھا کہ منہ ہی میں
کھنچ مجھے اٹھائے یہاں لپے یا اسکا سینہ میں نے اب تک نہیں پایا کہ کون لپا اور کون لپا

اساچن بانا سر کے کھٹے سے نکلتی ہی دو در پاں شکھ کھٹے ہو با تھو سزنا سے لوگے کہ مہاراج ایک بات ہو
یرین کہ نہیں سکتا جو ایک اکیلا پاؤں تو جیوں کی تیوں کے سناؤں بانا سر نے کہا کہ تہ وہ یوں کہ مہاراج
اور اوچھا کھی دن سے ہم دیکھتے ہیں کہ راج کتیا کے مندیں کوئی پرکھ آیا ہے وہ درات باتیں کیا کرتا
اسکا جید ہم نہیں جانتے کہ وہ کون پرکھ ہے اور کہاں سے آیا ہے اور کیا کر رہا ہے اتنی بات کہتے ہوئی
باناسر آکر دو در کر اشتر شتر اوٹھاے ویسے یا نوں اکیلا اوکھا کے مندیں جاے جب کر کیا دیکھا
کہ ایک پرکھ سیام بن ت شتر میں پٹ اوڑھنے نڈر میں اچیت اوکھا کے ساتھ سو یا پڑا ہر چوپائی
سوچت بانا سر یوں ہی ہے وہ سوے باب سو دت پر کر کے ۔

مہاراج یوں سن ہی من بجا رہا بانا سر تو کئی ایک رکھوارے وہاں رکھ اونسے یہ کہ کہ تم اسکے جاگتے ہی
ہے جا کیوں نہ گھر جاے سبھا کر سب راجھسون کو ماسے کہنے لگا کہ پیر پری آے ہو بچا ہے تم سب
دل لے اوکھا کا مندر جاے گھر وچھے سے میں بھی آتا ہوں تب بانا سر کی اکیلا باسے سب راجھسون فر
آے اوکھا کا گھر گھر لیا اور او در ازوہ جی اور راج کتیا نڈر سے چونک بھر سار بانے کھینٹ لگے اسین
چو پر کھینٹ کھینٹے اوکھا کیا دیکھتی ہے کہ چارہ اور سے گھن گھو گھٹا گھڑی بجلی چکینے لگی واور سو پچھ
تو نہ لگے پیسے کی بولی سنتے ہی اتنا کہ یہ اسکے کٹھ لگی چوپائی تم پیپا بی بی مت کرو یہ جوگ بھا کھا
برہروہ اتنے میں کسی نے بانا سر سے جاے کہا کہ مہاراج تمہارا پیری جاگتے پیری کل نام سنتے ہی بانا سر
کر دو در کرے لوٹھا اور اشتر شتر کے اوکھا کی پوری میں آے کھڑا ہوا اور جھپ جھپ کر دیکھنے لگا دیکھتے
دیکھتے چوپائی بانا سر یوں کہے ہرکارے کو ہے رہے تو گھر بھجھا رہے گھن تن بدن بدن من باری
کل نہیں بیٹیا میر و حمل گئی اسے چو پر باہر کرن آوے چان کہاں اب موسون باوے مہاراج
جب بانا سر نے تیر کے یوں کہ میں تیر پرکھا اوڈر تہ دیکھتے ہیں کہ جیسے بت بے چان بھجرا کتیا
نے آت جنتا کر کھے مان ہو یا میں سانیل لکھتے ہیں کہ مہاراج میرا چا اسر دل ساتھ ہے خبر ہو
اب تم سیکھا تہ سے کیسے کیسے ہو وہاں تمہیں کوئی پرکھ نہ آتا ہے تو نہر سیاچہ نہر
پیرم ہار

ایسے کہ نہر جو پیرم ہار کے ساتھ ساتھ کھینٹ لکھتے ہیں کہ مہاراج میرا چا اسر دل ساتھ ہے خبر ہو
ایک بار اسنے دیکھتے ہی بانا سر کو کھڑے کیا ہے سو کلن ساتھ ہے اندر وہی پیرم ہار لکھتے ہیں

مہد رات سرد رالہ او سے رہے کو دیا او۔ یہ کہتی ایک سکھی سہیلون کو ساتھ لے، مان ہنوں کی اور دن دن ٹرھنے۔

مہاراج جس کال وہ بال بارہ برس کی ہوئی تو اس کے مکھ چندر کی جرت دیکھ پورنامشی کا چندر مان چھپ جیسے ہوا اور مالون کی سیانتا کے آگے اماوس کی اندھیری بھی لگے لگی اوسکی جوئی کی سٹکانی مکھ ماگن اپنی کھلی جھوڑ شک گئی بھوہہ کی نکائی رکھ دھکھ دھک لگا اور آنکھوں کی تلی چھلائی بیکھ مرگ میں شخص کھسیاے رہے ناک کی نکائی سارنل پھول جھیاے گیا اوسکے اوس کی لالی مکھ سب پھل بدلانے لگا دانت کی یا ت سرکھ دارم کا ہیہ درک گیا کیوں کی کو ملنا دیکھ لگا پھلنے سے پھیا گئے کی کو لانی بیکھ کپت کلنڈانے کچون کی کو رکھ مکھ کلی سردور میں جا کر می کٹ کی کرشا دیکھ کیشری زبن ماس لیا حاکم کی چکائی دیکھ کیلے ڈکیو کھایا دیکھ کی گورائی نرکھ کچن کو سچ ہون کی او جینا مونھہ چر ہو کر پ کے آگے دھن کی ہدوی کھ رہی ایسی دھ گچ گامی پک مینی پالہ جوبن کی سرائی سے سو بھانمان بھئی کہ جسے ان سب کی سو بھایہین کی ایک دن وہ لوچن سنگندھ او پھن لگاے رمل نیر سے مل مل مہا کے نکھی جوئی کر پانی سنوار مانگ موتیوں سے بھر نین بن کر مہدوی مھا در چار پان کھاسے اچھوڑ اوسوے کے گئے مشکا و تیس بھول پانہ دی ہیدی ڈھیری کرن پھول چو دانیاں چھپ گچ موتیوں کی تمہ بھلی لنگن جگنو موتیوں کے دوڑے میں مٹی چندرنا رومن مالانیا لڑی ست لڑی مٹی سمجندہ چوڑی ڈوڑی لنگن کڑی مہدوی جھاب جھلی لکھی جہر تہر گویا ڈوٹ بھوڑی پھن ستر اچھا اتون کی کو رکاشری گیر کھار کا کھا لکھرا او جھاتی پھلی ساری پھر کھا کی پکی کس پھر جھلائی اور مٹی اوڑھ تہہ سنگندھ لگا کر اس سچ دوج سچ ہستی ہستی سکھپون کے ساتھ تانا پنا کو پر نام کرتے مٹی کہ جیسے پھی جیون شکھ جک ڈڈوٹ کرو کھا کھڑی ہوئی تیون مانا ترنے اسکے جوبن کی جھب دیکھ نج من مین اتنا کہہ کر اپنا ہنر جوگ مٹی بدالیا اور جھپے سے کئی ایک رھیس اوسکے منڈر کی رکھواری کو کھچو اوکتی ایک رھسی اوسکی جو کسی کو پھانین دودھان جان جاسے آٹھ پھر سادھانی کر ہو لگیں اور رھسی مہو کر نے لگیں۔

مہاراج وہ راج کنایت کی کو نت پرت تہ دان رت کر سری پاربتی جی کی پوجا کیا کرے ایک دن کر م سے شچنت ہوا اکر سے سچ پر اپنی مٹی من ہی من سہج رہی مٹی کہو کیسے پنا میرا مہو کب کر کر اوسکے بجائے میرا بھوڑ انا کہہ رت ہی کے دھیان میں سو گئی تو سچے من لکھی گیا ہے کہ ایک نرکھ

مہد رات سدر مرالا او سے رہے کو دیا او۔ یہ کہتی ایک سکھی سہیلون کو ساتھ لے، مان ہنوں لگی اور دن دن ٹرھنے۔

مہاراج جس کال وہ بال بارہ برس کی ہوئی تو اس کے مکھ چندر کی جرت دیکھ پور نامی کا چندر مان چھپ جیسے ہوا اور مالون کی سیانتا کے آگے اماوس کی اندھیری بھی لگے لگی او سکی جوئی کی سگائی مکھ ماگن اپنی کھلی جھوڑ شک گئی بھوہہ کی نکائی رکھ دھکھ دھک لگا اور آنکھوں کی تلی چھلائی بیکھ مرگ میں شخص کھیاے رہے ناک کی نکائی سارنل پھول جھیاے گیا او سکے اوہ کی لالی مکھ سب پھل بدلانے لگا دانت کی یا ت سرکھ دارم کا ہیہ درک گیا کیوں کی کو مکھ دیکھ لگا پھلنے سے پھیا گئے کی کو لانی بیکھ کپت کلان لگے کچن کی کو رکھ مکھ کلی سردور میں جا گرمی کٹ کی کرشا دیکھ کیشری زبن ماس لیا حاکم کی چکائی دیکھ کیلے ڈکیو کھایا دیکھ کی گورائی نرکھ کچن کو سچ ہون کی او جینا موٹھ چر رہو اگر پ کے آگے دھن کی ہدی کچھ رہی ایسی دھ گچ گامی پک مینی پالا جوبن کی سرائی سے سو بھانمان بھئی کہ جسے ان سب کی سو بھانمان کی ایک دن وہ لوچن سنگندھ او پٹن لگاے رمل نیر سے مل مل مہا کے نکھی جوئی کر پانی سنوار مانگ موتیوں سے بھر نین بن کر مہدی مہا در چار پان کھائے اچھوڑ او سوئے کے گئے مشکا و تیس بھول پانہ دی ہیدی ڈھیری کرن پھول چو دانیاں چھپ گچ موتیوں کی تمہ بھلی لنگن جگنو موتیوں کے دوڑے میں مٹی چندرنا رومن مالانیا لڑی ست لڑی مٹی سمجھند چوڑی ڈوڑی لنگن کڑی مہدی جھاب جھلی مکھی جھرتیہر گویا ٹوٹ پھوڑی پھن ستر جھابا توتون کی کو رکاشری گھر گھار کا گھانگھرا او جھپاتی پھلی ساری پھل گائی مٹی کس پھول پانی اور عنی اوڑھ تسیہ سنگندھ لگا کر اس سچ دوج سچ ہستی ہستی سکھپون کے ساتھ تانا پنا کو پر نام کرتے مٹی کہ جیسے پھی جیون شکھ جک ڈڈوت کروا کھاکھ مٹی ہوئی تیون مانا سترنے اسکے جوبن کی جھب دیکھ نج من مین اتنا مکھ کراپ پیا ہنر جوگ مٹی بدالیا اور جھپے سے کئی ایک رہیں او سکے مندر کی رکھواری کو کھچو او کتی ایک رہی او سکی جو کسی کو پٹھائین دو دان جاے آٹھ پھر ساد دھانی کر رہی لگیں اور رہی مہا کرے لگیں۔

مہاراج وہ راج کنایت کی پوت پرت تیب دان رت کر سری پاربتی جی کی پوجا کیا کرے ایک دن کر م سے شچھت ہو کر انکو سے سچ پر اپنی مٹی من ہی من سچ رہی مٹی کہو کیسے پنا میرا مہا کب کر کر ہو کس بجانت میرا بھوڑا نا کہ یہ ہی کے دھیان میں سو گئی تو سچے من لگتی گیا ہے کہ ایک نرکھ

مہد رات سرد رالہ او سے رہے کو دیا او۔ یہ کہتی ایک سکھی سہیلون کو ساتھ لے، مان ہنوں لگی اور دن دن ٹرھنے۔

مہاراج جس کال وہ بال بارہ برس کی ہوئی تو اس کے مکھ چندر کی جرت دیکھ پور نامی کا چندر مان چھپ جیسے ہوا اور مالون کی سیانتا کے آگے اماوس کی اندھیر بھی لگی لگی او سکی جوئی کی سٹکانی مکھ ماگن اپنی کھلی جھوڑ شک گئی بھوہہ کی نکائی رکھ دھکھ دھک لگا اور آنکھوں کی تلی چھلائی بیکھ مرگ میں شخص کھیاے رہے ناک کی نکائی سارنل پھول جھیاے گیا او سکے اوہ کی لالی مکھ سب پھل بدلانے لگا دانت کی یا ت سرکھ دارم کا ہیہ درک گیا کیوں کی کو مکھ دیکھ لگا پھلنے سے پھیا گئے کی کو لانی بیکھ کپت کلنڈانے کچون کی کو رکھ مکھ کلی سردور میں جا کر می کٹ کی کرشا دیکھ کیشری زبن ماس لیا حاکم کی چکائی دیکھ کیلے ڈکیو کھایا دیکھ کی گورائی نرکھ کچن کو سکاچ ہوئی او جینا مونھہ چر ہو کر پ کے آگے دھن کی ہدوی کھ رہی ایسی دھ گچ گامی پک مینی پالہ جوہن کی سرائی سے سو بھانمان بھئی کہ جسے ان سب کی سو بھانمان لی ایک دن وہ لوچن سنگندھ او پھن لگاے رمل نیر سے مل مل مہا کے نکھی جوئی کر پانی سنوار مانگ موتیوں سے بھر نین من کر مہدی مھا در چار پان کھاسے اچھوڑ او سونے کے گئے مشکا و تیس بھول پانہ دی ہیدی ڈھیری کرن پھول چو دانیاں چھپ گچ موتیوں کی تمہ بھلی لنگن جگنو موتیوں کے دوڑے میں مٹی چندرنا رومن مالانیا لڑی ست لڑی مٹی سمجندہ چوڑی ڈوڑی لنگن کڑی مہدی جھاب جھلی لکھی جہر تہر گویا ڈوٹ بھوڑی پھن ستر بھانمان کی کو رکاشری گھر گھار کا گھانگھرا او جھپاتی پھلی ساری پھل گائی مٹی کس پھل لاتی اور مٹی اوڑھ تہہ سنگندھ لگا کر اس سچ دواج سچ ہستی ہستی سکھپون کے ساتھ تانا پنا کو پر نام کرتے مٹی کہ جیسے پھی جیون شکھ جک ڈڈوٹ کروا کھاکھ مٹی ہوئی تیون مانا سرنے اسکے جوہن کی جھب دیکھ من من میں اتنا کہہ کر اپنا ہنر جوگ مٹی بدالیا اور جھپے سے کئی ایک رہیس او سکے منڈر کی رکھواری کو کھچو او کتی ایک رہیسی او سکی جو کسی کو پھانین دو دان جاے آٹھ پھر ساد دھانی کر ہو لگیں اور رہیسی مہو کر لگیں۔

مہاراج وہ راج کنیا ت کی کو نت پرت تیب دان رت کر سری پاربتی جی کی پوجا کیا کرے ایک دن کر م سے شچھت ہو کر انکو سے سچ پر اپنی مٹی من ہی من سہج رہی مٹی کہو کیسے پنا میرا مہو کب کر کر ہو کس بجانت میرا بھوڑا نا کہہ ت ہی کے دھیان میں سو گئی تو سنے من لکھی گیا ہے کہ ایک نرکھ

سری کرشن چندر کے انکے سے دہلی تیر کی سنیادیکھ ایسے گھر گئی آگے باناسنے آبراجازہ کیا پر پیر پچو کے سنگھ نے شہر سپر سھاگ مہادیو کے پاس گیا ماناس کو بھیاتر دیکھ سری شیو جی لٹات کرودہ کرما کچھم کو بولے سری کرشن جی کی سنیادیکھ باہر مہابلی ترچھی جب کل تیج سورج کے سامن تین مور تویر جیٹھ ہاتھ والا ترلوچن بھیانک بھیکھ سری کرشن چندر کے دل کو آے سالادیسکے ترچ سے جندی لکے چلے اور تھتھر کر پناخت کو آت دیکھ باہر گھبرے جہمیون نے آتے سری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج شیو جی کے جرنے آے مارے کٹنگ کو حملے مارا اب اسکے ہاتھ سے سچا یہ نہیں تو ایک بھی جہنسی جیتا نہ بچے گا مہاراج اتنی بات سن اور سیکو کا تر دیکھ سری کرشن چندر نے سیت جہلا یا وہ مہادیو کے چر پر دھایا اسے دیکھتے ہی وہ ڈر کر بولیا اور جلا جلا سا دیشو کے پاس آیا چوپائی تب تر مہادیو سون کچھ دراکھو سرن کرشن جہر دسے یہ یجن سن مہادیو جی بولے کہ سری کرشن جی چر کو ایسا تر جہون میں کوئی نہیں جو ہر اونکے برے اس سے او تر ہری ہے کہ تو سری کرشن کرکری بھگت ہنگاری کے پاس جاشیو باک سن بکھر چر سوچ بچا سری کرشن چندر آند کن کے سنگھ جے ہاتھ جہر سرنے ان بٹی کر گٹر گٹر اے ہا ہا کھائے بولا کہ ہے کہ پاسہ جہک بند تپت پاؤن دنیال میرا پرلو جیما کیجیہ اور اپنے جہر سے بچا لکھے چوپائی سپر جہو تم ہو ہر مہادیو ایس تھری شکت اکم جلیسین تم میں ریح کر سٹ سنواری و سب مایا بک کرشن نہاری ہر پانٹھاری میں اب تو جھوہ گیاں جہو جاک کرنا سو جھو۔

اتنی بات کے منٹے ہی ہر دیال بولے کہ تو میری سرن آیا اس سے چاسنین تو جیتا نہ جیتا میں نے تیرا بکا ایراد چھپا گیا یہ میرے بھگتوں اور داسوں کو مت بیا چو تھے میری ہی ان ہی خبر بولا کہ کر یا سہ جو اس کٹھا کو تنے گا او سے سیت جہر ایک تر اور تھاری کھی نیایے گی چھر سری کرشن چندر بولے کہ تو اب مہادیو کے لکے جا پدان مت رہ نہیں تو میرا جہر دیکھا لگتا پانٹے ہی بکھر جہر دت کر ہا جہو سدا شیو کے پاس گیا اور جہر کا جھو سب سے گئی۔

اتنی کٹھا کہ سرنیکد یو جی بولے کہ مہاراج چوپائی پر جہاؤ سننے جو کوئی ہر کرودہ ترالو بنین ہوئی آگے باناسن کو کرک سب ہاتھوں و حکمہ ان نے پچھو کے سنگھ آلاکارا اور کما چوپائی ترچھن جھوہ لکھو میں جہاری ہتھون سادہ ناچتی جہاری ہر یکہ جب سب ہاتھوں سے اپنی ہاتھ تپ

اوہیا دی پٹنٹوان نرگ راجہ کی موحیہ پانی کو برتن میں

سریشک دیو جی تو لے کے مہاراج اچھو کہ نبی راجہ نرگ بڑا گمانی دانی دھر ماتا سا مہی تھا اونٹنے ان گنتی کو دیا دیے اور لنگا کے بالو کی کن اور بجا دون مہینے کے نو دواؤں کا کس کے تارے لکھے جائیں تو راجہ نرگ کے دان کی گائیں بھی گئی جائیں جو ایسا رامہ گمانی اور مہادانی سو تھوڑے اور مہر میں گر گت ہو اندھے کموئیں میں رہا سر کرشن چندر جی نے موحیہ کر دیا۔

اتنی کتھا سن سریشک دیو جی سے راجہ پچھتے تو چھا کہ مہاراج ایسا دانی دھر ماتا راجا کس باب سے گر گت ہو اندھے کموئیں میں رہا اور سر کرشن چندر رہے کیسے اوسے تارے لکھتا تھا تم سمجھا کر کہ جو میرے من کا سد بہ جالے سریشک دیو جی تو لے کے مہاراج آپ جیت دے تھینے میں جیون کی تینوں سب کتھا کہ سنا تا ہوں کہ راجہ نرگ تو نرت یرت گو دوان کیا ہی کرتے تھے پراکیرن یرت ہی نہاے سدھیا لوجا کر کہ سہر دھولی دھومری کالی پیلہ کری گو دھکاے رویے کے کھڑ سونے کے سینک تا ہے کہ پٹھہ سمیت بائمبر اور جالے شنگلی اور اونکے ساتھ ہت سا اتل دھن سر ہنوں کو دیا دے لے اپنے گھر گئے دوسرے دن پھر راجہ اوسی بھانت دان کرنے لگا تو ایک گھر پیلے دن کی تنگی ہی ہوئی ان جانے آن ملی سو بھی راجہ نے اون گایوں کے ساتھ دان کر دی بہن لے اینو گھر کو چلا اور دوسرے برہن نے اپنی گو بیچاں بات میں رو کی اور کہا کہ یہ گاہے میری ہر مجھے کلیر راجہ کے بیان سے ملی ہے سہانی تو کیوں لیے جاتا ہے یہ برہن تو لا کہ اسی میں ابھی راجہ کے بیان سے لیے چلا آتا ہوں تیری کہانے ہوئی مہاراج دے دونوں برہن اسی بھانت میری ہری کر جگہ لے لگے انت کو دے دونوں جھگڑے راجہ کے پاس گئے راجہ نے دونوں کی بات سن ہاتھ جوڑا کہتی کر کہا چوپائی کو کو لا کھ روپیا لیوہ گیتا ایک کا ہو کو دیوہ اتنی بات کے سنتے ہی دونوں جھگڑا تو برہن ات کر وہ کر لے کے مہاراج جو گاہے ہنے سو ست مول کی سو کر روپے پانی سے بھی ہم نہ نیکے وہ تو ہارے یراں کے ساتھ ہے۔

مہاراج تین راجہ نے اون برہنوں کو پاؤں تیرانیک انیک بھانت سے سمجھا یا پر اون تاسی برہنوں نے راجہ کا کہنا کچھ نہ مانا اور کر وہ کر اٹھا کہ دونوں برہن ہلکے جھوڑ چلے گئے کہ مہاراج جو گاہے آپ نے شکاک بہن دی اور ہنے سو ست مول ہاتھ لپٹا لہ گاہے روپے لیکر مین دیجاتی اور یوں تمہارے بیان ہی تو کچھ چٹا بنیں۔

مہاراج برہنوں کے حاتمے ہی پہلے تو راجہ نرگ ان دو اس ہوئے ہی میں کتھا کہ وہ دھر ماتا ہاتھ پڑا

پرین دیو پھر چھوٹا کو ٹونڈ (تو جم دیے) میں کے سیوک تھے ہندوہ سلیہ اور ہر کو سیوہ سیری مانو سو منہ مانے ہر پرل موہن شش نہیں جانے، جو مجھ میں اور برہمن میں حیدر جانیگا سونک میں پٹیگا اور جو پر کو مانیکا وہ مجھے یا دیگا اور نہ سندر بہ برہم دھام کو حادیگا یہ مات کہ سری کرشن دہان ہی سب کو ساتھ لے دوار کا پوری کو یہ حارے۔

ادھیام چھیا سٹھوان بلجدر چتر کے برہن میں

سریشک دیو جی بولے کہ ہمارا ج ایک سے سری کرشن حیدر لند کند اور بلرام سنگھ رام من سے سندر میں بیٹھے تھے کہ بلدیو جی نے برہجھو سے کہا کہ سانی جب ہمیں برہن میں سے کنس لے گا ہے جیسا تھا اور ہم تھری چلے تھے تب گویا اور نہ جیو واسے ہننے تھے یہ سچن دیا تھا کہ ہم سیکھری آئے لیکن سو وہاں سجا دوار کا میں آئے پسے دے ہماری سرت کرتے ہو گئے جواب الیا کرین تو ہم جم جھوم دیکھ آوین اور انکا سادھان کر آوین برہجھو بولے کہ اچھا اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی سب سے براہول موشل ہاتھ لڑتے پر چڑھ سیدھا رہے۔

ہمارا ج بلرام جی جس پورنگر گانوں میں جاتے تھے تھان کے راہ اگوڑ جو آت سنا چار کر انھیں لے جاتے تھے اور یہ ایک ایک کا سادھان کرتے جاتے تھے کتنے ایک دنوں میں چلے بلرام جی اٹکا پوری میں ہوئے چوپائی دیا گو کو جو پر نام ہون دن دل تھان رہی بلرام ہ آگے گور سے بدراہو چلے بلدیو جی گوگل میں پدھارے تو دیکھتے کیا میں کہ بن میں جلا دواوگا میں منہ ہائے بن ترن کھاسی سر کرشن جی سرت کیہ بانسری کی تان میں بن دیے راہتی ہو نکلتی بھرتی میں تنکے چھپے چھپے گوال بال ہر جس گاتے برہم رنگ راتے چلے جاتے میں اور جد جرتہ نگر نو اسی لوگ برہجھو کے جرتہ اور لیلا بھان بہر بن۔

ہمارا ج برہجھو میں جاے برہیا سیون اور گایون کی یہ اوتھما دیکھ بلرام جی کر پارکرتہ میں نہر لائے آگے رتھ کی دھو جاتا کا دیکھ سری کرشن چند اور بلرام جی کا آنا جان سب گوال بال دڑتے برہجھو اونکے آئے ہی رتھ سے اوترا ایک ایک سے گلے گلے آت ہت سے چیم کشل پوچھنے لگے اس پر کسی نے نہ جیو واسے جا کہا کہ بلدیو جی لگے یہ سما چار پائے ہی نہ جیو واسے اور جیو واسے لگوں گوال اوتھ دھائے انھیں دور سے آتے دیکھ بلرام جی دڑ کر نہر اس کے یا نون برہا کرتے تب نہ جی نے ات آند کر نون میں بل بھر بڑے پیار سے بلرام جی کو اوتھائے کھٹے سے لگا یا اوتھو لگے

گنوا یا پھر جو نے چوپائی کیے چرن جو موت کے جاے وہ اون بہت کرا کر لیے لگائے کچھ مجھ سے
کنہ گھہری دل و دھن میں مل سزا ہی ہے۔

اتنی کتنی کہ سرشیکہ یوجی نے راجہ پکھت سے کہا کہ مہاراج ایسے مل نہ دے بلکہ یوجی کو گھوڑوں پر لیا کئے شلیم
چوچنے لگے کہ کواوگر میں اسد یو آو سب جادو اور سری کرشن چندر آنند کنڈ آنند مت میں اور کبھی ہماری
سرت کرتے میں بلرام ہی بولے کہ آگلی کرپا سے سب آنند منگل سے ہیں اور سدان سر بد آگیا گن گاتے پھرن
آگیا چرن نہ دے جب رہے پھر جسو دارانی سری کرشن جی کی سرت کر تو چمن بن میر سب جرت اکل ہو کر
بولیں کہ بلدیو جی ہمارے پیارے مینون کے تارے سری کرشن جی اچھے ہیں بلرام جی نے کہا بہت اچھے ہیں
سچیز نہ رانی کہنے لگی کہ جب سے یہاں سے سدھارے تب سے ہماری آنکھوں کے آگے اندھیاں ہو رہا ہے
ہم آٹھ سو اٹھسٹھ کا دھیان کیے تھی میں اور دس ہماری سرت سھلا دے دوار کا میں جاے جھاسے رہے ہیں
دیکھو سچن دیو کی روٹی بھی ہماری پریت چھوڑ بیٹھیں چوپائی تھارتیں گول ڈھک جانیو لیسے دوڑتے ہیں
من مانیو بہت میں آوتے بری وہ پھر نہ ملے ایسی اون کری ہے

مہاراج اتنا کہ جب جسو دات یا اکل ہو روئے لگی تب بلرام جی انھیں بہت سمجھائے بوجھائے آسا بھروسہ دے
دھانہ من بندھای چھاپ چھوڑن کر یاں کھا گھر سے ماہر لکے تو کیا کچھ نہیں کہ سب برجناری تن میں جن میں جو کچھ
میلے جیس جی بار کھرا کی سرت بسا پریم سنگر کی جوبن کی ماتی ہر گن گاتی بریتیں مابکل جو جرنہ سرت و تپائی ہوتی
مہاراج بلرام جی کو دیکھتے ہی آت برتن ہو سب کی سب و ڈاکٹین اور مذمت کرنا تھوڑا چار و اور
کھڑی ہو گئیں چوچنے اور کہنے کہ کو بلرام سکھ رام ب کمان برجنے میں ہمارے پران بہت سہ سہاگم ہیں
ہماری سرت کرتے ہیں ہماری کہ راج پاٹ باے پھلی پریت سب بسا ہی جب سے یہاں سے گئے ہیں
تب سے کیا بار او دھوکے ہاتھ جوگ کا سدا کیا تھوڑا یا تھا پھر کسی کی سدا نہ لی اب جاے سدا رکے
مانہ بیسے تو کا ہے کو کسی کی سدا لین گے۔

اتنی بات کے تھکے ہی ایک گوبی بولی کہ سکھی پریت کا کون پر کیا لہو لکا تو سب نے دیکھا یہی لیکھا
چوپائی دے کا تھوڑے ناہی اچھے واپس پڑا کہ میں نے کچھ لکھا ہے دہا بن رہتی ہیں گھڑی دسویں
وے برس نے تری دے پھر ہم قہر نے گھر لے چھوڑ گئے گان لوک لاف تھست پتہ تار ہر تھیں ہر گاہ
کیا چل پایا ان کو نیسکی ناوہ چھوڑا ہے یہ کہے ہر کے مانجھ تھیں گئے اب سستی میں کہہ دیا کہ چن باوڑ

پرتھو نے بت بیاہ کیے اور سہ لکھ مسرا یک ۔ رات کینا حوتھو ما رنے لکیر رکھی تھیں تنہیں سبھی پر کر
نے لکے بیاہا ایا دہنے بیٹھے تو تے نا قی تھے اوسمیں تھو یہاں کیوں آویکے ۔
یہ بات سن ایک اور کو پئی بولی کہ سکتی تھم ۔ ہر کی امون کا پتہ تاوا ہی کچھت کرو کیونکہ وکے توسب
گون اور حوتی نے آپہیں سناتے تھے اتنا کہ چہ وہ بولی کہ امی میری مات مانو تو اب جو پائی بلدھو
سے ریزہ یاسے ہزار حوتی امین کے گون کا کرے یہ بین گورام میں گات ہ کر نہیں نہیں کپٹ
کی بات نہ سن سنار سن اور مرد تھے سیت تون ہم کبہ نہ اول تہم سنوں کہ گئے ہ تاسوں کی تن
چھے ۔ راج دئے ۔ رورہ دوے ماس کر یا اس ہ یو جو ہیں گے سب تھری اس ہ ۔

مہاراج ملامی نے اتنا کہ سب بر جالیوں کہ الیادی کہ آج مہ ماس کی رات ہر تھم سنار کر گرن میں تو ہر تھار
ساتھ میں اس کر نیگے یہ کہ بلرام جی سا بھجہ مرن کو سدھارے تنکے چھے سب بر جہاری بھی تھے سب تھو گون
پہن مکھ سکھ سے سنار کر بلدیو جی کے پاس ہو کہیں چو پائی ہ تھار جی بھین سپے سنا ر ہ ہلادھو جی تین
جاوے کٹک برن فلادھو جی و سس مکھ لمل میں ہرے ۔ کٹک ایک سرون چھپ جہا جے ہ منو جان
سن سک راجے ہ ایک سرون چھپ میں بان ہ دو کو کٹل و حرن نہ کان ہ انگ انگ پرت ہو کھ گئے
تن کی سو بھا کٹ نہ جو ہ یون کہ پان میں تھری ہ لیلار اس کروں بھری ہ

مہاراج اتنی مات کے سنتے ہی بلرام جی نے ہون کیا ہون کرتے ہی اس کی سب سیت آے اوسیت
ہوئی تب توسب گویاں سوچ سنوچ سچ انراگ کر تین مردنگ کرتال آونک مرلی آوسب ختر
لے لے گانے بجانے لگین اور تھی تھی کرنا چ ناع گکے ہر تھو کو رجھانے اونکا بجانا ناچنا لانا
دیکھ گون ہو پائی بان کر اونکے ساتھ بلدیو جی بھی سب کے ساتھ مل گانے ناچنے لگے اور ٹانگ ٹانگ
بھانت کے کھیل کر تھکھ لپنے دینے لگے اوس کال کنادھو دیوتا کتر حمہ اپنی اپنی استریوں سمیت آوا
جانوں پر تھیمہ تھو گون گانے گانے اور سر سے پھول ہر ساتے تھے چند زمان تارا سنڈل سمیت اس منڈلی
کا سیکھ دیکھ دیکھ کر تون سہ امرت سوسا تا تھا اولیوں بالی بھی تھم ہا تھا

اتنی کھتا سناسے سر شیکہ دیو جی تو لے کہ مہاراج اسی بھانت ملام جی نے برج میں رھیت دیا کہو
جینے مار کو تو جینا یوں کے ساتھ اس بلاس کیا اور دن کو ہر کھتا سناسے خند جھو کو نکھ دیا کہو
ایک دن رات کے سے اس کرتے کرتے ملام جی نے جام چو پائی نہی تیر کہے تھم ہر ہوئے تھان

لوپ کے رام بہت طاقتور ہی بہ آئے سس دھار کر منہ بنواؤ وہ جو نامانے کو ہماروہ کھنڈتہ بل موہر تیار
 ہمارا جیب ہلرام جی کی بات اچان کر نہ بنائے سنی ان سنی کی تب تو انھوں نے اوسے کرو دو دگر بل سے کھنڈتہ بل
 اور ایشان کیا اوس دن سے دیان تو با اس تک تیرہ ہی ہے پھر ہلرام جی نہاے سر م تاسے سب گویوں کو کھنڈتہ
 ساتھ نے بن سے مل گاہیں آئے تھان چو پانی گوی کی کہیں سنو برینا تھہ نہ ہم ہو کو لھیلو سا تھہ یہ بات سن
 ہلرام جی گویوں کو سا پھر وسادو دھانڈتہ محس نہر ہاے ہار کر نہ جسو داکے نکیت ہار ہونے گئے اور انھیں
 بھی بھجائے پو بھجائے دھیرج دھارے کئی دن ہر پھر ہلرام جی دوار کا کو پٹلا اور کتنے ایک دنو میں جا ہیو کیے۔

ادھیامی سرستھوان راجہ یونڈرک کہ موچپہ کر برنن میں

سرستھوان دیو جی پورے کہ ہمارا ج کاشی پوری میں ایک یونڈرک نام راجہ مہالی اور بڑیر تانی تھا اس نے بڑیر
 بسیکھ کیا اور چھ بل کر سب کاسن ہر لیا سدان پیتا بس بنیتی مال کت مال جن مال پہنے رہے اور کھجیر
 گدا پدم لیے دو ہاتھ کاٹھ کے کیے ایک گھوڑے پر کاٹھ ہی کی گڑدھرے چڑھا پھر سے وہ باسدیو یونڈرک
 کماوے اور سب سے اکو پو پو جاوے جو راجا ولسکی اگیا نلنے اوسپر چڑھایا اور واروہار کر انہیں میں کھو
 اتھ کھٹھا کہ شک دیو جی پورے کہ راجہ یو اسکا اچرچ دیکھ دیس دیس نگر نگر گاٹوں گاٹوں کھڑکھڑتین لوگ
 چر چار کرنے لگے کہ ایک باسدیو تو برج بھوم کے بیچ جہ کل میں پرگٹ ہوئے تھے سو دوار کا پوری میں بڑیر
 دوسرا پ کاشی میں ہوا سپدہ لون میں ہم کسی سچا جانین اور مانین۔

ہمارا ج دیس دیس میں یہ چرچا ہو رہا تھا کہ کچھ سندھان ہائے ایک دن باسدیو یونڈرک اپنی سبھا میں
 پہنچا چو پانی کو بھ کرشن دوار کا چوہا کو باسدیو جاگ گئے پھمکت پیت تھہ ہون اور بھوہ
 میرو بسیکھ تھان تن دھاروہ۔

اتنی بات کہ ایک دوت کو لگے اور بیچ نیچ کی سب باتیں بھجائے پو بھجائے اتنا کہ دوار کا میں ہری کرشن
 پاس میں ہا کر گیوں تو میرا بسیکھ بنائے پھر تاپے سو چوڑ دے نہیں تو اڑنے کا چار کر اگیا پیت تھہ ہون
 کاشی سے چلا چلا دوار کا میں پھنچا اور ہری کرشن چند ہی کی سبھا میں جا کھٹا پیا پھر بھرتے اس سے
 پو بھجائے کہوں چو لہر کہیں سے آیا پھر تھہ کہ میں کا پھر پھر کے باسدیو یونڈرک کا دوت ہون
 سوامی کا پھر پھر کے باسدیو یونڈرک کا دوت ہون سوامی کا پھر پھر کے باسدیو یونڈرک کا دوت ہون
 سوامی کا پھر پھر کے باسدیو یونڈرک کا دوت ہون سوامی کا پھر پھر کے باسدیو یونڈرک کا دوت ہون

ہم ہمارے

جنت کا کر کے اور تیرے ساتھ رہنے کے واسطے دوار کا مین حاکم رہا ہے تو میرا
 یا چھوڑ کر آئے۔ میری سزا اس کے ساتھ تھی کہ تم ہمارے دیکھا اور بیہوشم کا بھلاؤ اور بیہوش کو
 پاؤں میں نہ رہا۔ یہ میری سزا ہے کہ وہ والوں کے ہیں سب سے رکھ کر ناراض رہا میں ہی
 رہا ہوں ناراض رہا۔ یہ میری سزا ہے کہ وہ والوں کے ہیں سب سے رکھ کر ناراض رہا میں ہی
 گرد حاکم کیا بار بار بن چھوڑا کہ یہ میری سزا ہے کہ وہ والوں کے ہیں سب سے رکھ کر ناراض رہا میں ہی
 ہو مہاشہ راؤ کو کہنا میری سزا ہے کہ وہ والوں کے ہیں سب سے رکھ کر ناراض رہا میں ہی

میرا کام کا بار اوتارنا مین -

اتنی کھانک میری سزا ہے کہ وہ والوں کے ہیں سب سے رکھ کر ناراض رہا میں ہی
 باتیں کرتا تھا اور میری کڑی نیند راند کہ میں سکھاسن پٹھے جادوؤں کی سچا میں ہنس ہنس کر کہتے
 تھے کہ اس بچ کوئی جدیسی لیل اور شہاچہ پانی تو وہ کہا جم یولین ہے جو تو ایسے بھاکت ہیں وہ مایین کہا
 تو نہ ہم بچے وہ ایسے کیشی کے بچے جو تو بے بہتہ ہوتا توں مارے ہم چھوڑنے دوت کو مارنا اوجہ نہیں۔
 مہاراج جب جدیسیوں نے یہ بات کہی تب سری کرشن جی نے اسے نکٹ بلا کر سمجھائے کہ
 کہا کہ تو مجھے اپنے ماس دیو سے کہہ کہ کرشن بے کہا کہ میں تیرا بانا چھوڑ سون آتا ہوں سا دھان تو
 اتنی بات کہتے ہی دوت مہا دیو اور سری کرشن چھوڑ دی اپنی سینا لے کاشی پوری کو سدھار کر دوت
 جاتے ماس دیو یونڈرگ سے کہا کہ مہاراج میں نے وہاں مین جانے ایک سب سندیا لکاتب سر پرکھن
 جس کو بے کہ تو اپنے مہا دیو سے جاسے کہ سا دھان ہوہ ہے مین اور نکا بانا چھوڑ سون

مہاراج سب سے یہ بات کہتا ہی تھا کہ کسی نے آئے کہ کہا کہ مہاراج اپن نشیت کیا جیسے مین سری کرشن اپنی
 سینا لے کر چلا آیا یہ بات سنتے ہی ماس دیو یونڈرگ اسی جگہ سے اپنا سب لنگ لے کر چھوڑ دیا اور چلا
 گیا کہ میں چھوڑ دی کہ سکھ آیا اسکے ساتھ ایک اور سب کاشی کا چھوڑ دیا دونوں تھوڑے
 سال میں ماس دیو یونڈرگ اپنی چھات پر سری کرشن چھوڑ کر سکھ چلا گیا اور کاشی کے
 چھوڑ دی کہ میں چھوڑ دی کہ سکھ آیا اسکے ساتھ ایک اور سب کاشی کا چھوڑ دیا دونوں تھوڑے

مارٹیکا کچھ دوش نہیں۔

اتنا کہ ہرے سودرشن چکر کو اگیا دی اوٹنے جاتے ہی جو دو ٹھوہا کا ٹھہ کی تھیں سو اوٹھا لیں اور سکے ساتھ گزریں ٹوٹا اور ترنگ بھاگا جب ماسدیو یونڈرک جیے گرات سودرشن نے اوٹھا سرکات پھینکا چوپائی کت بسس زپ یونڈرک ٹریوہ سیس جاو کاشی مین یریوہ جہان ہتو تاکو رنواس ہ دیکھت میں شندی تاس ہرودت یوں کیکیسی مارہ یہ کت کہا بھی کرتا رہ تم تو امر جی بجے کیسے پزل پلک مین گئے ہ مہاراج رائیوں کا رونقشن سو دھین نام اوٹھا مٹیا وہاں آئے باب کا سرگٹا دیکھ اٹ کر وہ کہنے لگا کہ جیسے میرے بتا کر مارا ہوا اس سے من بدلایے رہو لگا۔

انہی کتھا کہ سرنگدیو جی بولے کہ مہاراج ماسدیو یونڈرک کو مار سرکشن چندر سب اپنا لنگہ لے دواریا کو مندر مارے اور اوٹھا مٹیا اپنے باب کا میر لے کو مادیو جی کی ات کٹمن تپشیا کرنے لگا اس مین کتے لیکل چھے ایک دن مہاراج بھولا ناتھ لے آئے کہ کہا کہ بر مانک یہ بولا کہ مہاراج مجھے یہی سردی کے سر کی کرشن سے مین اپنے چاکیر یوں تیدو جی نوئے کہ آتھا جو تو بر لیا جاتا ہے تو ایک کام کر کہ اولتے بیدسترون سے جا کہ او مین ایک راجسی اگن تے لیکے گی اوٹ سے جو تو کمیگا سو وہ کر گی۔

مہاراج اتنا مین شوبو جی کے کٹھ سے سن وہ حاسے ترہیوں کو ملاے بیدی رچ تل جو مگی شکر آدھوم کی سب ساماے ساکلا بناے لگا اولتے بیدسترون چڑھو حوم کرنے انت کو جاگ کرتے کرتے اگن کڈتو کرتا نام ایک راجیسی نکلی سو سری کرشن جی کے چھے ہی چھے نگر کو دین لیں گالوں گالوں جلاتی جلاتی وار کا پوری میں پہونچی اور یوری کو حلائے لگی نگر کو حلتا دیکھ سب جہنمیوں نے بچے کھاسے سرکشن کے پاس جاو بکا لگا کہ مہاراج اس آگ سے کیسے چین گے یہ تو سارے نگر کو حلاتی آتی ہو بر مجھو تولے نف کسی بات کی چٹا منٹ کرو کہ یہ کرتیا نام راجسی کاشی سے آتی ہے مین ابھی آسکا او یا کرتا ہوں۔

مہاراج اتنا کہ مری کرشن جی نے سودرشن چکر کو اگیا دی کہ اسے مار بھاگائے اور اسی سے کاشی کو جلاے اوٹھ کر اگیا پاتے ہی سودرشن چکر نے کرتیا کو مار بھاگا با او پٹ کے کتے ہی کاشی کو جلا یا چوپائی پیرا بھاگی پیرا بھاگی ہ گادی دھین سوچے بھادی پیرا پیرا پیرا جلائی سوئی کی کرشن جان پڑا

اوجیا اور اشواں بھدہری کے ہاتھ سے دو بددیت بدہ کے برتن مین سرنگدیو جی بولے کہ مہاراج مجھے تیار کر کہ مہاراج بھدہری کے ہاتھ سے دو بددیت بدہ کے برتن مین کتھا

کہتا ہوں تم چپ دے سنو کہ ایک دن دو بد جو سگر یو کا منتری اور منید کپ کا سائی بجواسر کا سکھا تھا کہ لو
کہ ایک شول سیرس میں ہر سو جیت تب کھٹکتا ہے یہ ان سن کسی نے اس سے یو چاک مہاراج سو کیا ہو
ت وہ ملا کہ جس نے میرے متر موثر کو مارتا ہے ماروں تو میرے من کا ٹکھہ ہے۔

مہاراج وہ اٹھا کہ اوس سے ات کر وہ کرد وار کا یوڑی کو جلا اور سری کرشن جیدر کے پاس اونار تا
اور لوگوں کو دکھ دیا کسی کو بانی برسامی سایا کسی کو آگ برسامے جلا یا کسی کو پہاڑ سے ٹیکا کسی بر پہاڑ
وہ ٹیکا کسی کو بندرین ڈبا کسی کو پکڑا نہ کو بھیا میں جیپا یا کسی کا پیب بھاڑ ڈال کسی بر برجہ اوکھلا
اسی ریت سے لوگوں کو مٹاتا جاتا تھا اور جان من رکھ دیو توں کو پیچے باتا تھا تھان تل سوں رودھر
برساتا تھا اسی بھاست لوگوں کو دکھ دیتا اور ابادہ کرتا مباد وار کا یوڑی پونچا اور الب تن وھر
سری کرشن کے مندر بر جا بیٹھا اوس کو دیکھ مس سندی مندر کے صیر کیوڑے دے بھاگ کر چاچ
چیمپین تب تو وہ من ہی من یہ پکار بلام جی کے سماچار سن ریوت بہاڑی گیا کہ چو پانی پہلے ہدر کو بندہ
کروں ہاچھے ہلان کرشن کے ہرون ہ جہان بلد یو جی استریوں کے ساتھ بہاڑ کرتے تھے وہاں یہ
چھپ کر گیا دیکھتا ہے کہ بلام مدیا ہے سب ستر یوں کو ساتھ لیے ایک سرور کے بیچ ایک ایک بھات کی
لیلا کر کاے گاے نہاے ملاے رہی ہیں یہ میر تر دیکھ دو مد ایک پیر بر جا چڑھا اور کلکاریان مار مار کر
گھٹک ڈال ڈال کوڑ کوڑ بھر بھر چر کر نے لگا اور ہمان مدر کا کلس بھلا اور بکے چر دھرے تھے تن پر
کل موڑ کر لے لگا بندر کو سب حسد رسی دیکھ ذکر کر لپکارین کہ ہر مہاراج یکپ کمان سے آیا جو میں شکر
ڈراے ہمارے ستر دن پر کل سو تر کر رہا ہے ساتی بات کے سنتے ہی بلد یو جی نے سرور سے بھل
جیوان منسکر تر چلا چلا یا بیٹوں وہ انکو متوالا جان مہا کر وہ کر کلکاری مار نیچے آیا آتے ہی اوہ نے
مدر کا گھڑ جو تیر بر دھرا تھا سو ٹوٹ کر حکے دیا اور ہمارے صیر بھاڑ پتی کر ڈالے تب تو بلام جی من
کر وہ کر کل بوس سجالا اور وہ بھی پریت سم پو بر بھو کے سون ہی جہدہ کر ٹکوا یا اید صیر چرل بوسل یا تری
تھی اور اوس سے وہ پیر پریت چو پانی مہا جہدہ د مل کرن ہنک نہ کون شو توین شین ہ مہاراج یہ تو دونوں
ملی انک ایک ایک کا کہیں کہیں کر نہ کر کے تھے ہر دیکھنے والوں کو مارے بھو کے بران ہی نکلتے تھے
ندان ہر بھو نے سکو دھت جان دوہ کو ملکر آیا اوہ کے مرتے ہی ستر زمین آوے کے جیوان کو آئے ہر بھو
تھو دنگ گیا چو پانی تھو بے دھنیش بہ کمان میں ہر جے کر ہدر سے تندرین۔

اس نری سے کیسے کر سہت اس سر کرتے ہیں تو چلک دیکھا جاسیے اتنا پیا ریلے چلے دوار کا یوری میں آ تو کو کر
ماہر کیا دیکھتے ہیں کہ کہیں بائیون میں نانا بھانف کے بڑے بڑے او بچے ہری بر جھ بھولے پھیلے کھڑے
جنوم ہری ہین اور اوبوں پر کیوت کیر چا ترک نور دیکھی تھے من بجا دن نوبدان نول رہی ہین کہیں سند
سرو ورون میں کل کھلے ہوئے آں یہ بھو روان کے تھنڈے تھنڈے گویک ہو کمارے برہنس ساہن سمیت
کھٹک کو لالہ کر ہین کہیں بھیلواریوں میں مالی تھیں پیٹھے سرو لے کے گا۔ او کچ بچے یہ جڑھا کر کیا رپوں
میں حل سیج رہی ہین کہیں ادا ب بائیون میریہ سہ شعل ہری ہین اور بگھت یہ نہا رپوں کے ٹھہرے کے ٹھہرے
لگ۔ ہری ہین تکی سو کھارنی میں عاتی و۔۔۔ کیٹے ہیں آوے۔

مہاراج یہ سو بجا بن اوپ بن کی سر کھ نہر کیمہ نار دجی یوری میں مارے دیکھیں توات سد کیم کے س سے
مند بگھٹا گئے رہے ہین تن۔ دھو جانا کا بھارے ہری ہین دوارد وار بند نوار سدھی ہین سلو کیلے کے کھم
کیٹ کے کھم بھڑے دھرے ہین کھنکھ کی حالی تھنڈے کون موکھوں سے دھوب کا دھوان نکل سیام
گھٹا سا منڈلا رہا ہے اوکے یج یج سنونے کے کاس کلسیان کبلی سی چک رہی ہین گھنکھ بھاپا
تہوم دان جب ہور ہا ہر تھوڑ تھوڑ ہین اسمرن گان کھنکھ بھاپا کی جہ جاپل رہی ہے جہان تہا بھاپی
اندر کی سی بھاپیہ پیٹھے ہین اور سارے نگین منکھ بھاپا ہر ہر انٹی کھنکھ کھنکھ بھاپی نے راجہ بر بھیت
کہا کہ مہاراج نار دجی یوری میں جاتے ہی مگن ہو گئے گئے کہ بر تھم کس مندین جاؤں جو سری کرشن کو
پاؤں مہاراج یون نار دجی میں ہی من کتے پہلے رنگنی کے مندین گئے وہاں سری کرشن جندربا ج
تھے انھیں دیکھ لو تھنڈے ہوئے اور رنگنی جی تل کی حزاری بھلا ہین یہ بھو جی بانون دھوئے آسن رہ
بھاپا دھوب وہیہ بیند سے یو جا کر ہاتھ جوڑ نار دجی سے کہنے لگے چو پانی سنو سنیش سوئی بھاپی
جو ستر دین پرانز لگی ہا کھنکھ حرن سا دھ کے ہری ہین ہتے نہر کھنکھ پیٹ انسرین دھمے کٹلی تارن ہت
کھڑے آئے تم درشن دیں۔

مہاراج پر بھو کے کھنکھ سے انا بجن نکلتے ہی نار دجی یہ اسیر سے جا مونی کے مندین گئے کہ جگدیس تم
چر تھر ہو سری رنگنی جی کے سیدس وہاں بھی دیکھا کہ ہر سار بانسے کھیل رہی ہین نار دجی کو دیکھتے ہی جہ
پر بھو اوتھے تیون نار دجی اشیر باد سے اوٹے چھوے بھوست بھانا کھنکھ گئے تو دیکھا کہ سری کرشن
جل ہا ہین گوا آخر ہہ ہین وہاں سے نار دجی چپ چاپ ہر آئے ایلے کہنا۔ تر من کھنکھ بھاپا کھنکھ کے

نہ راجہ پر نام کرے نہ برہن اسیں رے پھر ناراجی کا لندی کے گھر گئے وہاں دیکھا کہ ہر شوہر جو ہیں ہالندی
دیکھتے ہی ہر کا پاؤں داب دکھایا برہن ہو جاتے ہی رکھ کے بکڑا جائے ہاتھ ٹوڑن ڈوٹ کر بولے کسادہ کے
جہن تیر تھہر جل کے سمان تین جہاں بیڑتے تین تہاں پتر کرتے تین یہ ش اسیں دے ناراجی وہاں سو سی
جل کھڑے ہوئے اور تیر ندا کے دھام گئے تہاں دیکھا کہ برہن ہو جوج ہو رہا ہے اور سری کرشن برہن
ہیں ناراجی کو دیکھ کر سھوئے کہا کہ مہاراج ہو کر اکر لے ہو تو آپ بھی برسا دلے ہمیں جو تھن دیکھو اور
گھر تیر ناراجی نے کہا کہ مہاراج میں تنک بھڑوٹن تو آؤن آپ برہن ہوں کو تھا لوجی جیسے جیسے آؤں اس کا
یوں سائے ناراجی بدام ہو سنا کے کرہ بدھایے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ سری ہماری جھگت منکار سی سنا
بیٹھے ہمارے ہر ہیں یہ چہر تر دیکھ ناراجی اولٹے پاؤن پھر سے میں بھڑا کے استھاں بیڑ گئے تو دیکھا کہ ہر
سجھو جہن کرہ ہر ہیں وہاں سے پھر تو کھنڈا کر یہ بدھاری وہاں دیکھا کہ برہن اتنا کر رہے ہیں۔

اتنی کھنڈا سے سر پیکہ لوجی تو لے کہ مہاراج اسی بھانت ناراجی سو لھہ سسر اکیسواٹھ گھر پھر سے برہن
سری کرشن کوئی نہ دیکھا حمان دیکھا تہاں ہر کو گہت آسم کا کاج ہی کرتے دیکھا یہ چہر تر کرہ جو پانی
نار کے من اجرج ایہہ کرشن بنا نین کو گویکھ نہ جا گھر جاؤن تہاں ہر پاری پالیسی برہن لیل استاری
سو لھہ سسر اٹھو تر سو کھہ تہاں تہاں سدر رنگ گرہہ گن ہوت رکھہ کت بچاری یہ مایا جہ نہا
تہاری پکا ہو سون نین جانی پرہہ کون تہاری مایا ترے پ مہاراج جب ناراجی نے ایٹھا کرہ کرہ
تب بولے برہن ہو کر کرشن چندر رکھہ دین کہ نارہ تو اپنے من میں کچھ کھیدت کہ سے سری مایا اٹھ بل ہو اور
سارو سنار میں پھیل ہی ہر یہ مجھے ہی ہو ہتی ہے تو دوسرے کی کیا سامر تھہ ہو جو اسکے ہاتھ سے بچا و جگت
کر بچ آئے اس میں نہر بچہ جو پانی نار دین نبوے سناے مو پر کر یا کر وہدراے کہ آہکی جھگت سدان
جیت میں رہے اور میرا من مایا کے پس ہو کچھ کی با سنا نہ جیسے مہاراج اتنا کہ ناراجی برہن ہو دیا ہو
ہیں کھاتے گن گاتے ایسا سبھاں کو گئے اور سری کرشن چندر جی دوار کا میں لیل کرتے رہے۔

ادھیای اکتوشتر راجہ جہشتر کے سندیس کے برہن میں

سر پیکہ لوجی بولے کہ مہاراج ایک دن سری کرشن چندر رات کے سے سری کرشن جی کے ساتھ ہمارے
گھر کرکسی جی آئے دین گن بیٹھیں پر تھم کا چند رکھہ نہ رکھہ اپنے بن پکھو دن کو رکھہ دیتی تھیں کہ
ہاتھ تھیں بھی اور پتر ان جھانین انہی میں آؤ نامی چھائی پکھو دن کو کھل حوا اور کیکو امکی کو بھو

کمل گھسی کوئی کسمالی چند راجاں چھپ چھپیں بھیا اور سورج کا بیج راجاں لوگ جاگ کر ایا کرہ کارج کرنے لگے اس کال کسی جی تو بہر کے سبب سے اوتھو سوچ سکویں تیج گھر کی ٹھل گھر کر نو لگی اور سر پر کشن چندر دیہہ سدہ کر باغیچہ تھو دھوڑا نشان کر چپ دہان یوہا مرین سے نفیست ہو بہر مہنوں کو نانا میر کار کے دیان دے ت کر ہر سوچت ہو مال بھوگ باسے بان لوگ اناجی جاوتری حار پھل کے ساتھ کھاے ستھ سے بستر آجھو کھن بگا سے یں شستر لگاے راجہ اوگر سین کے یاس گئے اور جو ہار کر مدنیسیوں کی سبھا میں رت سنگھاس پر ہر راجے ہمارا ج اوسے سے ایک بہن نے دوار پالوں سے جالے کہا کہ ہم سری کرشن سے جا کر کہہ کر ایک بہن ایک درشن کی اہلا کھا کیہ دوار پر کھڑا ہو جو انکی اگیا پاوے تو ہم سے آوے بہن کی بات سن دوار پال نے بھگوان سے جالے کہا کہ ہمارا ج ایک بہن ایک درشن کی اہلا کھا کیو پور پر کھڑا ہے جو انکی اگیا پاوے تو آوے ہر چلے کہ اچھیں لاؤ یہ بات برہم کے کٹھ سے لکھتے ہی دوار پال اوس بہن کو ہاتھوں ہاتھ سمکھ لے گئے سر کو دیکھے ہی سر کشن سنگھاس سے اوڑھنڈت کر کر گڑھا تھو پکھاوے مندر میں لے گئے اور رت سنگھاس براہے یاس بھالے یوچھنے لگے کہ کو دینا آیکا آنا کمان سے ہوا اور کس کارج کے میت پد حارے بہن اوتا کہہ کر اسندھ دین بدھ میں مکدہ دیس سے آیا مہون اوریشٹ سہسر راجو لکاندیا لایا مہون برہم جو لے سو کیا بہن نے کہا کہ ہمارا ج جن میں سہسر راجوں کو جہا اسندھ نے بل کر کر ٹیری اور ہسکری دے رکھا ہر تھون نے میرے ہاتھ ات مٹی کر یہ سندیا کلا جا ہو کہ دنیا تھو تھاری سدا ان سر ہا ہرین ہر کہ جب اسر تھارے بھگوان کو ستاتے ہیں تب تم اتار لے اپنے بھگوان کی رچا کرتے ہو جیسے ہرن کتہ ہے پر بلا کو چھوڑا یا اور گج کو گراہ سے ٹیسے ہی دیا کر اب ہمیں بھی اس مہا دھن کے ہاتھ سے چھوڑا وہم مہا کشت میں ہیں تم ہونا گوری کی سامر تھہ نہیں کہ اس مہاسیت سے نکالے اور ہمارا اوڈھار کرے۔

مہاراج اتنی بات کے سنتے ہی رے بھو دیال ہو اٹھے کہ ہے دیوتا تم اوکی چٹا مت کرو اوکی جی مٹا مٹے مٹا مٹے کے سنتے ہی بہن سنو کھ کر سری کرشن چندر کو آشیہ راہ پے لگا اس کے چارویں پہرے پر کشن چندر نے برہم کو روٹے پوچھا کہ راجہ کی تم سب تھو لائے جاتے ہو کہو کہ راجے سانی حور شتر باجو بانڈان دنوں کے سے ہر اور کیا کرتے ہیں بہت دنوں سے سینہ اوڑھ کر ہاتھوں سے ہاتھ دھو کر آؤ نہیں ہیں کہہ پندہ ہی ہوئے کہہ مہاراج جن کو نہیں کے پاس ہے

آنا ہون میں تو کشل جمیم سے برادرانوں راجسوجک کرنے کے لیے بت بجاوت مہور ہرین اور مگر
گھڑی یہ کہتے ہیں کہ بناسری کرشن چندر کی سہا تیا کے ہمارا جگ پورا ہوگا اس سے مہاراج سیرا کما نڈ
تو چو پانی پہلے اونکو ملک سنوارو دے پیچھے کہوں آتے یگ دھارو۔۔

مہاراج اتنی بات نارو جی کے کھٹے سے سنتے ہی برتھوے او دھو جی کو جگ کے کنا چو پانی او دھو تم ہو
سکھا چارے ہن گنگھن تین کھون نہ نیارے ۱۰ دو ہون اور کی ہاری جیر سے امان جلیں
کو سیرا اوت راجہ شکت بن بھاری نہ کھٹا باوت کی آس ہاری اوت یا نڈو مل جگ رجا یوہ ایسے
کہہ پھو جی ہن سنا یوہ۔

ادھیانویتر سرکیش کو ہستنا پور جانیے برن میں

سرکیش دیو جی پور کو مہاراج پہلے تو سرکیش جی نے اوس برن میں کو جو راجوں کا سندھیا لایا تھا اتنا کہ
بدالیا کہ دیو تا تم ہاری اور سے سب راجوں سے مے کہو کہ تم کسی بات کی ہشتا مت کرو ہم یک آسے
تھیں چھوڑتے ہیں۔

مہاراج یہ بات کہہ سری کرشن چندر برن میں کو بدالیا کہو کہو کو سا تھ لے راجہ اور گریں ہوسین کی
سبھا میں گنگھا و سب مہاراجوں کے آگے کے مے سن چپ ہو رہے اس میں او دھو جی ہو لے کہ مہاراج فی
دونوں کاج کیسے پہلے راجوں کو جو سندھ سے چھوڑا لیجیے پیچھے مل کر جگ سنوارو کیونکہ راجسوجک کا کام
ہن راجہ اور کوئی نہیں کر سکتا اور وہاں نہیں سسر نہ پ اکٹھے ہیں او نہیں چھوڑا دے تو وہ سب
گن مان جگ کا کارج بن برائے ماکر نیگے اور جو کوئی دشمنو دسا جیت آویگا تو بھی اتنی راجہ اکٹھے نہ پائیں
اس سے اب او تم ہی ہے کہ ہستنا پور کو چلیے اور بادھو سے مل متا کر جو کام کرنا ہو سو کریے۔

مہاراج اتنا کہ پھر او دھو جی ہو لے کہ مہاراج جو اسدھ برتاؤ اتنا اور گوو برن میں مانو اور پونے والا ہے
اوس سے جو کوئی جو کچھ مانگتا ہے سو پاتا ہے جا یک اوسکے بیان سے نگہ نہیں آتا وہ جو تھو نہیں بولتا
حبس سے کہن بند ہو تا ہے اوس سے نیا تھتا ہے اور دس سبھی تھی کا بل رکھتا ہو اوسکے بل کی جان
ہیم میں کا بل ہے جھگڑا ہاں ملو تو ہیم میں کو سا تھ لے چلو میری پڑھ میں آنا ہو کر اوسکی سچ سچ
بات ہے

یعنی کتا کہ سرکیش دیو جی نے مہاراج کو کہہ کیا کہ مہاراج چپ او دھو جی نے یہ باتیں کہیں نہ

اجن بے بھی یہ کہیکہ لیا تینوں ترینڈ کو کاکہ مین اپتاک یو ات اوئل روپ سندرم روپ سن بخش کرا لیسے
چلا کہ جیسے تینو گن ست ج تم وہید دھرے جاتے ہوں گے تینو کال۔

مدان کئے ایک دلوں میں چلے چلے گئے دیس میں پہونچے اور دوپہر کے سے راجہ جڑاسندھ کی پوری ریر
جا کھڑے ہوئے الکا بھی کھدے دیکھ لورہوں نے ایو راجہ سے جا کہا کہ مہاراج پتن رہس آتھہ بڑے بھیجی مہا
یئدات آت گیا کی کھیہ کا بھیہ لے دواریر کھڑے ہین مہین کیا اگیا ہوتی ہے اس باتکے سنتے ہی حر اسندھ
اوتھہ آیا اور ان تینوں کو ات مان سماں کر گھر میں لے گیا اور سنگا سمن پر بٹھائے ہاتھہ حوڑ سنکھہ کھڑا ہو
دیکھ دیکھ سوچ سوچ لو لاچو پائی جا حیک جو ہر دوارے آوے ۛ بڑو رپت سوو آتھہ کہاوے ۛ
یہ نہیں تم جو دھاہلی ۛ بات نہ کچو کپٹ کی بھلی ۛ جو ٹھگ ٹھگ روپ دھڑاوے ۛ ٹھگ تو حاسے
بھلو نہ کہاوے ۛ جھپے رہ جھتر می کانت تھاری ۛ دیکھت سوریر مل بھاری ۛ تیج ونٹ تم تینون
بھائی ۛ تنیو ریخ ہر سے یردائی ۛ مین جانون جبہ کر نہ مان ۛ کر دو یو تم آب بکھان ۛ تھری اچھا ہتھو
کر وہ ایسی باجائین نہیں ٹھووانی تھیا کھون نہ بھاکھ ۛ دھن تن سرس کھو نہ را کھ ۛ ڈاگلو سوئی دیون دان ۛ
سنت سند رہس ہران ۛ

مہاراج اس بات کو سن کر ہی سر ہرکشتن چندری زکما کو مہاراج کسی سحر راجہ ہریش چندر پڑاوانی ہو گیا ہر جسکی کبریت
 اب تک سنسار میں چھا کر رہی ہے سنسار کو ایک سحر راجہ ہریش چندر کے دیس میں کال پڑا اور ان بن سب لوگ
 مہر زنگوت راجہ نے اپنا سرس پنج سچ سب کو کھلایا جب دیس نگہ دھن گیا اور راجہ زردھن ہو گیا تب ایک
 دن سانجھ سمی یہ تو کوٹھ سمیت بھوکھا بیٹھا تھا کہ ہمیں بسواوتر نے اسے انکاشت دیکھ کر کو بیجین کما کہ
 مہاراج مجھے دھن کیجیو اور کتیاں دان کا چھل لیجیو اس بچن کے سنسار ہی راجہ زردھن کیجیو گھر میں تھا سو لا دیا پھر
 رکھنے لگا کہ مہاراج میرا کام اتھو نہیں یہ ہو گا پھر راجہ نے اس دھن ہی پنج دھن لا دیا اور دھن حن گنو اسی
 حن دھن برجن ہوا ستری رکھ رکھ رکھ لے لگا کہ مہاراج اتھو دھن دھن میں میرا کام نہوا اب میں کس ہی جاو ملگوں
 مہر زنگوت راجہ نے تجھے لوک دھنوان دھوا تاوانی کوئی سین درشت آتا جو ایک سو پنج مایا تر ہو کر تو واس
 شو جا دھن ملگوں پر اس میں مہاراج نفی ہے کہ ایسے دانی مہاراج کو چھوٹا سوس کر کیا ملگوں ہے

مہاراج مانتی ہاٹے سنگھ نے بھی دو بیٹے بنجیہن ریسو ہتر کو ساتھ لئے اسی طرح انکھل کے گھر گئے اور انھوں نے

ہمارے کرپو پڑا جس تاس میں تین دھڑو پڑے تم پر ہمارے بل دھاری پڑیچ مثل ہو کھری ہمارے پڑ
 ہمارے تو یہی کام ہے کہ ہمسان میں چوکی دے اور جو تک آوی اوس سے کرے پھر ہمارے
 گھبراہٹ کی جو کسی کرے جسے یہ ہو سکے تو میں رو پڑ دوں اور تمہیں سدھک لیون راجہ لے لیا اچھا میں تمہارا
 برس بھر سیدو اگر دکا تم انہیں روئے دو۔

ہمارے اتنی بات راجہ کے مکھ سے نکلتی ہی سوچ لے سبوا تر کو رو پڑا گن دیے وہ روئے لے اپنے گھر
 گیا اور راجہ اوسکی سیدو کرنے لگا کتنے ایک دن پھر راجہ ہر شیند کا تیر رو ہتا سو کال میں ہو کر گیا اوس مہنگ کو رانی
 دھکٹ میں لگی اور جیوں جیتا بنے آگن سنسکا کرنے لگی تیوں ہی راجہ لے آئے کرمانگا چوپائی رانی
 بلکھ کے ہرناے دیکھتے تھے یہ تم راسے یہ تمہارا تیر رو ہتا ہو اور کر دین کو میری پاس کیا ہو ایک ہی جیر
 ہے جو ہر کھڑی ہوں راجہ نے کہا کہ یہ ازمین کچھ بسن نہیں میں سوامی کو کالج یہ کھڑا ہوں جو سوامی کا کالج کر دکا تو میرا
 ست جائے گا۔

ہمارے اس بات سننے ہی رانی نے جیوں جیر و تاسے کو انیل پر ماتھ ڈالا تیوں جیوں لوگ کا منپ اوٹھو وہیں بھگوان
 راجہ رانی کا ست دیکھ پلے ایک بہان بھجیا دیا اور پھر سو آپ آئے دشمن دہر تینوں کا اودھار کیا۔
 ہمارے جب چلتا ہی تیر رو ہتا کو چلا اور راجہ رانی کو پتر ہست ہوان پر ہتھاسر بکٹھ جانیکی اگیا کی تے پتر ہست
 فریگیان سر ماتھ جو کر کہا کہ ہر دین بندیت پاؤں دیندیاں میں سوچ بنا سکینٹھ دھام کیوں نہ کر کیوں بسیم
 اتنا بچن سن اور لاچھے شکا اچھا اور جان سری بھکت ہتھاری کر پاسد ہر فر راجہ رانی کو روستا تھ سوچ
 کو پھر پوہی سمیت تارا چوپائی وہ پتر ہست راجہ پدیا ہو بہان بھگن بھگن جس چل آ ہو۔

ہمارے یہ پرسنگ جڑا سندھ کو سننا سری کرشن چندر نے کہا کہ ہمارے اوس سے کہ رنت دیو فرایا
 یہ کیلکہ اڑتا لیس دن برن پانی رنا اور جب جل پیسے بیٹھاتی سہر ایک سیسا آیا اسکو ہیرا ب پپی
 اوس ترکھا دست کو پلایا اوس جلد اسکو اوسو نکٹ پانی پھر راجہ بل نے ات وان دیا تو ہتا کالج لیا اور
 ایک اوسکا جس چلا آتا ہو پھر دیکھو کہ وہ نکٹ من بھٹے ہتھان کھاسے تھ ایک سہو کھا دیا اونکو یہان
 ایک تہتھ آیا اون فرایا پھر جن آپ تھکھیا اوس بھگن کو کھلایا اور اوس بھگن ہا میں فریانت کو ات دانکر
 ہر پان پر پھینک دیا کہ کو پھر ایک سے راجہ ادر فری سب دھو تو پھر پھینک دیا پھر کے پاس جا کر ہمارے
 ہر پان پر پھینک دیا کہ کو پھر ایک سے راجہ ادر فری سب دھو تو پھر پھینک دیا پھر کے پاس جا کر ہمارے

اتنی گتھا کہ سری نسل یوجی نے راجہ پریہیت سے کہا کہ مہاراج گاک سے شجیت مہوراجہ چوتھ شترنے سدیو کو بلا کر کے چوچھا کہ چوپائی پہلے پوجا کا کی گئی ہے : آیت ملک کون کو دیکھیے : کون بڑو دیون کو سیں
تاہ پوج ہم ناوین سیں :-

سدیو جی بول کر اگلے پون کے دیوہین باسدیو کوئی نہیں جانتا انکا بھیو لیے ہین برہما رو دراند
کے ایسے نہیں کو پہلے یہ جو اے نا کیے سیں جیسے ترور کی جڑ میں جل دیے سے سب ساکھا ہری ہوتی
ہر تیسے ہر کی پوجا کر نیسے سب دیوتا منتشت ہوتے ہین لیے ملک کے کرنا دھر تاہین اور یہ اچھا تے پالتے
ماتے ہین اکی لیا ہے انت کوئی نہیں جانتا ہے انکا انت لیے ہین پر بھو الکھہ اگور اناشی انھین کے پون
گل کو سدان سیو تے ہر کلا بائی جیسی داسی جگتوں کے ہیت بار مار لیتے ہین اوتارن دھر کرتے ہین لوگ
بیو پوج پائی مندرہ کت گھر بیٹھے آوین اپنی مایا مانھہ ٹھلاوین : مہاموہ ہم پریم بھلائے ہیشہ
کو بھرا نا کر جائے : ان تے برونہ دیکھت کوئی : پوجا پر تھم انھین کی ہوتی : مہاراج اس بات کے
منے ہی سب رکھن اور راجہ لول اوتھہ کہ راجہ سدیو جی نے ست کہا تر تھم پوجن جوگ ہر ہی ہین تب تو
راجہ شترنے سری کرشن جی کو نگھا سن پر شجھاے : اٹھوٹ رانیون سمیت یندن اچھت پشپ
: حویب دیب نیبید کر پوجا پھر اور سب دیوتا بھگتین : بہن اور راجون کی پوجا کا : رنگ رنگ کے جوڑے
پہاے چندن کی سر کی کھورین پھولوں کے ہار پر اسے سنگندہ لگائے تھا جوگ راجہ نے سکی منو ہار کی :-
سر شیکد یوجی بولے کہ راجہ چوپائی ہر پوجت سکو شکھ بھیو : سیں یا ملک کو مہر بھونو :-

کتی ایک پرتک تو وہ سر جھکا کے من ہی من کچھ سوچ بچار کرنا : انا کو کال اس مہو ات کر دھر کر گھا
جیسے اوتھہ بھاکے بیچ نہ شکھ نہر ہو تو لا کہ اس بھامین دھر ترانت : دھو دھن بھیکھ کرن درونا ملچ
آد سب بڑے بڑے گیانی مانی ہین پر اس سے سکی گت ست مری گئی بڑے بڑے منیش ٹھیے رہے اور تندر گھا
کے ست کی پوجا بھی اور کوئی کچھ نہ بولا جیسے برج میں خیمے گوال مالو کی جوتھی جھاک کھائی تھی کی
اس بھامین پر بھو تانی بھئی اور نرائی چوپائی : تاہ بڑو سبکت اچیت : سرت کو بل کا کہیت :
جیسے گوی اور گویاں کے نیہ کیا تسی کو اس بھامین سب سے بڑا سا دھنا ویا جیسے مودو دھو ہی مہن
گھر گھر چورائے کھایا تو سیکا جس سب نے مل گایا : مات گھاٹ میں جیسے لیا دان او سیکا یہاں ہوا ہنمان
جیسے نراری سے چل بل کر بھوگ کیا اوسی کے سب نے تاکہ پہلے ملک دیا جیسے برج میں سے اندر کی پوجا

اڈرائی اور پرت کی پوجا سمجھنے والی چریو جاکی سب ساگری لڑکی مکٹ لیدو اسے لیجاے مس کر آپ ہی کھانی تو جی
اوسے لاج۔ آئی جسکی جانت یا نت اور تاپا نگل دھرم کا میں تھکانا ساسی کو الگھو اما ساسی کر مانا۔
اتنی کتھا ساسے سری شکریو جی نے راجہ پر کھیت سے کہا کہ مہاراج اس بھانج سے کال میں ہو راجہ ہسپتال ایک
ایک یہ کار کی بری بری مائیں سری کرشن چندر کو کتا تھا اور سری کرشن چندر جہا کے بیچ ملگھاسن پر بیٹھے
میں میں ایک ایک بات پر ایک ایک لکھ کھینچتے تھے اس طرح سیکھ کر دن در دن اور بڑے بڑے راجہ ہرنندرا سن
ات کر دودھ کر بولے کہ ای سری کو تھو سمجھا میں تھیا ہمارے سکھ پر کھو ا ہذا کرتا ہے اے جیڈال جیب رہ نہیں تو
بچھاڑ مار ڈالتے ہیں۔

مہاراج یہ کہ سب راجہ شترے ہسپتال کے مارنے کو اوٹھ دھائے اوس سے سری کرشن چندر آند کنڈے سا کر
کہا کہ تم سب شترت کر دکھڑے کھڑے دیکھو یہ آپ سے آپ ہی مارا جاتا ہے میں اس کے تنویرا دھ ہونگا کیونکہ میں نے
سین ہارے سو سے بڑی نہ ہونگا اسلئے میں رکھا کاڑھا جاتا ہوں۔

مہاراج اتنی بات کہ سنتے ہی سب نے سری کرشن چندر سے پوچھا کہ کرنا تھا اسکا کیا عید ہی جو آپ اس کے سوڈا
چھا کر لے گا سو کرنا کر میں سمجھائیے جو ہمارے سن کا سہیہ جاے یہ سمجھو لوئے کہ جب ہم نے یہ جانا تھا تو اس کے
میں نیترا اور چارو جوتھین یہ سما چار لے اسکے تیار مگھو کر راجہ نے جو تیشیون اور رٹے بڑے ہندو توں کو لیا
کو تو چھا کہ یہ لڑکا کیسا دھوا اسکا سچا کر مجھے اوترو راجہ کی بات سنتے ہی ہندت اور پوتیشیون نے شاستریا کے
کہا کہ مہاراج یہ برائی اور برائی ہو گا اور یہ بھی ہمارے سچا میں آتا ہے کہ جسکے ملنے سے اسکی آنکھ اور دو بائھ
کر ڈینگے یہاں سے ہاتھ سے مارا جائیگا اتنا سن اسکی ان مادی سور سین کی مٹی مبدیو کی بہن ہماری بھو جی ات
اوداس جی اور آٹھ ہر پڑی کی عینا میں رہنوں کی کچھون چھو اکیڈل میں کر لے تاکہ مگھو دھار کا میں آئی اور اس سے
ملا یا جب یہ مجھے ملا اور اسکی ایک آنکھ اودھو اندر گری جی تب بھو جی نے مجھے جن بڑھ کر کہہ کہ اسکی بچ بھو جی
ہاتھ تھم سے مت مارو یہ سیکھتے سے مانگتی ہوں میں نے کہا اچھا تنویرا دھ اس کے ہم گنیں گے اس سے اوجھ
ا پرا دھ کر لیا تو میں نے مجھے یہ سچ کہہ دیا جو سب سے پہلے دھو لیا کہ پھر نہ اس کے مگھو لے کر یہ تنویرا دھ کیوں
کر لیا جھانڈن کے ہاتھ سے مگھو۔

مہاراج اتنی بات کہ سنتے ہی سری کرشن چندر نے اپنی منہ سب راجہ کے ہاتھ سے اوجھ کر لیا اور اس کے
ایک ا پرا دھ کر لیا تو میں نے مجھے یہ سچ کہہ دیا جو سب سے پہلے دھو لیا کہ پھر نہ اس کے مگھو لے کر یہ تنویرا دھ کیوں

سیال کا سر کاٹ ڈالا اسکے دھڑ سے جو حوت نکلی سو ایک بار تو اکاس کو دھاتے پھو آؤں سپکے سامنے سر کرتی
جیدر کے کھدیں سمائی یہ جیترو دیکھو شرن من سب جے جے کار کرنے لگے اور سچول برسانے اور سال سری مکاری
سنگ ہنگاری نے اسے تیسری مکت دی اور اسکی کربا کی۔ اتنی کھاش راجہ پرکیت نے سری شنگ یوچی
سے پوچھا کہ مہاراج تیسری مکت یر سچولے کس بھانت دی سو مجھے سمجھا کر کو شنگ یوچی بولے کہ راجہ ایک بار یہ
سرن کتب ہوا تب یر سچولے سر سگھ اوتا رلے تارا دو سری بار راوں ہوا تو ہرے رام اوتا رلے اسکا اودھار
کیا اب تیسری بریا یہ ہر اسی سے تیسری مکت ہوئی اتنا سن راجہ نے من سے کہا کہ مہاراج اب آگے کھٹا کیسے
سری شنگ یوچی بولے کہ! اب ملک کے ہو پکتے ہی راجہ جو حشر نے سب راجوں کو استری سمت لبر ہو کھن پر
برہوں کو اگت دان دیا وینو کا کام جگہ میں راہ دور جو دھن کو تھا دیکھ کر ایک کی شورا ایک دیا اسمین اور
جس ہوا یرن پھر بھی وہ پرس ہوا۔

اتنی کھٹا کہ سری شنگ یوچی نے راجہ پرکیت سے کہا کہ مہاراج جگ کے پورن ہوتے ہی سری کرشن جی
راجہ جو حشر سے برا ہوا سب سینا لے کو ٹب سمت ہستیا پور سے چلے چلے دوار کا پوری میں پدھارے پھر
کے پونچتے ہی گھر گھر سنگلا چار ہونے لگا اور سارے مگر میں آندہ ہو گیا۔

ادھیان پتر راجہ دور جو دھن کو آہنگار تو ٹیکر میں ہیں

راجہ پرکیت بولے کہ مہاراج راجہ جو جگ ہونے سے سب کو یرن ہونے ایک دور جو دھن اپرین ہوا اسکا
کامن کیا پڑ سو تم مجھے سمجھا کے کر کو جو میرے من کا بھرم جاوے سری شنگ یوچی بولے کہ راجہ تمہارے تپا
برہے گیانی تھے اونھوں نے جگ میں جسے جیسا دیکھا تھے تیسرا کام دیا جیم کو بھو جن کروانے کا اودھکار کی
پو جا برہہ دیو کو رکھا دھن لانے پر نکل پے سیوا کرنے یر راجن ٹھہرے سری کرشن نے پاؤں دھوئے اور
جڑی تیل اوٹھانیکا کام لیا دور جو دھن کو دھن ہاتھ کا کام دیا اور سب جتنے راجہ تھے تنھوں نے ایک ایک کام
مانٹ لیا مہاراج سب تو نہ کٹ جگ کا کام کرتے تھے پر ایک راجہ دور جو دھن ہی کٹ سمت کام کرتا تھا اسے
وہ ایک کی شورا ایک اوٹھاتا تھا من میں یہ بات تھان کر کہ لنگا جینہ اڑوٹے تو اپر شمشا ہوے پر جگ
کی کرپا سے آپشمان ہوئی اور جس ہوتا تھا اس لیے وہ یرن تھا اور وہ یہ بھی نہ جانتا تھا کہ میرے ہاتھ میں
چکرے ایک روپیہ وہ لگا تو چار آٹھے ہوئے۔

اتنی کھٹا کہ سری شنگ یوچی بولے کہ راجہ اب آگے کھٹا ہے کہ سری کرشن چند جی کی پدھار کی راجہ جو حشر نے

سب راحہ کو کھلے پلائے چلے اور جلدے ات تھستا جیار کر ہا کیا وی دل سا ج سا ج ایسے اپنے دلیں کو سدھار گئے راحہ جو ہشتر ہائے دن کو راون کو ساتھ لے گنگا اتشان کو باجے گوجے سے گئے تیرتھ پر ناسے دندوت کرے لگائے آجین کر استری ست نیز نی بیٹھے اونکے ساتھ سب نے اتشان کیا پڑ نہاے وھوے سندھیا یوہات نشینت ہو پستراجو کھن میں سب کو ساتھ لے راجہ جو ہشتر دہان آئے ایمان مردتے سو برن کو مندرات مسندر ترن مثبت نہائے تھے وہاں حاسے راحہ جو ہشتر سنگھاسن رتھے اوس کال گندھر پگس گاتے تھے چارن مدی جن جس کھاتے تھے بھاکے بیجا بہر برت کرتی تھیں طہر اہر سنگی لوگ گھاسے سجائے سنگا جیار کرتے تھے اور راحہ نہ ہشتر کی سمما اندر کی سمما ہور ہی جی اس پنج راجہ جو ہشتر کے آیکے سما جیار یا سے راحہ دھو دھو بھی کپٹ سینہ کیو وہاں ملنے کو ٹیری دھوم سے آیا۔

اجی کتا کہہ سرتیکہ دیوچی فراراجہ پچیت کو کہہ کر دیا وہ میں نے چوک کر جی ایسا کام کیا تھا کہ حو کوئی ماما تھا تھے تھانہ
جل کا بھرہ ہوتا تھا اہل مل میں تھل کا نام اراج حیدر و جو دن منہ دین پٹھانیوں اور سے تھل دیکھ کر مل کا بھرہ ہوتا تھا
ویشہریت اور ضالیو پتھر کر کے تھل دیکھ کر تھل کا نام تھل و جو دن منہ دین پٹھانیوں اور سے تھل دیکھ کر مل کا بھرہ ہوتا تھا
سجائی کو کہ کھل کھلا تھل راجہ جد ہشتہر فرہنشی کو روک نہ پھیر لیا اراج سیکہ ہنسی پتھن ہی راجہ و جو دن منہ دین
ہنیت جو دعا کر دے کہ اراج پھر کیا اور انہی سجائیں تھل کہہ کر اراجہ و جو دن منہ دین پٹھانیوں اور سے تھل دیکھ کر مل کا بھرہ ہوتا تھا
آج سجائیں یہی ہنشی کی سا کھلتا ہوں اور اسکا گرب تو زردی تو سیرا نام و جو دن منہ دین پٹھانیوں اور سے تھل دیکھ کر مل کا بھرہ ہوتا تھا

ادھیا خشرسانو دیت کے پدھ کے ہرن میں

مرد و شکند پوچی ہوئے کہ مہاراج جس سے سہری کرشن میدرا اور بلرام جی مہستا یورین تھے کسی سے سنانو نام نہ
سبیاں کا ساتھی ہو کئی جی کے مہاراج سے یہی کرشن چدر جی کے ہاتھ کی مار کھاے مہاراج مہستا سون ہی
س آتا گئے لگا کہ مہاراج پوچی کی تیشا کرتا یہ بین ابنا بیر عبد نیون سے لوگ چو پانی اندری جیت سے
لیس کینھی وہ کھو کہ بیاس بہارت سے یعنی یہ ایسی مدھت لاگو کہ نہ سہرے نہ ہار پو کے چلے نہ نت او
مشی ریت لے سکے نہ کرے کہن تہ شو مس لاس نہ ہر گھو ایک باہی ہر گھو کہ تہ بین مہاراج ہر دیو
کہان سے خواجہ رام مو اہر ایک رتھ مایا کا کھئے تھے دیت مہاراج تو جہان جانا جا ہیگا وہ نیچے نہان لیا گیا
جلان کی جیانت ٹروک مل اوئے نے پڑا نہ روان سے سب کچھن جا چکی سام جہد بھیگی
مہاراج مہستا پوچی سے میون ہر دیو تین ایک رتھ آئے آئے تھکے تھکے کھڑا ہوا یہ شو جی کو نہ نام کہہ کر

وہ لڑکھڑکے سے بچے کر اکتھن بن چھل کر ایک ماں اوستے ہر کی بام بھو جا میں مارا اور یوں ایک راکر کرشن کھڑا رہا میں
عید کر کے تڑپیں دیکھتا ہوں میں نے تو نکلا سہو ماسر سیال آٹے بڑے بلوانی جھل بل کرے ہیں پر
اب میرے ہاتھ سے یہ راجہا گھٹن ہو چو پانی مودھون تو میرا بکا مہ کپٹ جھا گھیر سگرم باہا ستر
سٹھو ماسر ملی پترو ملک دیکھتے ہیں ہری مٹھوں سان بھر میں آوے بھائے تو نہ برائی یاوے :-

یہ بات سن جین سری کریشن جی نے اسکا کمارے موکھا اجمالی کایر کرور جو میں جھتری گنہیر دھیر سوکھ
سیلے کسی ہوتے ہیں نہیں بولتے تیوں اوستے دچرا ایک گدا رات کرو دھو کر میلانی سو پر بھونے سچ سو بھو دی
کا گدا رات نہ ساری کریشن حیدر جی نے اوسکے ایک گدا مارے وہ گدا کھاسے یا مائی اوستے میں جاسے دھڑھری
موجھتا با پھر کپٹ روپ بنائے یہ بھوکے شکھارے لودا دو دھامے تھاری دیو کی تھیوت لوکھارے :-
ریپ سا فوسد یو کو کیکری لینے مارے :-

مہاراج وہ اسرا تاجی سنار وہاں سے مارے مایا کا بسد یو جاسے بائدھ مارے سری کرشن چندر کے
سو نہیں آئے بولاکرے کرشن دیکھتے ہیں تیرے تیا کو بائدھ لایا اور اسکا سرکٹ سب مدنیو بکوا رہا مدنیو
یا ٹو لگا بھیجے تھے ماراں جھتر راج کرونگا -

مہاراج اوستے ایسے کہ مایا کے بسد یو کا سیکھاڑ کے سری کرشن کے دیکھتے دیکھتے کاٹ ڈالا اور لمبی لمبی
پر رکھ سکھو دکھایا یہ مایا کا جیتر دیکھ بیٹے تو پر بھو کو مور چھا آئی پن ویر تنجال من ہی من کھٹے کھٹے کرے
کیونکر ہوا خیر بسد یو جی کو بلرام جی کے رشتے دوار کا سے کیڑا یا کیا یہ اوفٹے بھی بی ہے جواڑے سکھری
بسد یو جی کو نے نکل آیا -

مہاراج اسی بھاغت کی ایک ایک باتین کتنی ایک پیرنگ اسری مایا میں آئی پر بھونے میں اور تھابھاؤ
رہو ندان دھیان کر کے ہرنے دیکھا تو سب اسری مایا میں آئی چھایا کا بھید پایا تب تو سری کرشن چندر کی
خود سے لگا رہا پھوکی ملاکاشن وہ اکاس کو گیا اور وہاں سے پر بھو پریش ستر جڑنے لگا اس سے سری کرشن
آو کئی ایک بان ایسے مارے کہ وہ رتھ بیت سدرین اگر کرتے ہی سا فو گدا لے پر بھو پر بھو چھاپا تب تو ہرنے
لاوے تات کر فو فو کر کے سٹوڈش چاکر سو مارا ایسے کہ جیسے شریچن نے برتر اسر کو مارا لایا تھا -

مہاراج اوستے گرتے ہی چش کی من نکل چھو پر گری اور جوت سری کرشن جی عید کر کے
لکھن میں سہائی -

ادھیامی ائختہ بلجیدی جی کو بائختہ سونگہ مدھ کر میں

سرسنگہ یوجی بولے کہ مہاراج اب میں سیال کرکھائی دند بکرا اور بدور سغہ کی کٹھا کٹھا ہوں کہ میسے وے مارلیکے جب سے سپال ملا گیا تب سے وے دونوں سری کرشن جی سے اپنے سمائی کا بدلہ لینے کا پکار کیا کرتے تھے نڈاں سانوا اور دومان کے مرنے ہی اپنا سب کٹنگ لے دوار کا پوری ریڑھ آئے اور جاردون اور سے گھیر انیک ریڑھ کے جنر اور شستر چلانے لگے چوپائی تیرا نگر میں کھریر بھاری ہٹن نیکار رنخہ بیڑھے مڑی۔

اگے سری کرشن چندریون مگر کے باہر جاے وہاں کھڑے ہوئے کہ جہاں آت کوپ کیے شستر لیے دی دونوں اسر لنگو او پتھن تھے ریڑھ کو کو دیکھتے ہی دنت بکرا مہا اسحان کر کے لولا کر رے کرشن پہلے اپنا شتر چلانے پیچھے میں مجھے مار دنگا اتنی بات میں نے اسلئے سمجھے کہی کہ مرنے سے تیری سن میں یہ اھلا کھانا رہے کہ میں نے دنت بکر پر شستر نہ کیا تو نے بڑے بڑے ملی مارے میں پر اب میرے ہانفہ سے جیتنا نہ بھیگا۔

مہاراج ایسے کہتے ایک شٹ کچن کہ دنت بکر نے ریڑھ کو رگ اچلائی سو ہرنے سچ ہی کاٹ گرائی تین دوسری کدالے ہرے مہا جدہ کرنے لگا تب نو بھگوان نے اسے مار گرایا اور اسکا جی نکل پر ریڑھ کے گمہ میں سمایا۔

اگے دنت بکر کا مرنا دیکھ بدور تھہ میون جدہ کرنے کو ریڑھ آیا تینوں ہی سری کرشن چندر نے دوتن ملکر چلایا اوتنے بدور تھہ کا سر کٹ کٹل سمیت کاٹ گرایا تین سب اسر دل کو مار دھگایا اوس کاں چوپائی سچو دیلپش برساوین ہر کٹر چارلیں ہر میں گا مریں ہر سیدہ سادہ بڈیا دھر سارے ہر جے جے چڑھے کان پکار کر

پتی سب بولے کہ مہاراج اگلی ایلا اہم پر ہاڑے کوئی اسکا بھید نہیں جانتا ہر تھم ہر کٹش اور ہر ناچھہ بجھے چچھے بلون اور کنبہ کران اب بے دنت بکر اور سپال ہونے تھے تینوں بار اٹھین ملا اور ہر مکت دی اس سے تمھاری گت کچھ کسی سے جانی نہیں جاتی۔

مہاراج اٹھا کہ دیوتا تو پر سچو کو برنام کر چلے گئے اور پھر بلوام جی سے کہنے لگے کہ بھائی کو رو رو ہاڈون سے جدہ ہوئی اب کیا کرین بلدیو جی بولے ککر پاند بان کر باکر آپ مستہا پور کو پدھایے جیتھہ جاتا کر چچھے میں سہی آتا ہوں۔

اتنی کٹھا کہ سری شنگہ یوجی بولے کہ مہاراج بیہ سن سری کرشن چندر تو دہا نکو بدھاری جہاں کو تھہ میں کو رو واچہ پاندھہ مہا بھارت جتھہ کرتے تھے اور بلرام جی تہ تھہ جاتا کو سدھاری اگے سب تیر تھہ کر کر کر بلدیو جی جھیکھار میں پونچھے تھہ پال کیا دیکھتے ہیں کو ایک اور تھہ میں جگہ سچ رہے ہیں اور ایک اور تھہ میں

تہیا مہین لگی اب آپ کی اگیا ہووے توین بیکھار عامر جگ کرتہ تھ نہا مین ہتیا کا یا پ سٹکے اوین چھپے ہیں
 سھو جن کردے حات کو جیو اوین جس سے جگ مین جس با دین راجہ اوگر سیدن بولے کہ اچھا آپ ہو آئیے۔
 مہاراج راجہ کی اگیا یا سے بلرام جی کتے ایک جہر بیسون کو سا تھ لے نیکھ چھپتے تین جاوڑ شان دان کر جھدھ بولے
 یوں بروہت کو بلاے ہووم کردے مہین جیوے جات کو کھلاے لوک ریت کریتہ ہوئے۔ اتنی کتھا کٹیکہ پوچی
 بولے مہاراج چوپائی جو یہ جرت سننے من لاسے پتا کو سب ہی باب نساے۔

ادھیاری سدا مان کو دوار کا جاگے برزن مین

سرتیکہ پوچی بولے کہ مہاراج اب سدا مان کی کتھا کہتا ہوں کہ جیسے وہ پریم جو کے پاس گیا اور ولسکا دروڑ لگا سو
 تم سے دوسو کو چھین سلکی اور ہر دروڑ پوئیں تنان لیتے تھے پیر اور ہک اور زلس جگے راج مین گھر گھر ہوتا مہین
 اسمرن اور ہر کا دھیان ابن سب کرتے تھے تپ جگ و حرم دان اور سا دھ سنت گنو پیر مین کا سامان چوپائی پیر
 دیس مین نہ تھوڑے ہرین کچھو نکا مین آوریہ تھی دیس مین سدا مان نام برزن سری کرشن چندر کا کر جانی
 ات دین تن چھین مہا دروڑ لایا کہ جسکے کھ پی نہ گھاس نکھانیکو کچھ پاس رہتا تھا ایک دن سدا مان کی لاشی
 دروڑ سے ات گھڑے مہا دکھ یاے پت کے کٹ مے بھکھ مے درتی کا ہتی بولی کہ مہاراج اب اس دروڑ کے
 ہاتھ سے مہا دکھ بانی مین جو آپ سے کھو یا جا مین تو مین ایک او باج تہاؤن برزن بولا سو کیا اوسنے کہا کہ تھارے
 پریم تر تو لو کی نا تھ دوار کا باسی سری کرشن چندر آئند کند مین حوانکے پاس جاؤ تو یہ جاے کیونکہ وہ
 ار تھہ و حرم کام ہو چھپے کے دانا مین۔

مہاراج جب برزنی نے ایسے سمجھا کہ کتا سدا مان بولا کہ ہر پریم بن دیو سری کرشن چندر کیسکے کچھ مہین
 دتے مین بھلی بھانت سے جانتا ہوں کہ جنم بھر مین نے کیسکے کچھ نہ دیا مین دیہے کمان سے پاؤنگا مان تیرے
 کہو سے جاؤنگا تو سری کرشن جی کے درشن کر آؤنگا اس بات کے سنتے ہی برزنی نے ایک ات پرانی بھٹی بستر
 مین تھوڑے سے جا ل مہا دھ لادیے پریم جو کی بھٹیٹ کے لیے اوڑوڑ لوٹا لاشی لا آگے وھری ت تو سدا مان
 دوڑ لوٹا کا مدھے برڈال چاول کی بوتلی کا کچھ مین دباے لاشی ہاتھ مین لے گیش کو مناسے سرکے شیش
 کا دھیان کردوار کا یوری کو بدھارا۔

مہاراج مات ہی مین چلتے چلتے سدا مان مین ہی مین کہنے لگا کہ بھلا دھن تو میری پر ابھدھ مین مہین پر دوار کا
 جانے سے سری کرشن چندر آئند کند کا درشن تو یاؤنگا اسی بھانت سوچ بجا کر کرنا کہ سدا مان مین

وہاں تو ایک اندر پوری سی بیس رہی ہے دیکھتو ہی سداناں ات دکھت ہو گئے دکھا کر ہے ناسخہ تو نے یہ کیا کیا ایک دکھ تو تھا ہی دوسرا اور دکھ دیا یہاں سے میری محو پڑی کیا ہوئی اور ہر ابھی کسان گئی کس سے کچھ چھوٹ اور کدھر ڈھونڈھو نہ پھون۔

اتنی کہ دو در پر چائے سداناں نے دو دریا ایک سے پوچھا کہ یہ مندر ات سدھ کسکا ہے دو دریا ایک نے کہا کہ یہ کرا چدر کے بہتر سداناں کا ہے یہ بات سن سداناں کچھ کہنے کو ہوا تو بھیت سے دیکھ کر اسکی بڑا بھی اچھے مٹر آکھن کچھ بڑا کھ سکھ سے سنگار کیے پان کھائے سنگد و لگاؤ سکھین کو ساتھ لے پت کٹ آئی چو پانی پاؤں پر پاٹھیر ڈارے ماتھ چڑ پھین او چاڑے دشاڑھ کیون مندر پرگ و عمارت دین سے سوچ کر وہم بنار وہم پامے سو کر ان آئے تن مندر بل مانجھ بنائے ہمارا راج اتنی بات براہمنی کے کھ سے تن سداناں سی مندر میں گئی اور ات بھو و دیکھ عمارت اور اعلیٰ کو تہنی بولی کہ سو اچھی مٹی لوگ پرسن ہوتے ہیں تم او اس ہوتے اسکا کیا کارن ہے سو کر پا کر گئے جو میرے من کا ستیرہ جات سداناں بولا کہ ہے پر یہ مایا پڑی ٹھکنی ہے انوسارے سنسا کو ٹھکا ٹھکنی ہے اور لوگی سو پر بھوٹے مجھے دی او میری پریم کی پریت نکی میں نے اون کو کب مانگی تھی ہر او تھون فو مجھے دی ماسی سے میرا پت او اس سے براہمنی بولی کہ سو ماسی تم فو سو مری کرشن چندر جی سے کچھ نہ مانگا تمہارے و اسر حامی تو گھٹ گھٹ کی جاتو ہیں میرے من میں دھن کی باسٹھی سوچ بھونے پورن کی تم اپنوں میں اور کچھ مت بھو۔

اتنی کھانے سے سری شکد یوجی نے راج پر کھیت یہ کہہا کہ ہمارا راج اس پر سنگ کو چھو سناٹے اور سنا دیکھا سو جن جگت میں آئے دکھ کچی ہر پاؤ دیکھا اور انت کال ہیکٹھ و حمام کو جا دو گا۔

ادھیاسی سرپرست اور ملازم کی کوچھتر جانیکر میں ۲۰۸

سری شکد یوجی بولے کہ راج اب میں پر بھو کے کوچھتر جانیکر کی کھانے ہون تم جت دے سو کر جیسے دو در کا ہے سب جہنمیوں کو ساتھ سے سری کرشن چندر اور ملازم سورج گھن نہانے کو چھتر گئے راج نے کہا کہ یہ کھانے کیے بن من دے سنا ہون پن سری شکد یوجی بولے کہ ہمارا راج ایک سے سورج گھن کے سما چلا پاؤ سری کرشن چندر اور ملازم جی نے راج اور گھن کے پاس حاسے کہا کہ ہمارا راج ست دن پیچھے سورج گھن آتا ہے جو اس پر پ کو کوچھتر میں جلا کر کئے تو پڑا پن سے کہہ کر پناستہ میں لکھا ہے کہ عودان پن کو چھتر میں کو سے سوچھتر میں ہے اتنی بات کے سے ہی جہنمیوں نے سری کرشن سے پوچھا کہ ہمارا راج کوچھتر میں تھا ایسا کہ سے ہوا سوچھتر ہم سے بھاسے کے کچھ۔

سری گرتشن جی بولے کہ سٹو محمد گس رکھ بڑے گیانی دھیانی تیری تھیں تھے تے تین تیرے ہوئے او میں سب سے بڑے
 ہر سرام سویراک رکھر جو پیر کوٹ میں ما ہے اور سدا تیرو کی نیبا کر لے لگا اور لڑ کو کلمہ ہوتے ہی چمکس رکھ کر گہرست
 اور سر جو پیراک رکھ ستری سمیت ہں میں مائے تیب کرنے لگے اوکلی استری بیکام ایکوں ایسی جھن کو ہوسے گئی
 اوس کی مہن را چہ سترہ رجن کی استری تھی رونا سینہ ہی اچھٹا کر راجہ سترہ رجن کی استری یہ بیکامی مہن ہوسٹو پڑی
 کہ مہن بھکو ہمارو کنگ سمیت چو اسے سکو تو ہوتا دوسرین تونہ رہا اٹھ یہ مات مہن بیکام اپنا سامرہ لے جب جاب
 وناں سے اٹھ اے گھرائی او سے اوداس دیکھ محمد گس رکھ نے پوجا کر آج کیا ہے جو تو اں سی ہو رہی ہے
 اس مات کے پوجیتے ہی رہنکا نے رو کر جیون تیون سب بات کہی سننے ہی چو کن رکھ لے استری سے کہا اچھا
 نوحاے اے ابھی اپنی مہن کو کنگ سمیت نبوت آکیت کی لگایا یا سے رینکا مں کے گھر جاے نبوت آئی اوسکی مہن نے
 اپنے سوامی سے کہا کہ کل تھیں سب دل سمیت محمد کن رکھ کے ہرمان بھوس کر لے مانا ہے استری کی بات مہن وہ چھا
 کہہ منکر جپ ہو رہا بھور ہوئی ہی محمد کن اور مٹھرا راجہ اندر کے پاس گئی اور کام دھین مانگ لائے پھر راجہ سترہ رجن
 کو جلے بتاے لائے وہ کنگ سمیت آیا تھے محمد گس جی لے اچھا مھو مں کھلایا کنگ سمیت راجہ سترہ رجن جپ
 کر بہت محبت ہو اور مں جی مں مہن کے لگا کہ اسنے انے لوگون کی ساگر ہی رات مہر مہن کمان پائی اور کہے
 بتائی اسکا مھو کچھ جانا نہیں جاتا۔

انکا کہہ دیا اور راجہ سترہ رجن نے اپنے گھر مائے پون کہہ ایک براہمن کو بھجوا کر دیوتا تم جیون کے گھر جاے مں
 بات کا مھو داب لا دو اور سننے کما کما بل سے ابلدن کے پنج مجھے کنگ سمیت نبوت جیے ایا اتنی بات کے سننے ہی
 براہمن نے جھٹ جاے دیکھ اے سترہ رجن سے کہا کہ مہراج او سکو گھر مین کا دھیں ہے اوسی کے پوجا کر
 او سنے تھیں ابلدن مین نبوت حوایا یہ سا جازن سترہ رجن نے اوسی براہمن کو کہا کہ تم جاے ہماری دا دھ سے
 جدر کن رکھ سے کو کہ سترہ رجن نے کا دھ مین مانگی سے اس بات کا وہ براہمن منڈیا لے رکھ کے پاس گیا او
 او سے سترہ رجن کی کہی بات کن رکھ بولے کہ یہ گاہے ہماری نہیں جو ہم دین یہ نورما اندر کی ہے ہم دھ سے مہن
 سکے تم جاے پیر راجہ سے کہو اس بات کے کہنے ہی براہمن نے اے راجہ سترہ رجن سے کہا کہ مہراج رکھ
 نے کہہ ہے کہ کا دھ مین ہماری مہن پتھو جاند کی جہہ تو ہم مین دے سکے اتنی بات براہمن کے مہر سے بیکام
 سمیت جپ مں سینہ کفر مینک جو دھ مین کو بٹا مٹھرا کھل کر مہن جاے محمد گس کے گھر سے ہام دھ مین کو بٹا مٹھرا
 کی آتے ہاے جو دما رکھ کے استھان ہر گور اور جیون دھیں کو کھول محمد گس کے شکار دھ سے پتھو مہن کے گھر سے

جاسے کام چین کو بات میں روکایہ سماچار یاے کرو وہ کر سسر ارجن نے آئے رکھہ کامر کاٹ ڈالا کام چین جیسا
اندر کے بیان گئی تب ریک کا آسے کہ یاں کھڑی ہوئی دو نامہ کھسٹ ہشت پھر بیٹھ رہی گھ پارسے جیہتی
بیٹے روون کریمیر کرتاے۔

اور مسکال ریک کا کارونا اور بلراما سن دسو وٹا کے دکیال کانپ اور ٹھے اور پر سرام جی کانپ کرتے آسن ڈکا اور
دھیان جیہٹا دھیان کے جیہٹے ہی گیان کر پر سرام جی دنان آئے جمان نیان کی دھندہ پڑی تھی اور مانا ہنٹی کھڑی تھی
دکھتو ہی پر سرام جی کو ماکو پ ہوا آسن ریک کا پت کے مارے جاسے کاسب بھید پتر سے رو رکھہ سنایا یہ بات
سن پر سرام جی آنا کہ وہ مان کے جمان سسر ارجن اپنی بھیا میں بیٹھا تھا کہ مانا پہلے ایسی تیا کے پیری کو ماراؤں تب آئے
پنا کو وہ ٹکاؤن گا دے دیکھتے ہی پر سرام کو پ کر بوسے چوپائی اور کو کٹر کل درو ہی جاتات مارو کو دیکھو مہی۔
ایسے کہ جب پھر سارے پر سرام جی ماکو پ میں آئے تب وہ بھی دھنکھہ ہان لے آئے سنگھہ کھڑا ہو دو ٹون ملی جاتات
کر سنے لگے انت کوڑنے ڈرنے پر سرام جی نے چار گھڑی میں سسر ارجن کو مارا گرایا پھر اس کا کٹ چہ آیا لے بھی راوٹون
نے کاٹ ڈالا پھر وہاں سے آئے پنا کی گت کرنی اور مانا کو بھی پھر اوی ٹھہر پر سرام جی نے رو در بگ کیا تب سو دھنکھہ
چیتہ کہ کر پسرہ ہوا دنان چاکر کوئی گھڑی میں آسن وان تب جگ کرتا ہر او سے سنتر گن بھیل ہوناے۔

انہی کھٹا سرے سنگھ پو جی بوسے کو مہاراج اس پر شک کے سنے ہی سب جہر بیون سناٹا پر سن مہر کی کرشن
چندر جی سے کہا کو مہاراج سنگھ کو رجھتہ کو چلیے اب بلنٹ نہ کیجئے کیونکہ ہرب بر بھیو پنی چاہیے اس ہانکے سنے ہی
سری کرشن چندر اور بلرام جی نے راجہ او گر سین سے پوچھا کہ مہاراج سب کوئی کو رجھتہ کو چلیے گا یہاں پوری
کی پوری کوٹون رہیگا راجہ او گر سین نے کہا کہ انروہ جی کو رکھ چلیے راجہ کی الگیا پارسے یہ جگہ نے انروہ کو ملا ہے
کو کہنا کہ شیا نم بیان رہو گھر راہمن کی ریکارڈ اور پر حاکم کو لوچم راجہ جیکو ساتھ سب جہنمی سمیت کو رجھتہ سار او بن
انروہ جی نے کہا کہ راجہ مہاراج ایک انروہ جی کو پوری کی رکھاری کو چھڑو سو رسین تہد پو او دھو کرت پھلاؤ
او جیہٹے ڈسے سب جہنمی اپنی اپی استرون سمیت راجہ او گر سین کے ساتھ کو رجھتہ چلے کو اوچھٹے ہوئی جس کے
راجہ او گر سین نے لنگ سمیت پوری کے پاھر ڈیرا کیا اس کال سب حاسے ملے تھے پیچھے سے سری کرشن
چندر جی بھائی بھو جانی کو ساتھ لے آٹھو پٹ رانی اور سولہ سنتر ہیک سورانی اور سٹون پونون سمیت جاتا
سے پھو کے پھو پھو ہی راجہ او گر سین نے وہاں سے ڈیرا لے لیا اور راجہ اندر کی بھانت پڑے دھوم
و نام سے آئے کو پھٹا کیا۔

اتنی کہتا کہ سری شکد یوچی بولے کہ مہاراج کتنے ایک دنوینین چلے علیہ سری کرشن چندر سب جہنمیون سمیت
آئندہ مشکل ہو کر چھتیرین پہونچے وہاں جاے پر بس سب نوآشتان کیا اور جہاں شکت ہر ایک نے ماتھی
گھوڑا تھکے یا لکی پتھر ترن اچھو کھن آن ص اوان ویا پھر وہاں سمیون نے ڈیرے ڈاٹے۔

مہاراج سری کرشن چندر اور بلرام جی کو جوہر جلیکے سہا چار یاے جیون اور کے راحا کو شپ سمیت اپنی اپنی
سب سیناٹے وہاں آوے سری کرشن بلرام جی کوٹے پھر سب کو رو باڈ دھبی اپنا اپنا اولے سب کو شپ
وہاں آوے اوس کال کتی اور وروپی جہنمیون کے رلو اس میں جاے سب سولین آگے گئی نے اپنی
سحانی مبد ہوسے شکمہ جاے کہ کما کہ بھائی بین بڑی اجمالی جسدن سے مائی اوسیدن سے دکھ اوٹھاتی ہون
جب سے میاہ وی تب سے میری سڈو کچی نہ لی اور رام کرشن جوہن سب کو سکھائی پونھو نکو بھی مجھ پر پیا تائی
مہاراج اس مات کے مستی ہی لبد یوچی کر پا کر انگلیں بھر بولے کہ میں تو مجھے کیا کہتی ہا میں میرا کچھ بس نہیں کر
کی گت سانی نہیں جاتی ہر اچھا پرل ہے دیکھ کھن کے ہاتھ سے میں نے بھی کیا کیا دکھ نہ پایا جو پائی میرا جہن
سکل جاگ آے مکت دکھ کر دو دیکھ جب بھائے۔

مہاراج انسا کہ میں کو سمجھاؤ دیکھاؤ لبد یوچی وہاں گو جہاں سب راجہ راجہ اوگر سین کی سمجھ میں بیٹھے تھے اور
راجہ درودھن آڈیرے بڑے رپ اور یا نڈ اوگر سین ہی کی بڑائی کرتے تھے کہ راجہ تم بڑھائی ہو جو سداں
سری کرشن چندر کے ورشن پانے ہو اور جنم مہم کا پانے گنواے جو جہن ششور برج آوے سب دیوتا کھو جتے پھر
سور پھر تھاسی سداں چھا کر سن چکا کھیدو کی جی رکھ سن نہ پاوین سو ہر تھاری اگیا لے آوین جوہن سب
بلک کے ایس دی تمہیں نواے ہن سیں۔

اتنی کہتا کہ سری شکد یوچی بولے کہ مہاراج ایسے سب راجہ آوے اوگر سین کی پسنسا کرتے تھے اور
جہاں سب کا سما وہاں سمین سری کرشن بلرام کا آسناں سداں پند بھی سب کو شپ سب کو پی گوا
حال سمیت آن پھر بچے آشتان وہاں سے سو جت ہو تہدی وہاں کے جہاں تہرست لبد یوچی راجہ تو جہن
دیکھتے ہی لبد یوچی اوٹھ کر لے اور دونوں نے پر پر پریم کر ایسے شکمہ مانا کہ جسے کوئی گئی است پائے سکھانے
آگے لبد یوچی نے تھراے جی سے برج کی کچھل سٹپت ہر ناکی میسے تھرا جی سری کرشن بلرام جی کو پالا تھا
مہاراج اس بات کے منتہی تھرا جی نہ تھون بین ہر بھر لبد یوچی کا کھ دیکھ رہو اوس کال سری کرشن
بلرام جی ہی تھم تھو وادی کو ڈنڈوٹ کر پھر گوال بالوں سے جالو تھان گوچون لے ہر کا جدر رکھہ نوکھہ اپنے

سب سماجیاریے ایسے سواہ کا سب میرے سمیت کہا۔

ادھیای چو راسی بسدیو جی کر جگ کر نکو برن ہین

سر لشکریو جی بولے کہ مہاراج اس میں سب رکھوں گے اپنی اور بسدیو جی کے مک کرکے کی سب کھتاکتا ہوں
تحمت دھرتی کو کہ مہاراج ایک دن راجہ اوگر میں سو سین بسدیو سری کرشن بلرام سب مد بنیوں سمیت سبھاگو
تھے اور سب میں میں کر نشیں بان دھرتیت تھے کہ اس یج سری کرشن جید راسد کر کے درشن کی اعلیٰ تھا
کر یا جس تھبٹ تھبوا مترا یاد یو یو سر بھرک پلست تھو دواچ مارکھ سے آدھتھاسی سسر رکھ وہاں آئے اور تھے
ساتھ مار دھجی تھی آئے اونھین جی کہتے ہی سبھاگی بھاسب اوٹھ کھڑی ہوئی یں سب دندوت کر یا تھر کے پاؤں سے ڈال
سب کو سبھا میں لے گئے آگے سری کرشن جید راس سب کو آسن پر تھیاے بانوں دھوے جیز نامرت لے آیا اور یاری
سمھا پر تھیر کا پھر خیند آن تھت قیت دھویب دھیب بسید کر بھگوان نے سب کی یو جا کر کرکیر مان کی پھر ہاتھ جوڑ
سنگھہ کھڑے ہو ہر بولے کہ دھن صھاگ ہارو باب نے گھر تھیاے آے درشن دیا سادھو کا درشن لگاکے انسان کے
سمان جیسے سادھ کا درشن پایا اوٹھنے خیم جیم کا باب گنویا۔

اتنی کمفا کہ سری لشکریو جی بولے کہ مہاراج چو پانی سری بھگوان یجن جیب کے نہ تب سب بھی پھارت ہر
کہ جو پر بھو ہے نو ب سر دپ اور شکل سرٹ کرتا سو ب یہ مات کوٹ اور کی کسے جلائی سن ہی سہی جیب سب
سنوں نے اتنا کہا تب نار دھجی بولے چو پانی سنو سبھا تم سب میں لائی ہر لایا حاتی نہیں جانی نہ پتہ پتی
برہما ہوا و سجاتے میں متن ہو پالتے میں شیو ہو سنکھارتے میں انکی گت ایرم باہر اسیم کچھ کسی کی بدھ کام
نہیں کرتی براتنا انکی کر پائے ہم باتے میں کہ سادھو کے سکھوینے کو اور دشمنوں کے مارنے کو اور ستان دھرم
جلاتے کو بار بار اوتارے پر بھجواتے ہیں۔ مہاراج حیوں اتنی بات کہ نار دھجی سھاسے اوٹھے کہ ہوئے تیوں یو جی
ہاتھ جوڑ سکھ آئے بولے کہ ہے رکھ راج شکھ سنار میں آئے کیسے کرم سے بھوٹے سو کر پا کر کیسے۔ بات بسدیو جی
کھٹے سے لکھتے ہی سب رکھ من نار دھجی کا کھ دیکھ رہے تب نار دھجی نے سنوں کے من کا بھراے سمجھ کر کہا کہ ہے
دیو تو ختم اس بات کا اجر مت کرو سری کرشن کی مایا پر بل ہے اسنے سدا کو حیت رکھا ہر اسی سے بسدیو جی
ذہن بات کہی اور دوسرے بھی کہنا کہ جو میں جسکے پاس رہتا ہے وہ او سکا گن پر بھاؤ اور پر تاپ مایا کے
میں ہو نہیں جاتا جیسے چو پانی گنگا باسی اتنے جاہل نہ تھے کے لگ کو پبل خا میں نہ یوں ہی جلاوے اسنے
پے نہیں کچھ کرشن گت جانیں : اتنی بات کہ نار دھجی نے سنوں کے من کا سندیر شائے بسدیو جی کے

مہاراج تاستر ہیں کہا ہر کو جو تیر تھہر دان برت جگ تیب کرتا ہے سو سندر کے مدھ سے چھوٹ یہ جملت یا ہر اس بات کے منتہی ہند یو جی نے تیرتن ہومات کی رات میں سب ملک کو سامان ننگا کٹھنے کیا۔ کہہ لکھو اوجھیا کہا کہہ یار جگ کا آئندہ کہیے مہاراج تاستر تیر تہی۔ سب ججنوں نے ملک کا استھان نامے سنوارا اس چ استر پو سمیت ہند یو جی میدی میں جاتی تھے اور ب رابا اور مادو جگ کی ٹھل میں آلو پچت ہوئے۔

اتنی کھتا کہ سری تکر دیو جی نے راج سے کہا کہ مہاراج جس سے ہند یو جی میدی میں جاتی تھے اس کال سیک کی مد سے سون نے جگ کا آئندہ کیا اور مید مٹر پڑھو پڑھو آہٹ پڑھو لگے۔ و دیوتا سدیہ آئے آئے بھاگ لیے لگے مہاراج جس کال جگ ہونے لگا اس کال دودھ کر گدھر پ بھیر دھبی خاے خاے گئے گاتے تھے جی ان ٹ ہی جس میں کھاتے تھے اور تیری آدیسر ناجی تھیں اور دیوتا اپنے اپنے مالوں میں ٹھہر بھول رہے تھے اورا حرب سنگلی لوک گاڑھا سنگلا چار کرتے تھے اور جاکم میچے کارا سہین جگ یورن ہوا اور ہند یو جی نے یورن آہٹ دے رہیوں کو پکڑا پہلے الفکرت کرتی رتن و من بہت سا دیا اور انھوں نے مید مٹر پڑھو پڑھو آشیر باد کیا اور سب دیس دیس کے نر سیدوں کو بھی ہند یو جی نے پھرایا اور خنویا پھرا انھوں نے جگ کی بحیثیت کر دیا ہوا ناجی اپنی باٹ لی مہاراج سب راجوں کے جلتے ہی نار دیو جی بھی سارے پکڑے سمیت دھابوئے پھرب راسے جی گوئی گوپ گوال مال سمیت جھٹک دی تھے دھابوئے لگے اس سے کی کچھ بات کہی نہیں جاتی اور تو مید ہی کر اکر ایک ایک یر کا رکی با میں کرتے تھے اور او دھرب جیاسی و سکا کھان وہ کچھ کچھ کہا میں ماما دیکھتے ہی بن آوے ندان ہند یو جی اور سر کر تیر تہی بلرام جی نے سب سمیت نند راسے جی کو جھامے نو جھامے پھرا دے پھلے بہت سا دھس دے دیا کیا۔

اتنی کھتا کہ سر تکر دیو جی لوے کہ مہاراج اس بھان سری کرشن چندر اور بلرام جی یرب نہاے جگ کر سب سمیت جب دوار کا پوری میں لے تو لکھ لکھ آئندہ نکل ہوئے اور بدھ لگے۔

اوجھیا کی چاسی دیو کی کر قرتک تیر پانچے برن میں

سری شکر دیو جی بولے کہ مہاراج ایک دن دوار کا پوری کے جی کرشن چندر اور بلرام جی یورن ہند یو جی کے پاس گوتین دیوان و لون بھائیوں کو دیکھ رہے تھے میں پکارا دھک دھک دھک ہوئے کہ کو جو چتر میں نار دیو نے کہا تھا کہ سری کرشن چندر جگت کے کرتا ہیں اور با تھہ دھڑ بولے کہ ہے پھو لکھ اگوچر اتاسی سدا سدا تھی تھے کھلا مانی پئی داسی تم ہو سب دیوں کے دیو کوئی نہیں جانتا کھلا بھو تھاری ہی جوت ہر سو جی چندر جی پھی آس تھیں کہ تھہر سب ٹھہر پڑا س تھاری ملایا ہے۔ یہاں سے سارے سند کو بھلا کر کھار کر لکھ لکھ

سر میں ایسا کوئی نہیں جو اس کے ہاتھ سے کیا ہوتا کہ پھر لہند یو جی بولے کہ ناتھ چوپانی کو دور سے نہ دیکھ دیا
میں ناتھ کا وہ کھائے۔ شتر شتر نہیں کو دھندل و تیرتا نہ سمودر سید و یہ بھی بھلا نہیں او۔ وہ دیکھتے
تھے کہ پکار میری لٹا کر کیجیو جو سار کے باہر آب کے گن گاؤں سزی کرتیں بولے کہ ہے یا تم گیا نی ہونے ہوگی
رائی کیوں کرتے ہو ملک آپ ہی میں جیار و کہ ہلکوت کی لیلایم بابہ اس کا یا راضا کسی نے بتایا یا دیکھ
وہ چوپانی گھٹ گھٹ ماتھ حوت ہوئے رہے تا ہی سوں جگہ گرن کے اپنی سرے اپنی ہرے ہرے ہرے
مانجہ نہ نہیں برے سمجھو اس مایو جل حوت و پانی نہنت سے دیجہ جو ہوت۔ برہمچاری شکت میں یہ ہرے
مید ماتھ مدہ ایسی کہے۔

مہاراج اتنی بات سری کرشن جیدر کے کہہ سے سنتی بس دیو جی سوٹیں ہوتی کہ بکا نہ دیکھ رہی
تھ یہ سمجھو وہاں سے چل مانا کے نکلا گئے نو دیو کی جی نہ کر کاٹھ دیکھے ہی بولیں کہ ہر کرشن جیدر
اک ٹو کو سمجھتے جب نہ ستا دی ہر سمجھو لو لے کر کیا دیو کی جی سے کہنا کہ تیرے ہاتھ سے یہ شے حاتی
مارا ڈالے ہیں اونکا دکھ میرے من سے میں جاتا ہوں۔

سر شکت دیو جی بولے کہ مہاراج اس بات کے سنتے سری کرشن جیدر یہ کہہ باناں پوری کو گئے کہ ناتھ اب
کڑھو میں ایسے بھائیوں کو ابھی جاے لے آتا ہوں برہمچو کے جاتے ہی راجہ بل سا چار پائے آے ات دھوم دھام
سریا شکر کے باڈے ڈالے تھے مندر میں لگیگا اور گھاسن برہمچاے راجہ بل نے مندر حایت پت پڑھائے دعوت
دیپ میند کہ سری کرشن جیدر کی پوٹا کی پھر کھکھڑا ہوا تھا جو رات منی کر لولا کہ مہاراج اچھا آنا یہاں کیسے
ہوا ہر لولے کدا جیت جگ میں مزاج نام ایک رکھ بڑے سرحد جاری گیا فی ست باد ی اور ہر جگت تھے اوکی
استری کا نام اور نا اس کے چٹہ شے تھے ایک دن وے چٹون بھائی ترن اوستھامیں برہمچاے کے تنکے جاسے انکو
سنتا دیکھ برہمچاے نے ماکو برہمچاے دیا کہ تم ماسے اوتار لے اسے سو اس بات کے سنتے ہی رکھ جیدر رات بھر کھو
برہمچاے کے چٹون پر جاے گرسا اور بہت کڑکڑاے آت منی کر بولے کہ گراسا وہ آپ نے شاپ تو دیا پر اب
کہ پا کو لیکے کہ اس شاپ سے ہم کس موجد یاوشیے اونکے دین میں برہمچاے نے دیاں دیو کہ کہ تم سری کرشن جیدر
کے درشن یاے مکت ہو گئے چوپانی اتنو کہ پران کچھ گئے ہتے ہر نا کس کے تحت چٹے چٹے بھیندے کے
چھپاے۔ نکو ہر کس لے آئے ہر مرن جیہ یا لے آئی ہر ٹھکان رکھ گئی مکت یا لے آئی اونکا دکھ تھوکی

کرشن اسیلے ہم بیان کئے ہیں کہ آپ بھی یو کو لیا سے ماما کو دین اور اونکے حیت کی سہاۃ ور کریں۔
سرکیشک یو جی بولے کہ انا چین ہر سے کھڑے سے لکھتے ہی راجہ مل لے جیوؤں مالک لادیلے ریت سی۔ ریت آگے دھری
تس برتھو وہاں سے عھائیو لکھسا نرولے ماتا بتا کے باس آئے ماتا بتر نکو دیکھ بھر سر جہی۔ ماتا کوئس ماری
یوری بن آمد ہوا اور اونکا شاپ چھوٹا۔

اودھیا چھپیا سی سو بھدر راجی کو ہرنے اور سرکیش جی کو تھلا یو جانے کے بن بن
سرکیشک یو جی لولے کہ راجہ جیسے دوکھ سے ارجن سرکیش کی بہن سو بھدراکو ہرنے گئے اودھیا سے سرکیشک
تھلا مائے رہے تیسے بن کھاتا ہوں تم میں لگا چھنو کو دیو کی کیٹی مری کرشن جی سے جیوئی جیسا مام سو بھدر
تھاب یا مرن جوگ ہوئی جب بسدیو جی نے تھلے ایک کوٹھی اور سرکیشک لاسم جی کوٹھارے کے کماکہ اب
کٹیا یا بن جوگ ہوئی کماکہ سے دھجی ملرام جی بولے کماکہ ہے سیاہ نیر پریت سان سکھے ایک مات میرے
س میں آئی ہر کہ یکساں دھورس کو دھجی تو جگ میں جس اور مائی لیجیے سرکیشک کرشن نے کماکہ میرے سچا میں
آتا ہر کہ راجس کو لنگی دین تو سنا میں جس میں۔ سرکیشک یو جی بولے کہ مہاراج ملرام جی کے کٹنے مریو کوئی
ر لولا سرکیشک کرشن چند جی کے کھڑے سے مات کے نکلتے ہی سب لکھا روٹھے کہ ارجن کو کٹیا دیات اور تم پر اس ساک
تھلے ہی ملرام جی رانا ہی بان ہی روٹھے گئے اور اونکا بڑا ماننا دیکھو سب لوگ چپ ہو رہے آگے یہ سما جا رہا جس
سنیاسی کچا بیکھہ بابے ڈیڈ کٹنڈلے دوکھ کا میں جاے ایک جھوٹا ٹھور دیکھ مرگ جھلا اچھالے آہن ماریجھا
چو پائی جا رہا اس رکھا بھڑکیو کا ہو سرم نہ تا کو لیو۔ اتھت حال سب سیول لاگے۔ لٹن بہت تارن
ارنگے نہ واکو جھید کرشن سب جانوہ کا ہو سون تن مانڈہ کھاناوہ۔

مہاراج ایک دن بلدیو جی بھی ارجن کو سادہ بھکریو لے گئے جیوں ارجن جھوچن کر لے بیٹھے تیوں چند بڑی
مرگ کوچی سو بھدر راجی ورثت آئین دیکھتے ہی اودھ تو ارجن موہت ہو سکی ڈیٹھہ چاے پھر پھر دیکھ لگا اور
سن ہی بن یہ بیکار کرنے کو دیکھے بدھاتا کب بچم تیری کی بدھ ملاوے اور اودھ سو بھدر راجی انکے روپ کی
جیسا دیکھ رچھد میں ہی سن یوں کمتی تھی چو پائی ہر کوٹھو نہ پ بنن سنیا سی ڈکھ کارن یہ بھیا اودھ اسی۔
مہاراج اٹھا کہ اودھ تو سو بھدر راجی کھڑے میں جاے بت کے ملنے کی جینا کرنے لگی اور اودھ ارجن جھوچن کر کے
آچے آس میرے یہ ملنے کی ایک ایک بیکار کی بھاؤنا کوٹھ لگا اسدین کچھ دن عھجے ایک سے شیو لارکھ
دن سب پور باسی کیا اسٹری کیا میرکھ نگر کے باہر شیو پوجن کو گئے چھان سو بھدر راجی اپنی سکھی سلیو سن

نیشن اوکے جانے کا سماجیاریاے ارجن بھی رتھ پر چڑھ دھنگہ بان لے وہاں جاے اوستیت ہوا سہرا سکہ
 ہمارا ج میوں تیر پوجن کر سکھ یوں کو ساتھ لے سو بھدراجی پھرین تیوں دیکھتے ہی سوچ نکوچ تچ ارجن نے
 ہاتھ کڑھو بھدراکو اوتھاے رتھ میں بٹھائے ایسا لٹی چوپائی سن کر رام کو بان کر بوہل ہوسل کا ندھے
 بڑھو پوہ ماتے نین رکت سے کرے دھگن تم کاح ٹول ادرے اس ہی جاے رے لین کر ہوں پھو اوتھاے کر
 ماتھے دھرمون پمیری ہیں سو بھدرایاری پتا کو کیسے ہرے کھکھاری ناہین جان تیناسی پاؤں دنا کو ٹپ
 کل کھوچ سٹاؤن ہمارا ج بلرام جی تو ہمارو دھ سے بک جھک ہی رہتھے کہ اس بات کے سماچار یاے یزدن
 اوردھ شائب اور برے برے جادو ملیو جی کے سکھ لے ہاتھ جوڑوڑو لے کہ ہمارا ج ہیں اگیا ہوسے تو
 شتر کو جاے بکر لاوین۔

اتنی کھانساے سری کشن کی بوجی بولے کہ ہمارا ج جس سے ملیو جی سب بد مذہب کو ساتھ لے ارجن کے چچے ملے کو اوتھپ
 ہوسے اوکل سری کشن چندر جی نے ملے ملیو کو سو بھدرما ہرن کاسب بھید سجھاے اورت بتی کر کہا کہ بجائی
 ارجن ایک تو ہاری ٹھوچی کاٹیا اور دوسرے سرم ترواٹنے جاے اُن جانے سمجھ بن سمجھ یہ کرم کیا تو کیا ہیں
 لڑا اوس سے کسی بھانت اوجت نہیں یہ دھرم بڑھ اوزلوک بڑھ تراں بات کو کوٹھنگا سوکے کا کھیر
 کی بریت ہے بانو کی بھیت۔

اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی سردھن جھنجھلا کر بولے کہ یہ تمھارا ہی کام ہے گاگ لگائے پاسکو دونا سنہن تو ارجن
 کی کیا سامر تھتی جو ہاری ہن کو لیجاتا یہ کہہ بن ہی سن بھینتا و تروچ کھائے سلامی بھائی کا کٹھ دیکھ لیا
 سوسل ٹپک بیٹھ ہوا راونکے ساتھ سب بد مذہبی بھی۔

سردھن کی بوجی بولے کہ ناچا دھر تو سری کشن چندر جی نے سبکو سجھاے بوجھاے کے رکھا اور اوردھ مرن
 گھر جاے بید کی بدھ سے سو بھدرکے ساتھ بیواہ کیا بیواہ کے سماچار یاے سری کشن بلرام جی نے نپتہ
 واسن اسی باتس گھوڑے رتھ اور بہت سے روپے ایک دہر کے ہاتھ شنگلیب کر بہتا پور پیر پیرا کے سری کشن
 بھگت تمھاری رتھ پر بیٹھ متھلا کو ملے جان سرت دیو پھولا سونا مایہ اور ایک برہمن دو بھگت نئے ملال
 پیر پیر کے ملے ہی نارو بیاس بادلو اتہر پیرام اوکٹے لکھن اُن ملے اور سری کشن جی کے ساتھ چلے
 پہاڑ میں برہمنو ہونکٹے تھے تھان کے رام کہے کہ پوج پوج بھیت وعرے جائے تھے تھان
 پہاڑوں پر پیر پیر چلے وراں پدھارے ہو گئے کے سماچار یاے دے دونوں جیسے بیٹھے تھے ہی بھیت

لے لے اوشہ دھائے اور سری کرشن جی کے پاس آئے یہ سچو کا درشن ملتے ہی دونوں بھپٹ و حیرت زدہ ہو کر
 ہاتھ جوڑ سکھ کھڑے ہوا تہی کر لوئے کہ ہے کر باسندہ آپ نے بری کر پا کی جو عجب۔ تیون کو درش دے یا ول
 کیا اور خیم مرن کا بنیر اچکا دیا۔

اتنی کتنا کہ سرشکیدیوجی بولے کہ مہاراج انشراحمی سری کرشن چندر راؤن دہ لواء سھاتوں کے من کی سھکت
دیکھ دو سرود و حارن کر دونوں کے گھر ہے اور اونھوں نے من ماناس راؤ جاو کیا ہرنے کتنے ایک دن
وہاں ٹھہرا نہیں اوھک سکھ دیا آگے پر ٹھہرا وہ کسے من کا سب منور تھہ لورا اگر گیان ڈلڑا ہے جب دوار کا کو
چلتا تب رکھتے تھنتیہ سے بدلہ دے اور مرد و اراکین ماسے برلے ہے —

ادھیام ستاسی نر ناراین مزاروجی کو سمباد کر برتن میں

اتنی گنتھائن راجہ پر پچھت نے سری شکدیو جی سے پوچھا کہ مہاراج آج جو کئے کرانے کہیںے برہم الیشہ کی ہمت
کی سونہر گن مرصہ کی استیت پید نے کیوں کر کی یہ جیسے بھما کر کو جو سرے سن کا سند یہ واسے ستر پنگہ دیو جی پوٹے
کہ مہاراج سینے کہ جیسے بدھ آندھی اتن یران و حرم ارتھ کام ہو چھنہ کو بنایا ہے سو پر پھو سدان نرگن روپ
رہتا ہے بر جب بر حمانڈر جتا چرتب سگن سروپ ہوتا ہے اسے سے نرگن سگن وہی ایک الیشہ ہے۔

اتفاق کہ جس پر سہری شکوہ جو می بولے کہ راہ جو پرشن تھے کیا سوئی پرشن ایک سے نارو جی نے نزار این سے کیا تھا
راہ جو پرشچیت نے کہا کہ مہراج یہ پرشنگ تھے سبھا کر کہیے کہ میرے من کا سندیدہ جاے شکوہ جو می بولے کہ راہ
ست جگہ میں ایک سے نذر وچی ستھ لوک میں جہان نار این انیک منو کے سنگ پیچھے تپ کرتے تھے جا کر بوجھا کر مہراج
نرا کھر بر جھکی استت بیدکس جہانت کرتے ہیں سو کر پا کیے نزار این بولے کہ من نارو جو سندیدہ تو ستھ تھے بوجھا
یہی سندیدہ ایک سے ہون لوک میں جہان سنا تن اور کوکھ پیچھے تپ کرتے تھے وہاں ہوا تھا تب سندن من نے
کہتا کہ یہ سبکا سندیدہ مٹا یا نارو جی بولے کہ مہراج میں بھی تو وہن رہتا ہوں جو یہ پرشنگ جلتا تو میں بھی سنا
نزار این نے کہا کہ نارو جی تب تم سویت وپ میں جھگوت کے ورش کو گئے تھے تبجین یہ پرشنگ جلتا تھا
تھیں وہن سنا۔ اتنی بات سن نارو جی نے بوجھا کہ مہراج وہاں کیا پرشنگ جلتا تھا سبھا کر کہیے نزار این
بولے کہ شکوہ نارو جی بولے یہ پرشن کیا تب سندن من کہتے تھے کہ سنج میں تھے کھسا پرے ہو چودہ ہر جمانہ
نلا کا رہتا تھا ہرین اوس سے پورن بوجھ کر کہیے سوئے رہتے ہیں تھے سبگوں کو سرش کرنے کی اچھا ہوتی
تب اوکھی سنا غس بیٹیکل کر استت کرتے ہیں ایسے کہ جیسے غول راہ لپکا آٹھان پر سو تا سواہ غنہ

ادھاسا جس گائے گائے اور سکو جگا دینا سیکھ کر عین ہو گیا اپنے کارج کو کرے۔

اتنا پر سنگ کہ نزارا بن بولے کہ سونا دروید پھو کے کھٹے سے میڈکل کر یہ کتے میں کہ ہر ناتھہ بیگ عین ہو سرٹ
 رچو اور جیون کے بن سے اپنی مایا دو کر دکر حصین و تنھارے روپ کو بیجا میں تنھاری مایا پرل ہر یہ سب جیون
 کو اکباں کر کہتی ہر جو اس سے پھوٹے تو مہو کہتے رہے سمجھے گا گیان ہو ہر ماتھہ تم من اسے کوئی لبس میں کر
 سکے ہر سے میں تم گمان وہ ہر راجتے ہو سوئی مایا کو متیا ہر یہ تو کسی سامتھہ ہے جو اسکے ماتھہ سے ہے
 تم یکے کر جو سب میتھیں سے اتو تین ہر حصین بن سماتے میں بیسے کہ رہتی سے سبست لوتیں ہو ہر تھی میں ہر
 مل حاتی ہر کوئی کسی دیوتا کی یو جا است کرے پردہ تنھاری ہی یو جا است ہوتی ہے ایسے کہ جیسے کوئی کوچ
 انکلاھن بنائے ایک نام دھرے پردہ کھین ہی ہے تھی صجانت تنھارے ایک روپ ہن اور گیان کر دیکھے تو
 کوئی کچھ نہیں یہ ہر دیکھے اور تھیں تم درٹ برٹے ہونا تنھاری مایا ابرم پار ہے ہی است روح تم
 گن ہو تیں روپ و حارن کر سرٹ کو او مچا سے بال ناس کوئی ہر اسکا مھو کسی نے نہ پایا ہے نہ یاد یگا
 اس سے جیو کو اوجہ یہ ہے کہ سب با سنا چھوڑ تنھارا دھیان کرے اسی میں ادھاسا کلیان ہے۔
 مہاراج اتنا پر سنگ سنا سے نزارا بن نے نارو جی سے کہا کہ ہے نارو جی سندھن نے پرا تھ کتھا کہ سکے
 سن کا سندھید دور کیا تب سونک تو ٹھون نے بید کی بدھ سے سندھن کی پو جا کی۔

اتنی کتھا کہ سری شکدیو جی بولے کہ ہے راجہ یہ نزارا بن نارو کا سمبادھو کوئی سے کا سونر سندھید
 پدارتھ پاویگا جو کتھا پورن پر حمہ کی میدنے گائی سوئی کتھا سندھن من نے سونک او ٹھون کو سائی
 بن وہی کتھا نزارا بن نے نرو کے گائے نارو سے یاس نے پائی یاس نے مجھے پر حائی سونہن نے اب حصین سائی
 اس کتھا کے سنے ہیں۔

ادھیما و اشھاسی مہادیو جی کو برکاشی کے ساتھ

سری شکدیو جی بولے کہ مہاراج مہاکتی ادھاسا لیا ہے سب کوئی جانتا ہر کوئی پو جا کہہ سونر سندھید
 کتھہ دیو کو ملنے سو دھن وان دیکھو ہر کی کسی ریت یہ کتھا دیو گوری بتی دھرے بن مال دیو سے
 ہر ایک پانی دیو تر سول آئی یہ دھرنی دھرے لگا لگا ہر مل کا پین ہر سونر لگا لگا ہر کتھا
 ہر پرت پالین دیو شگسا بن دیو جیون چندین دیو ہر پرت پالین دیو ہر پرت پالین دیو

یرن ہواست کر دیا ہوسے وہاں آئے جہاں سر سوتی تیر سب رکھتے تھے اے ہی مگر جس نے قیون دیو توں کاسب عید
 حیدوں کا تیون کیا یا چو پائی بر بار جس میں لپٹا نیوہ مہادیو ناس میں سیا یو پشش جو سناگ ماضہ یرو حمان و تہل
 بر و دیو نہیں آن و سب رکھن کو سونو گویہ سب ہی کے س آندہ یو پشش پر سیا سچے کری پنا چل مہکت ہر و
 میں مری و۔ اتنی تھانے سٹیک ریو جی نے کہا کہ مہاراج میں اسکر تھا کتا ہوں تم میں لگائے تھو کہ دوا کا یوری میں نام
 اوگر سین تو دھر مہاراج کرتے تھے اور سری کرشن چندر اور بلرام اوکے گیا کاری رام کے راج کے سب لوگ ان پر ابر و دھر
 میں سا و دھان کاج کر میں نیکیاں مہتے تھے اور اندھین کرتے تھے تھان ایک برہمن بھی ات سوشیل دھر مٹے رہتا تھا
 ایک سنے اوکے تیر مو گر گیا وہ اوس مے پیر کو لے دوا پر گیا اور جو اسکے سہین آیا سوکنے لگا کہ تم
 بڑے ادر مری یا پی پو تھاسے ہی اکر م دھر م سے یر جا و کھ پانی ہر اور میر اسی تیر تھاسے ہی یا پ ایرن سے مرا۔

مہاراج اسی مہانت کی ایک ایک باتیں کہ مے کے کو راج دوا پر رکھ برہمن نے گھڑ آیا آگے اوکے اٹھ بیٹے
 ہو کر مہر گئے اور اٹھون بیٹوں کو وہ اوسی ریت سے راج دوا پر رکھ رکھ آیا جب توان پیر ہو لے کو ہوا تب وہ
 برہمن پیر راجہ اوگر سین کی بھامین ماسری کرشن چندر سے سکھ کھڑا ہو تیر کے مرنے کا وکھ مہر مہر و دیون کسے لگا کہ
 دھکا پیر راجہ اور اسکے راج کو سیر و تھکا سپہ اون لوگوں کو باں مری کی سوا کرتے ہیں اور دھکا رہے مجھ جو اس مری
 میں رہتا ہوں حوان یا پیوں کے دیس میں رہتا تو میرے چوچے اھیں کے ادر م سے میرے نر مے اوکسی لے اوکھا
 مہاراج اسی دھب کی مہت سی باتیں مہالکے سچ کھڑے ہو برہمن نے رورو کر گیس بر کوئی کچھ نہ بولا انت کو اجرن سر کرشن
 کے پاس شیا سن بن گھل کر بولا کہ ہر دیو نا تو سکے آگے یہ مات کی ہے اوکھ عل اٹھا کھد کو سے ہر اس بھامین کوئی ایسا نہیں
 ہر جو تیرا وکھ دھو کر کے آج کل کے راجہ آپا کارجی ہیں پر وکھ نواریں ہیں جو یر جا کو سکھ دیں اور گو و برہمن کی چھا کر
 ایسے کہہ رجن نے پھر برہمن سے کہا کہ دیو تا اب تم اپنے گھر جاے نشخت ہو مٹھو جب تھامے لڑکا ہو یکا دن آوے تب
 تم ہارے یا سنیو میں تھامے ساتھ چلوں گا اور کر لیکو نہ مرنے دوں گا۔

مہاراج اتنی بات کے سنتے ہی برہمن مچھلا کے کر بولا کہ میں اس تھاکے بچ سری کرشن اور بلرام دہر پر دین اور نروہ
 کہے سوائے ایسا بلو کہ یو نہیں چھتا ہوں جو سپہ تیر کو کال کے ہاٹھ سے بجا و جارتھن لگا کر برہمن تو مجھے نہیں ماننا
 کو میرا نام دھنی ہر میں چھے پٹھیا کرنا ہوں کہ یو میں تیرا شکال کے ہاٹھ سے نہ بنائوں تو تیرے مے ہوے لڑکے جہاں سے
 پاؤں تھان سے لے مجھے دکھاؤں اور وہ بھی نہ ملیں تو گاندھو و شکھ مہت اے تین آگن میں جلاؤں۔

مہاراج یہ پٹھیا کر ارجن نے جب ایسے کہا تب وہ برہمن منو کھ کر لے پٹھیا گئی پٹھیا ہوئے کے سے یر ارجن کے نکٹ آیا اہا

کال ارجن دھنکھہ بان لے اسکے ساتھ دھنکھہ دھیا آگے و بان ٹاٹے و سکا گھر ارجن نے بانوں پہ ایسا چایا کہ جس یون بھی
 یردیس کر سکے اور اب دھنکھہ بان لے اسکے کار و اور پھر نے لگا اتنی کتھا کہ ہری شکدیو جی نے راجہ ریحیت سے کہا کہ مہاراج
 ارجن نے بہت سا دویاے بالک کے بچا لیکو کیا یہ وہ نہ بچا اور دن بالک ہونے کے سے روتا تھا اور سدن سانس ہی لیا
 لکتیٹ بیٹ ہی سے مرنے لگا مرے لڑکے کو تن ارجن بہت ہو سری کرشن چندر کے لکت آیا اور اسکے پیچھے بہن بھی آیا آتے ہی رو کر
 وہ بہن کہنے لگا کہ اے ارجن تو کھار پھر تجھے اور تیرے عقیب کو پوتھیا بہن کہیں سار میں لوگو کو منہ دیکھتا ہوں اسے سینگ جو تو
 میرے تبر کو کال سے بچا سکتا تھا تو تو نے پتہ لگیا کیوں کی تھی کو میں تیرے تبر کو بچا دنگا اور اگر نہ بچا سکوں گا تو تیرے سر
 ہوسے تیرے لاد ونگا مہاراج اتنی بات کے سنتے ہی ارجن دھنکھہ بان کے و بان لے دھنکھہ جلا جلتی پوری میں دھنکھہ کے
 پاس گیا اسے دیکھ دھنکھہ مہاراج اور ہاتھ جڑا است کر لیا کہ مہاراج میان آپکا لگن کیٹھے ہوا ارجن بولا کہ میں ایک
 برہمن کے بالک لینے آیا ہوں دھنکھہ مہاراج نے کہا کہ یہاں دے نہیں آئے مہاراج اتنا بہن دھنکھہ کے کچھ سے لکے ہی ارجن بولا
 و بان سے سب شور مچا رہا ہوں بہن کے لڑکوں کو کہیں یا یا انت کو اتھسے بچتا ہے دھنکھہ پوری میں لیا اور چٹا بنا ہوا
 دھنکھہ بان سمیت چلنے کو اور پھرت ہوا اور لگس جلاے ارجن جیوں چلا ہے کچھ بیٹھے تیوں سری مہاری گرب پہاری نے
 آئے ہاتھ پکڑا اور پھس کے کہا کہ ہر ارجن تو مت چلے تیری بیگیا میں پوری کر لگا جہاں اس برہمن کے پتہ ہو تو اسے لاد ونگا
 مہاراج ایسے کہ تیرا لکھا تھا تیرے پتہ پر ارجن کو ساتھ لے پورب دسالی اور چلا اور سات سند پڑا ہوا لوکا کو کہ برت کر
 گھٹ پہنچے و بان چلے رہے تھے اور تریک بہت اندھیری کندی میں بیٹھے اس سے سری کرشن چندر نے سو دشمن چکر
 کو لگیا دی کہ وہ کوٹ سورج کا پرکاش کیے پر پوجو کے آگے کے مہاندھکار کو نانا چلا چو پانی تم تھج کچک لگے سکے
 ہاں میں تھجے جو پھیت بجے : مہاترنگ تاسو میں ہے : سو نہ آگے بے تائیں دھسے : پوٹھے تھے سیس جی جہاں : کوٹ میں
 آگے میں پہنچے : تھان : : جاتے ہی آگے گھول کر دیکھا کہ ایک بڑا لکھا چھڑا اور سپاخن کاس سے مندرات سند ہے تھان
 سیس جی کے سیس پتھر پر تھان گھاس جھلکس پھلکس روپ سند سرور چند بدن کلنن کرٹ کٹل جھٹ
 پہنچ بس اور سے پتہ میرا چھہ بن مال کٹ مال اس آپ پھر پھر جی روپ پھر جی جی اور جہاں اور اندھ تو سب دھنکھہ
 شک کے کٹھ سے است کرتے ہیں ۔

پہلا راج ایسا سوپ دیکھ میں اور سری کرشن چندر نے ہر جھو کو شک دھسے دھنکھہ کے پتہ پر پہنچ دیکھا
 دھنکھہ کہا اس بات کے سنتے ہی برہمن کے سب بالک دنگا دیے اور میں نے دیکھ جہاں پہنچے وہاں پہنچے
 انی تم دھنکھہ کے کٹھ پر تھان گھاس جھلکس پھلکس روپ سند سرور چند بدن کلنن کرٹ کٹل جھٹ
 پہنچ بس اور سے پتہ میرا چھہ بن مال کٹ مال اس آپ پھر پھر جی روپ پھر جی جی اور جہاں اور اندھ تو سب دھنکھہ

ادھیاسے نوے دو وار کا بار کے رہیں گی۔

اس دریت قسم سنگسار چڑھ کر نہیں کے کاح سوار سے دیر کے نفس جو ہم میں دوسے ہیں وہ پورن کا تمھارے کو کہیں
تہا کہ تھکوان نکل جس اور سری کرشن کو ماکھیا مالک دیکھا اور وہ آہ آہ دیر کے دوسرے کے گھر آمد نکل کے
اور بدھائی ساتھی تھاکہ سری تھک یوچی لے راہ پر چھپتے تھے کہ ماکھیا مارا چو پاٹی جسے یہ تھا تھاکہ بدھیاں دے کے چھپ گئے

ادھیاسے نوے دو وار کا بار کے برتن میں

شکل یوچی بولے کہ ماکھیا مارا دو وار کا پوری میں سری کرشن چدر سدا باصیں ردھ سدا سب بدھنیوں کے گھر گھر
راہیں نرنائی بن بھیجھن تے نوہیکھ باسے جو وایدل جریج سو گدھو لگا سے باٹ باٹ چھپتے جھار بھا جھیر کا وین
تھاں میں دیس کے بیاری ایک ایک پدا رتھہ نیچے کو لاویں مدھرتھ مدھ پوراسی کٹھول کرین شھور شھور برتن میں سید وچین
گھر گھر میں لوگ کھتا پورائیں ساوین سادھ سنٹا تھو عام چرس گا وین سار تھی رتھو گھویر مل جوت جوت راج دوایر
لاوین تھی مہا تھی گیت سوبہ سوہیر رات جو دھاجا دوارا جھوٹا کرے آویں گئی بن نہیں گا وین کیا وین پچا وین
نہدی جن چلن جس کھان کو کے ماتھی گھوڑے سترت ستران میں کش کے رتن جنت اچھو کھس باویں۔

اتنی کھاکہ سری تھک یوچی نے رات سے کہ ماکھیا مارا دو وار کا پورے اور دھرتھو راہ اوگر میں کی راجدھانی میں اسی ریت بھانت کر کٹھول
ہو رہے تھے ادا بدھ سری کرشن چندر اندکھ نہ سوا تھہ راتھو ایک سوا تھہ راتھو کے ساتھ تھت ہمارا کرین کسی رائیاق ہم
میں اتھت ہو رہے تھو کا سیکھ بنا وین اور کبھی ہر اشکت ہوا و نکو سنگاریں اور جو پر سپر لیلار تیرا کرین سو مجھے کسی نہیں جاتی
وہ دیکھتے ہی نہ آوے۔

اتنا کہ مریشیک یوچی بولے کہ ماکھیا مارا ایک دن رات کے سھے سری کرشن چدر سب رانیوں کے ساتھ ہمارا کھتے تھے اور
یوچو کے نام پر کا کے خیر دیکھو کر گدھ پھین کھاج بھی دھبھی جاسے جیاسے گن گاتے تھے اور ایک سما ہو رہا تھا
کہ اس میں ہمارا کھتے کرے جو کچھ پر تھو کے میں آیا تو سب کو ساتھ لے سرو وکھ تیرے جلسے میں پیشہ مل کر بڑا کرے لگے آئے
مل کر بڑا کرے کو تھب ستری سری کرشن چندر کے پریم میں گس ہوتے من کی ستر تھلا سے ایک دیکھ اعلیٰ کو سوکھو
وہ پار تھیں بھلتے دیکھ بولیں چو پاٹی ہوئی تو دیکھ کیوں کو وے یہ پیچوگ نین دین نو وے ہاتھ بیا مل ہو
میا پکارے ہم سون توچ پانہنا سے ہم تو اونکی چیری بھینے ایسے کہ لگے گھو گھینے۔

پن سدر سے کہنے لگیں کہ سہ سدر تو جھلپی سانس لیتا ہے اور رات دن جاگتا ہے سو کیا تھے کیہ کا پچوگ ہے کہ جو ہوتے
گئے کا سو گھتے۔

اتنا کہ پھر چندر مان کو دیکھ بولیں کہ چھند رتھو کیوں تن چھین میں ملین مہا پھر کی تھہ سراج روگ ہو اچھو دین دگنی

سرتھا جو کہ سری کرشن چندر کو دیکھ کر بھی ہماری گت مت بھولی ہے تیری ہی بھولی ہے۔

اتنی کتھا کہ نہ شک دیو جی سے راجہ کی صحبت سے کہا کہ مہاراج اسی بھارت سب راجوں نے پونہ میگر کو کھلا کر سب دھرم
تہس سے ایک ایک باتیں کہیں سو جان لیجئے گئے سب استری سری کرشن چندر کے ساتھ ہمارے کرین اور سدان پیرامین
مرین برہم جو کہ گن گاؤں میں باجھت پہل پاؤں ریچھو گر بہت دھرم سے گر بہت آسرم چلاویں مہاراج سو کہہ سسر
ایک سو آٹھ سری کرشن چندر کی رانی جو پرتھو کھجانی تھیں ایک ایک رانی کے دن دن تیر اور ایک ایک کتیا تھی اور
اونکی سنانا گنت ہوئی سو میری سامرتھہ بنیں جو اونکا بھکان کروں یہ میں اٹھا جانتا ہوں کہ تین کروٹھا سستی سسر
ایک سو یا آٹھ شالا تھیں سری کرشن چندر کی سنانا کے برٹھانے کو اور تھے ہی پاڈے تھے گئے سری کرشن چندر کا
کے تھے پیچے پوتے نا قی ہوئے تو پبل یہاں کر م دھرم میں کوئی کہ نہ تھا ایک سے ایک بڑھکر ہوا اونکا سرن میں
کہا نکا کروں۔

اتنا کہہ کر بھو کہ مہاراج میں نے برج اور دوار کا کی لیلہ گاٹی یہ ہے سکی سکھائی اور جو ہنا سے یہ سہ سہت کا لگا
سو نہ نہ یہ بھگت گت پارتھہ یا دیگا دوسرے ہوتا ہے تب جگوان برت تیر تھہ اٹھنا کرنے سے سو پہل ملتا ہے
ہر تھانے سے ملنے سے

سماپت

۱۲۲۰۹	دانشمند
۷۲ ج	فن
	کتاب